



شرقیں

عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں

"فحش نور"

# "شدتیں عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں"

از "زش نور"

پارٹ 1

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا تین لڑکے موٹر سائیکل سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھے لیکن پھر کچھ سوچ کر دیوار کی جانب گئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دیوار پہ چھڑ گئے اور ایک ایک کر کے نیچے اترنے لگے تینوں نے منہ ماسک سے ڈھک لیا اب اند کی جانب گئے اور احد کو گھوڑے گدھے بیچ کر سوتے دیکھا تو تینوں نے ایک دوسرے کو شرارتی نگاہوں سے دیکھا اور اس کے اوپر چھلانگ لگائی لیکن کوئی آواز نہ آنے پہ کمبل اٹھا کے دیکھا تو تکیوں کے اوپر دیا کمبل ان کا مزاق اڑا رہا ہو اپنے پیچے انہیں ہسنے کی آواز آئی مڑ کے دیکھا تو احد کھڑا ہوا تھا سب کے منہ بن گئے یار تو نجومی ہیں کیا جو تجھے پتا چل جاتا ہے ہم آرہے ہیں احد تیمور کے معصومانہ

انداز پہ مسکراتے ہوئے سب سے ملاحد اسفندیار ہو میں جگر سب پتا ہوتا مجھے تیمور کو آنکھ مار کر کہا جب تیمور کو سب سمجھ آیا تو پاس کھڑے ہادی کی گردن پکڑ لی اور مارنے لگا غدار میں تجھے چھڑوں گا پیچھے کھڑا شاہ ہنستے ہوئے کھڑا ہوا اور احد کو اشارہ کیا اور خد بھی ان دونوں کے اوپر گر گئے اور پھر سب کے کہے گونجنے لگے پورے گھر میں شکر موم ڈیڈ گھر نہیں تھے احد ہادی دونوں بھائی تھے جبکہ تیمور کزن اور شاہ دوست تھا انکا احد اور شاہ میں جان تھی ایک دوسرے کی ہادی اور تیمور انکو لیلیٰ اور مجنوں کہتے تھے جس پہ کبھی ہنس دیتے اور کبھی انکو چڑا دیتے

.....

مارخ علی صاحبہ آپ خود اٹھنا پسند کریں گی یا میں اٹھاؤ غزب خدا کا جب دیکھو سوئی رہتی ہے اموجان کو بتاتی ہو نہی اٹھ رہی تم سوئی رہو ابھی آدھی بات ہی فاتحہ کے منہ نسلے نکلی تو ماہی تیر کی طرح بستر سے اتریا سے یاد آیا سے آج امو کے ساتھ اسے بنک جانا تھا لیکن رات کو دیر سے سوئی تو آنکھ دیر سے کھلی جلدی سے شاور لیا اور

نیچے آگئی جہاں امو غصے سے چکر لگا رہی تھی اسے دیکھ کر غصے کا گراف پھر بڑھ  
کیا لڑکی مجھے بتا دو کب سدھرو گی قد دیکھا ہیں اپنا اونٹ کی طرح بڑھا کر لیا بس عقل  
نام کو بھی نہیں ہے تم میں ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ شروع ہوئی تو ماہی خود کو کوسنے  
لگی کیا ضرورت تھی دیر سے اٹھنے کی اسی وقت چچی گھر میں آئیں تو اس نے شکر ادا  
کیا چچی کو دیکھ کر امو نے سارا واقعہ کہ سنایا تو چچی نے اسے مزید ڈانٹ سے بچانے  
کے لیے اسے کہا بیٹا نور آپ کو بلا رہی ہے آپ جاؤ اس نے چچی کی طرف مسکراہٹ  
اچھالی اور جلدی سے باگی کہی امور روک ہی نہ دیں امو کو اسے بھاگتے دیکھ اور بھی  
غصہ ایا دیکھا اس کو اس جتنی لڑکیاں پورا پورا گھر سنبھال رہی ہے اور اس کو اچھل کود  
سے فرصت نہیں بھا بھی ابھی بچی ہے وہ سیکھ جائے گی سب

.....

فاتح اور مارخ دو بہنیں ہیں والد کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا ساتھ والا گھرانہ کے  
چچا کا گھر تھا سارہ نور اور عمر انکے بچے ہیں نور اور ماہی کا کچھ دن پہلے یونیورسٹی میں

داخلہ لیا تھا جبکہ فاتی فرسٹ ایئر میں اور عمر میٹرک میں تھا

.....

اگلی صبح جب سب ناشتہ کر کے گاڑی لے کر نکلے سب ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف تھے تو ہادی احد کو گاڑی روکنے کا کہنے لگا اؤے کیا ہوا ہے کیوں روکو احد نے کہا اسی ٹائم تیمور نے جب باہر کا منظر دیکھا تو اس کی آنکھیں کھل گئی شاہ جو تیمور کو کچھ بتا رہا تھا اس نے جب محسوس کیا کہ تیمور کا دیہان کہی اور ہے شاہ نے جب اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ بھی حیران اسی وقت

احد نے بھی دیکھ لیا منظر کچھ یو تھا کہ ایک لڑکی جس نے پٹیا لہ شلوار اور گھٹنوں تک اتنی قمیص پہنی ہوئی تھی بالوں میں پراندا اور آنکھوں میں بھر بھر کے سرمہ لگایا ہوا تھا بیچ سڑک میں ایک لڑکے کو پکڑ کر مار رہی تھیلڑ کا سوٹ بوٹ پہن ہوئے ہوا تھا جس کی حالت لڑکی نے مار مار پتلی کی ہوئی تھی سب سے پہلے ہادی کو حوش آیا اور بولا واہ کیا لڑکی ہیں کیا مارتی ہیں یار تیمور نے اس کے کندھے پر زور سے مارا اور بولا کیا خیال ہے دو چار لگوا دو اس کے ہاتھ سے کبھی تو اپنی بک بک بند کر لیا کرو شاہ نے

ڈانٹا احد اور شاہ لڑکی کو روکنے گئے تو لڑکی نے جب لڑکے کو مارنے کے لیے ہاتھ اوپر کیا تو شاہ نے اسے مارنے سے روکنے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ لڑکی نے دوسرے ہاتھ سے کھینچ کے چانٹا شاہ کو مار دیا شاہ جو ابھی حیرانگی سے کھڑا دیکھ رہا تھا اس نے ابھی تک لڑکی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا لڑکی نے ایک اور چانٹا شاہ کو مرا اور غصے سے پاؤں اسکے پاؤں پر مارا تو اس نے اچانک ہاتھ چھوڑ دیا اور غصے سے لڑکی کی طرح دیکھا تیمور اور ہادی نے جب شاہ کو لڑکی سے الگتے ہوئے دیکھا تو تیمور نے کہا اب شاہ پیٹے گا تو جب بھی بولے گا بکو اس ہی کرے گا شاہ کو جیسے تو جانتا نہ ہو اسے پچھلے سال جو ہوا تھا بھول گیا ہو تو ابھی وہ دونوں اپنی بحث میں الجھے ہوئے تھے تو لڑکی نے شاہ کو مارا وہاں کھڑے سب لوگ سناٹے میں آگئے ہادی نے کہا لڑکی گئی کام سے شاہ نہیں چھوڑے گا اسے دوسری طرف شاہ بھی ہوش میں آیا اور ایک دم لڑکی کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا اس وقت اس پہ خون سوار ہوا ہوا تھا اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھی تمھاری ہمت کیسے ہوئی شاہ مراد پہ ہاتھ اٹھاؤں وہ دھاڑ کر بولا اک پل لڑکی کو ڈر لگا لیکن اگلے ہی پل وہ اس سے زیادہ اونچی

[illegible]

<http://primenovels.blogspot.com/>

برا حال تھا گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس نے ڈوبتے سے منہ ڈھکا اور آگئے پیچھے دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرح باگھی شکر امونے نہیں دیکھا اگر امو دیکھ لیتی تو آج اس کا آخری دن ہوتا کمرے میں جیسے ہی گئی دیکھا فاتی اور نور fashion magazine لے کے بیٹھی ہوئی تھی جیسے ہی ان کی نظر ماہی پر پڑی پہلے تو وہ حیران ہو کر اس کو عجیب و غریب حالت میں دیکھتی رہی اور اچانک ان کی ہنسی چھوٹی اور لوٹ پوٹ ہونے لگی ماہی جو پہلے غصے میں تھی اور زیادہ ہو گئی اور چیزیں اٹھا اٹھا کر مارنے لگی نکلوں میرے کمرے سے بہت ہنسی آتی ہیں نہ اب میں بتاتی ہوں وہ دونوں ارے ارے کرتی رہ گئی لیکن ان کو نکال باہر کیا اور دروازے کو بند کیا جب آئینہ میں خود کو دیکھا تو اس کی بھی ہنسی نکل گئی اور کپڑے نکال کر شاور لیا اور سو گئی شام کو جب وہ سو کر اٹھی سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کے ٹائم دیکھا تو چار بج گئے تھے وہ اٹھ کے باہر آئی تو امو کچن میں چائے بنا رہی تھی اس کا موڈ بہت اچھا تھا وہ چپکے سے کچن میں گئی اور امو کی آنکھوں میں ہاتھ رکھ لیا تو ان کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی لیکن وہ فوج چھپا گئی اور کہا ابھی سوئی رہتی اتنی جلدی کیا تھی میرا بچہ ابھی تو صرف

چار ہوئے ہیں انہوں نے صرف پہ زور دے کر کہا امو آپ طنز تو نہیں کر رہی نہ اور  
میں محسوس بھی نہیں کر رہی امو نہیں نہیں میں نے تو تمہاری تعریف کی ہے اچھا  
امو بعد میں کر لیجئے گا چائے کے ساتھ کیا بنا رہی ہیں امو نے کہا میں پکوڑے بنا رہی  
ہوں جاؤ نور کے گھر سے فاتی نور اور چچی کو بلا لاؤ اچھا ابھی بلا کے لائی اور باگتے  
ہوئے دروازے کی طرف گئی امو آوازیں دیتی رہ گئی آہستہ جاؤ لیکن اس طوفان کو  
روک سکا کوئی؟؟؟؟؟ جب وہ چچی کی طرف گئی چچی نور اور فاتی بیٹھی باتیں کر رہی  
تھی لان میں اس نے زور سے سلام کیا اور چچی کے پاس جا کر بیٹھ گئی اور فاتی کے  
سر پر مارا اور کہا امو سب کو چاہے پہ بلا رہی تو سب جانے لگے وہ نور اور فاتی سے  
بات کرے تو وہ اگنور کرے اس نے پہلا سوچا کہ انہوں نے سنا نہ ہو گا لیکن دوسری  
بار بھی ہوا تو اس کو غصہ آنے لگا چچی امو کے پاس گئی تو وہ باہر لان میں ہی بیٹھ  
گئیں فاتی نور مسئلہ کیا ہے تم دونوں کو اگنور کیوں کر رہی ہوں تو نور ترخ کر بولی  
مارخ علی صاحبہ ہم تمہیں نہیں جانتے تم کون ہو اور فاتی بولی دوبارہ ہم سے بات  
کرنے کی کوشش نہ کرنا دن کو تو دھکے دے کر نکال دیا اور اب کہ رہی مجھے اگنور

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](http://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

<http://primenovels.blogspot.com/>

کل والے واقعے کے ساتھ بعد سے شاہ ابھی تک گھر سے باہر نہ گیا وہ غصے سے پاگل  
ہو رہا تھا آج تک کسی نے اسے ہاتھ نہیں لگایا تو اس کی کیسے ہمت کیسے ہوئی ؟؟؟؟؟

وہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی

آجاؤ شاہ نے کہا اور خد صوفے پر بیٹھ گیا

ملازم اند ایا اور کہا چھوٹے صاحب احد صاحب اے ہیں شاہ نے ایک نظر ملازم کو

دیکھا اور کہا اس کو بیٹھاؤ میں آتا ہوں

ملازم حیران تھا لیکن صاحب سے پوچھ نہیں سکتا تھا اس نے ملازم کی حیران شکل دیکھ

لی تھی لیکن کہا کچھ نہیں

الماری سے شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر شاور لینے چلا گیا کیوں کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ

احد اسے اس حالت میں دیکھ کر پریشان نہ ہو جائے

---



جب شاہ نیچے آیا تو احد منہ بنا کے بیٹھا ہوا تھا وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا کیونکہ کل سے وہ بار بار کال کر رہا تھا لیکن اس نے نہیں اٹھائی گھر بھی آیا تو ملازم نے یہ کہہ کر صاحب گھر نہیں کہہ کر واپس بھیج دیا حالانکہ احد کو پتا تھا وہ گھر ہیں غصہ تو بہت تھا لیکن پھر بھی آگیا ابھی بھی وہ روٹھا ہوا تھا جیسے ہی شاہ احد کے پاس آیا احد اٹھ کر جانے لگا تو شاہ نے اسے روکا یار غار بہت پیارے لگ رہے lovely & ffairr

تو نہیں لگائی ہوئی احد جو پہلے ہی غصے میں تھا تڑخ کے بولا گھٹیا انسان بکواس بند کر سمجھے تم جیسے فضول انسان سے اسی بکواس کی امید تھی اوئے بس کر روٹھی ہوئی محبوبہ اتنا وہ بھی نہیں روٹھتی ہوگی جتنا تو روٹھتا ہیں تو دفعہ ہو جا ذلیل انسان تجھے پتا بھی ہیں ہم کتنے پریشان ہو گئے تھے تجھے اندازا بھی ہیں کل سے انکل کال کر رہے ہیں تیرا پوچھ رہے ہیں اور ہم بہانے پہ بہانے بنا رہے ہیں تجھے کسی کا کوئی خیال ہے یا نہیں اسکو یاد آیا جب وہ کل گھر آیا تو موبائل دیوار پہ مارا تھا تب سے نمبر بند تھا وہ شٹ کتنا سب پریشان ہو گئے اس نے احد سے موبائل مانگا تو کہا اپنا کہا ہے تو کہا ٹوٹ گیا ہے تو احد

نے موبائل شاہ کو دیا اس نے گھر کے نمبر پر کال کی تو داء جی کی سپیکر میں آواز  
ابھری داء جی میں شاہ بات کر رہا ہوں

شاہ پتر تو ٹھیک تو ہیں نہ نمبر کیوں بند ہیں پتر اپنے چاہنے والوں کو انتظار کی سولی پہ  
نہیں لٹکاتے

شاہ کو شرمندگی ہونے لگی اسکی وجہ سے اس کے داء جی پریشان ہوئے اسے خود پہ  
بہت غصہ آیا ابھی وہ داجی کو اپنی صفائی میں کچھ کہتا داء جی نے کہا مجھے احد نے بتا دیا  
تھا تیرا موبائل خراب ہیں اس اپنے جگر کو دیکھا تو وہ ناراضگی سے منہ پھلا کے  
دوسری طرف مڑ گیا شاہ کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی اور داء جی کی طرف متوجہ ہو گیا  
داء جی اب پوچھ رہے تھے پتر حویلی کب آئے گا تو شاہ نے کہا داء جی دو دن تک  
آؤں گا زائیشہ اور زرش کو لینے ان کی کلاس سز اگلے ہفتے سے ان کو کہیے گا اپنا اپنا  
سامان پیک کر لے ابھی وہ داء جی سے بات کر رہا تھا تو زاوی نے داء جی سے رسیور  
لیا اور کہا بھائی کبھی ہم سے بھی بات کر لیا کرے آپ اور داء جی کے مزا کرات ہی  
ختم نہیں ہوتے بے ساختہ اس ک مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا اور بولا تم

کیوں جل رہے ہو داء جی اور میرے پیار سے زاوی نہیں تو کالے ہو جاؤں گئے کوئی

لڑکی بھی نہیں دے گا بے شک تو احد کی طرح جتنی مرضی fair & lovely

لگا لے اس نے پھر سے احد کو چھیڑا تو اس نے کہا رک کینے تجھے میری بتاتا ہوں

دوسری طرف اپنے بھائی اور احد کی نوک جھوک سن کر ہنس کر ہنس کر پاگل ہو رہا

روای کو ایسے دیکھ کر کچن میں جاتی زرش کو دیکھ کر اس کے پاس اس آئی اور اس کو

اس طرح دیکھ اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور سب کو آوازیں دینے لگی داء جی ماں

چچی زشی جلدی آئیں سب گھبرا کر جلدی سے آئیں تو زشی نے پوچھا کیا ہوا تو اس

نے کہا تو اس سے بولا نہ جائے سب اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے زریں کیا

ہوا ہے بتاؤ اس کی امی نے گھبرا کر پوچھا ماں وہ زاوی وہاں وہ بول نہ پائے زاوی جو

فون ں ند کر کے پوہنچا ہی تھا داء جی نے اس کے پاس گئے اور غصے سے بولے کیا کہا

تم نے جو یہ حالت ہو گئی ہیں بتاؤ داء جی مجھے نہیں پتا میں تو ابھی آیا ہوں تو زری

جلدی سے اسکے پاس آئی تم ٹھیک ہو ں ماں ٹھیک ہو مجھے کیا ہونا لیکن زاوی مینے خد

دیکھا تم پیٹ پکڑ کر بیٹھے تھے کہا دیکھا زاوی نے کہا سب چپ کھڑے ساری کاروائی

<http://primenovels.blogspot.com/>

نظر میں ضدی خود سر تھی لیکن اس کا دل بہت پیار تھا تہجد پڑھ کر اسکو کچھ سکون  
اس نے سب کچھ اللہ پہ چھوڑ دیا کہ اللہ اپنے بندو کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا وہ اب  
پر سکون ہوگئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی

---

چلو اک اور دنیا میں

تمہارے ساتھ چلتے ہیں

جہاں حالات کچھ بھی ہوں

مگر ہم ساتھ رہتے ہوں

جہاں موسم کوئی بھی ہو

جدائی کا نہ ہو لیکن !

جہاں چاند بھی تم ہو،

جہاں سورج، ہوا، روشنی



خوشبوؤں کا رنگ تم سے ہو  
جہاں پر دل دھڑکنے کا،  
ہر اک احساس تم سے ہو  
جہاں پر میرے جینے کی،  
ساری ... آس تم سے ہو  
چلو اک اور دنیا میں ،  
تمہارے ساتھ چلتے ہیں ....

صبح وہ اٹھی تو اس کے چہرے پہ بہت سکون تھا وہ کمرے سے باہر نکلی بابا لان میں  
اخبا پڑھ رہے تھے اس نے اپنے دونوں بازو بابا کے کندھوں پہ رکھ دیے ان کے گال  
کے ساتھ اپنا گال مس کیا اور صبح کا سلام وش کیا اٹھ گئی میری جان جی بابا اٹھ گئی  
آج کالج نہیں جانا کیا میری گڑیا نے باں ما جانا ہیں میں ناشتہ بناتی ہوں پھر کالج جاؤں  
گی ماما کب آئے گی بابا بیٹا ایک ہفتے تک آجائے گی اس نے اور بابا نے ناشتہ کیا اور

پھر وہ تیار ہو کے کالج چلی گئی آج پھر وہ اسے نظر آیا وہ اتنا پیارا تھا وہ اس کو اپنی نظر لگ جانے سے بھی ڈرتی تھی اور یونیفارم میں اور بھی پیارہ لگتا تھا اس کی سبز آنکھیں بہت پرکشش اور گہری تھی دیکھتی تو لگتا اندر تک اتر جائیں گی آج بھی جب وہ کالج جا رہی تھی تو وہ اسے پرشوق نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کے سفید رنگ پہ سرخی کی بہار چھا گئی تھی جو اسے مزید حسین بنا رہا تھا آج تک دونوں میں کبھی بات نہ ہوئی آنکھوں کی زبان دونوں سمجھنے لگے

رنگ پانی دے وچ تر دے نے

تیرے نین تے گلاں کر دے نے

♥ □ ♥ □ ♥ □ ♥ □ ♥ □ ♥ □ ♥ □ ♥ □

تھے

----- نور خانم کیا آپ میرے ساتھ جانا پسند کرے گی کہا جانا ہے ماہی اور یہ  
ترکی کب سے بولنے لگی ہو ماہی جو پہلے ہی جلی بیٹھی تھی کچھ سوچ کے غصہ کم کیا اور



پر چڑھ دھوڑی محترمہ سارا نور صاحبہ آپ کو کچھ پسند آئے گا یا نہیں اللہ کی پناہ دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور تمہارے نخرے ختم نہیں ہو رہے ماہی دفع ہو جاؤ یہ نہیں کچھ مدد کر دوں لیکن قصور تمہارا نہیں تم میں عقل نام کو بھی نہیں ہے ہانی تمہیں ٹھیک ایڈیٹ کہتی ہے وہ نور کو کچھ کہنے لگی تو نور نے کہا لڑ بعد میں لینا پہلے شوپنگ تو کر لیں ہانی اسکی اور نور کی سکول اور کالج کی دوست تھی جو اب یونی میں بھی ساتھ تھی آجکل وہ اپنی پھوپھو کے گھر تھی ورنہ ہر وقت ان کے گھر ہی پائی جاتی تھی شاپنگ کرنے کے بعد ماہی کو بہت بھوک لگی تھی وہ اور نور اس مال میں ہی موجود food corner کی طرف آگئی وہاں سے دونوں نے برگر اور کولڈ ڈرنکس لی اور وہی کھانے لگی جب وہ کھا چکی تو اس نے نور کو کہا وہ یہی بیٹھے میں اتنی ہوں اس کا دل آسکریم کھانے کو کر رہا تھا وہ اسکریم لے کے مڑی ہی تھیں کہ کسی سے زور سے ٹکرا ہی وہ گرنے ہی والی تھی کہ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا لیکن جب سامنے والے کی نظر ماہی پر پڑی تو اسنے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا وہ دھڑم سے گر گئی اور لوگ ہنسنے لگے اور وہ گھنٹوں کے بل اس کے سامنے نیچے بیٹھ گیا اور کہا یاد آیا میں کون ہوں وہ اسکی brwonish

<http://primenovels.blogspot.com/>



with us please ??? you looking so cute

اس سے پہلے کچھ کہتا احد اس کے پاس آیا اور کہا

yeah sure why not

شاہ نے اسے گھورا لیکن اس پہ کوئی اثر نہ ہوا لڑکی نے موبائل نکالا تو ایک لمحہ چونکا  
دونوں لڑکیاں ان کے آگے کھڑی ہوئی ان میں ایک لڑکی نے کہا

smile

اور ساتھ ہی کلک کر دی احد کو تو موقع ملا تھا اسکو چھڑنے کا کیسے چھوڑ دیتا احد نے

لڑکی کو کہا ones more please

تو لڑکیاں پھر سے کلک کرنے لگی شاہ جانے کی کوشش کرتا احد پھر روک دیتا اسے رہ

رہ کر اس لڑکی پہ غصہ آرہا تھا آخر کار اس کی جان چھوٹی وہ گاڑی میں بیٹھا اور احد

کا انتظار کرنے لگا وہ نہ جانے لڑکیوں سے کون سے مذاکرات کرنے میں مگن تھا

5 منٹ بعد آیا تو شاہ گاڑی چلانے لگ گیا احد کو پتا تھا وہ غصے میں ہے اس نے کوئی

بات نہ کی جیسے ہی وہ گاڑی سے اترے شاہ نے لان میں ہی احد کو مارنے لگا کمینے میں بتاتا ہو سیلفی کیسے لی جاتی ہیں رک تو زرا یار میں نے کہا تو کتنا پیارا لگ رہا ہے یادگار تو ہونی چاہیے نہ احد کی اس بات پہ شاہ نے اس کے گلے سے پکڑا ہاں تجھے تو میں بتاتا ہوں یادگار سیلفی اب بول سالے اوئے میں کب سے تیرا سالہ بن گیا کمینے میری تو دور دور تک کوئی بہن نہیں اس مشکل حالت میں بھی بولنے سے باز نہ آیا جان بابا شاہ کے پاس آئے اور اسکو کہا چھوٹے صاحب بڑے صاحب کا فون آیا وہ آپ کا پوچھ رہے ہیں اس نے احد کا گلا چھوڑا اور اندر کی طرف چلا گیا احد نے شکر ادا کیا جان۔

چھوٹ پہ

کمینہ انسان سمجھتا کیا ہیں اپنے آپکو الو کا پھٹا گدھا اس دن سمجھ نہیں آئی مجھے یاد کروا رہا تھا اپنا نام مجھے مارخ علی کو اسکو تو آج ایسا مزا چھکایا ہیں اسندہ مجھے دیکھتے ہی بھاگے گا ایڈیٹ کہی کا ماہی مسلسل اسے غائبانہ صلواتیں سنارہی تھی غصے سے اسکا برا حال تھا اوپر سے چلنے بھی نہیں ہو رہا تھا گرنے کی وجہ سے اس کے پاؤں میں درد ہو رہا تھا نور جو اس کے ساتھ چل رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آخر ہوا کیا ہے اسنے

جب ماہی سے پوچھا تو اس نے اس کو جھاڑ دیا مجھے کیا پتا کون ہے ہوگا کوئی میٹل  
ہو سہیل سے بھاگا ہوا مریض اور تم کیا پیچھے پڑ گئی دیکھ نہیں رہی مجھے ڈاکٹر کے پاس  
لے کے جاؤں تمہاری بک بک نہیں ختم ہوتی تو وہ چپ ہو گئی اور ماہی دل میں شکر  
ادا کرنے لگی اس کو پتا نہیں چلا نہیں تو امو کو بتا دیتی اور میرا گھر سے نکلنا بند اور  
ادھر نور سوچ رہی کوئی تو بات ہے پتا لگا کے رہو

گئی-----

عشق جب عین ذات ہو جائے

خالق معجزات ہو جائے

عمر بھر چپ رہو تو ممکن ہے

کُن کہو کائنات ہو جائے

سجدۂ عشق میں فرشتہ بھی

عقل برتے تو مات ہو جائے



عقل کا زن مرید عشق بنے !

کس قدر واہیات ہو جائے

دل کی پاتال سے اگر بھوٹے

آتشک آبِ حیات ہو جائے

عشق جو شرط کے بغیر کرے

ساقی ء شش جہات ہو جائے

حادثوں پر ہوں راضی ربِ کریم

وسوسوں سے نجات ہو جائے

جھیل آنکھوں میں ڈوبنے نکلوں

نیم رستے میں رات ہو جائے

حسن کو مامتا نہ نرم کرے



لات ، عُرْیٰ ، مَنات ہو جائے

ریت پر گر نہ لکھے مجنوں نام

قَلّتِ کاغذات ہو جائے

قیس پر ہنسنے والوں رُب نہ کرے !

آپ کے ساتھ ہاتھ ہو جائے

آج بھی وہ کالج کے پاس گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی باہر باہر کبھی گھڑی کو دیکھتا کبھی اس راستے کو جہاں سے اس نے گزرنا تھا وقت تھا کہ گزر ہی نہیں رہا تھا وہ ایک گھنٹے سے زیادہ ٹائم ہو گیا تھا کھڑا تھا یہاں تک کہ کالج کا دروازہ بھی بند ہو گیا تھا عجیب عجیب سے خیالات اسکے دماغ میں آرہے تھے اس کا دل بے بسی کی انتہا پہ تھا شاید محبت میں ایسی ہی بے چینی ہوتی ہے لیکن اس کو اس سے محبت کب تھی اسے تو عشق تھا اسے آج بھی وہ دن یاد تھا جب اس نے اسکو دیکھا تھا

اس دن بارش ہو رہی تھی اسے یہ موسم کبھی پسند نہ آیا تھا اس دن بھی سرنے اسے  
ایک کام کے سلسلے میں بھیجا تھا ایک تو موسم اتنا بکواس اور اوپر سے جانا بھی شہر سے  
باہر تھا سر کو منع بھی کیا لیکن نہ مانے

اسی غصے میں اس نے گاڑی تیزی سے باہر نکالی تو سامنے ایک لڑکی گاڑی سے ٹکرائی  
تھی

جی۔ ایچ۔ کیو کے ساتھ ہی کالج تھا اور یہ وقت انکی چھٹی کا تھا وہ بھول گیا تھا ورنہ وہ  
آہستہ چلاتا

ایک تو پہلے سے چرچڑا ہوا ہوا تھا اوپر سے یہ سیاہ وہ دروازہ کھول کے باہر نکلا تو وہ  
لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی وہ نظرے جھکائے کھڑی تھی جیسے وہ کوئی مجرم ہوں  
اس کی نظر لڑکی پہ پڑی تو دیکھا اسکے ہاتھ پر شیشہ لگا ہوا تھا جو شاید زمیں پہ گرا  
ہو ع تھا

اسنے لڑکی کو کہا وہ اس کے ساتھ اندر چلے وہ اسکی ڈریسنگ کردے گا لڑکی نے جب اسے دیکھا تو اس کے چہرے پہ ایک نور پاکیزگی اور معصومیت تھی دھنک کے ساتھ رنگ جیسے فضا میں بکھر گئے ہو پھول اپنی خوشبو بکھیر رہی ہو اس سے خوبصورت منظر اس کی آنکھوں نے پہلے جیسے کبھی نہ دیکھا ہو وہ دن اور آج کا دن وہ اسے روز دیکھنے صبح آجاتا

لیکن بات کرنے کی کبھی کوشش نہیں  
کی

شاہ کل سے گاؤں آیا ہوا تھا احد اس کے ساتھ آیا ہوا تھا اس وقت حاجی زاوی شاہ احد کے ساتھ تائی امی اور امی بھی ساتھ بیٹھی ہوئی تھی گپ شپ ہو رہی تھی زائیشہ اور زرش کھانا بنا رہی تھی کھانا زری بنا رہی تھی جبکہ زشی کو بس بندہ باتیں کر والے کام کے نام سے جان جاتی ہیں

داجی نے شاہ سے کہا بر خودار پڑھائی کب تک مکمل ہو رہی ہیں تمھاری

داجی بس یہی سال۔ ہیں پھر اپنا بزنس شروع کرو گا داجی

احد داجی میں اور شاہ دونوں اکھٹا شروع کرے گئے اسکا پرنٹر میں ہو گا شاہ نے اسے

گھورا تو اس نے آنکھ ماری

زاوی نے داجی سے کہا داجی آپ کو پتا آپ بوڑھے ہو گئے ہیں داجی تو جلال میں

آگئے شامین دیکھو اپنی اولاد کو بوڑھا بنا دیا مجھے داجی نے اپنی بڑی بہو سے کہا سب ان

کے اس طرح کہنے پہ ہنس دیے

زاوی اب بھی اپنی بات پہ اڑا رہا داجی کل سے بھائی آئے ہوئے ہیں نہ کوئی میچ نہ

کوئی بیڈ منٹن ویسے داجی آپ سے نہیں ہو گا آپ بوڑھے ہو گئے ہیں

داجی بولے نا حلف اولاد بوڑھا ہو گا تیرا باپ اس وقت جزلان اور مشارق صاحب

اندر آئے اور ہنسنے لگے

کیا ہوا بابا جان اتنے غصے میں کیوں ہیں تو انہوں نے کہا تمہاری اولاد مجھے بوڑھا سمجھتی ہیں

سماں جی تو کس نے بابا جان کو بوڑھا کہا زاوی بولا بابا دیکھے نہ بوڑھاپا آرام کی نشانی ہیں شاہ بولا داجی آپ اسے دکھا دے نہ اپنے جلوے اوئے میں تمہیں کیا لگتا ہوں اس وقت زشی آئی اور کہا کھانا لگ گیا کھالے

سب کھانا کھانے گئے تو احد کی نظریں زری کو ڈھونڈنے لگی

اتنی دیر میں زری آئی تو احد نے دیکھا اسی وقت دونوں کی نظر ملی زری نظریں جھکا گئی اور وہ مسکرا کر کھانا کھانے لگا

زری کو غصہ آگیا اس پہ اسکی نظروں سے الجھن ہو رہی تھی اسے۔ ہمیشہ ایسے ہی ہوتا

تھا

اسلام آباد کے پر رونق شہر میں اس وقت ایک آفس میں دو لڑکے ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی

اور اپنے لیڈر کا انتظار کر رہے ہیں اسی وقت دروازہ کھلا اور لیڈر داخل ہوا ساتھ کے ہی انکے سر بھی تھے لڑکی نے جب لیڈر کو دیکھا ایک پل چونکی اور اگلے پل کو نارمل ہو گئی اب سب کا تعارف کروایا لیڈر سے کروایا سب نے اسے خوش آمدید کہا اور پھر سرنے انکو انکے مشن کے بارے میں مین انسٹرکشن دی اور ڈٹیل میں ان کے نئے لیڈر نے دی سب اس سے متاثر ہو گئے اس نے لڑکی کو کہا وہ اس کے ساتھ ہو گئی اور دونوں لڑکے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں ہو گئے اور کوئی اپنے پرائیویٹ نمبر سے ایک دوسرے کو کال نہیں کرے گا نہ ہی ملے گا ایسے ظاہر کرنا جیسے جانتے ہی نہ ہو اور مجھے کچھ لوگوں پہ شک ہیں ان کے بارے میں مجھے ساری ڈٹیل چاہیے یہ کہ کر وہ بیٹھ گیا

اور سرنے سب کو best of luck کہا اور میٹنگ کا اختتام ہوا

<http://primenovels.blogspot.com/>

پھر اڑا کے زور سے گرا دوں تو ہی تو میری دوست ہے "

ماہی جو مزے سے گانے کا ستیاناس کر رہی تھی کسی نے زور دار تھپڑ سے اسکی خاطر تواضع کی تو وہ درد سے بلبلا اٹھی

پیچھے مڑ کے دیکھا تو محترمہ ہانیہ صاحبہ کھڑی تھی

ہانی کی بچی اپنے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھو اچھی خاصی خوش تھی میں تم نہیں تھی لیکن تم سے میرا سکون کہا برداشت ہوتا ہے

وہ تو شکر ہے نہیں تو اپنے بارے میں تمہارے نادر خیالات مجھ تک کیسے پہنچتے مجھے گرانے کی پلیننگ کر رہی تھی اسکا ڈرامہ اور لمبا ہوتا اس سے پہلے ماہی اس کو اندر لے آئی آج تو ہانیہ بیٹی آئی ہے جی آنٹی کیسی ہے آپ میں نے آپکو بہت مس کیا امو جھوٹی ہیں یہ اس نے آپکو نہیں آپکے کھانے کو مس کیا ہیں اسی وقت فاتی بھی آتے ہی ہانی کے گلے لگ گئی ہانی آپ کب آئی آپ میری جان صبح آئی ہو کل سے یونی جو

شروع ہیں جانا ہیں اس لیے ماہی اور نور سے پوچھنے آئی ہو ان دونوں کے کیا ارادے  
ہے جائے گئی یا نہیں-----

"غالب" نظر کے سامنے حسن و جمال تھا

"محسن" وہ بشر خود میں سراپا کمال تھا

ہم نے "فراز" ایسا کوئی دیکھا نہیں تھا

ایسا لگا "وصی" کہ وہ گڈری میں لعل تھا

اب "میر" کیا بیان کریں اس کی نزاکت

ہم "فیض" اسے چھو نہ سکے یہ ملال تھا

اس کو "قمر" جو دیکھا تو حیران رہ گئے

اے "داغ" تیری غزل تھا وہ بمیشال تھا

"اقبال" تیری شاعری ہے جیسے باکمال

وہ بھی " جگر " کے لفظوں کا پر کیف جال تھا

بلکل تمہارے گیتوں کے جیسا تھا وہ " قتیل "

یعنی " رضا " یہ سچ ہے کہ وہ لازوال تھا

آج بھی وہ اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن نہ آئی پچھلے دو دنوں سے وہ مسلسل آرہا تھا وہ

صبح بھی چھ سے آٹھ بجے تک کالج کے سامنے کھڑا ہوتا تھا اور چھٹی ہونے سے پندرہ

منٹ پھر کھڑا ہو جاتا لیکن نہ وہ آئی نہ اس نے آنا تھا دو دن سے نہ اسے کھانے کا

ہوش تھا نہ کام کا اسکی یہ تبدیلی ہر ایک نے محسوس کی آفس سے بھی جلدی چلا جاتا

تھا اور پھر رات دیر تک آوارہ گردی کرتا کسی چیز کا اسے ہوش نہیں تھا اسے تو بس

اسکی ایک جھلک دیکھنی تھی اس سے زیادہ کی اسے تمنا نہ تھی محبت نے اسے کہی کا نہ

چھوڑا تھا وہ شخص جسے ایک شکن تک برداشت نہیں ہوتی تھی کیا محبت ایسے ہی انسان

کو ذلیل و خوار کر دیتی ہے اسے اس بات کا اندازہ بھی نہیں تھا اسکا ایک ماتحت تھا جو

ساری بات جانتا تھا وہ ہمیشہ اسکے ساتھ ہوتا تھا اس نے جب اپنے سر کی یہ حالت

دیکھی تو سر سے کہا سر اپ کو اس لڑکی میں کیا بات ایسی لگتی ہیں جو آپ کو اس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا

تو اس نے کہا فضل دین تم نے کبھی محبت کی ہے  
فضل دین نے کہا سر نہیں کی نہ میں کرنا چاہتا ہوں  
کیوں فضل دین کیوں نہیں کرنا چاہتے محبت

سر محبت خوار کر دیتی ہیں کہی کا نہیں رہنے دیتی سر یہ ہر ایک کو نہیں ملتی یہ ہر ایک  
پہ مہربان نہیں ہوتی یہ کر فضل دین خاموش ہو گیا

نہیں فضل دین محبت وحی کی صورت نازل ہوتی اس کا الہام خاص دلوں کو ہوتا ہیں یہ  
ہر ایک کی چوکھٹ پہ نہیں جاتی یہ خدا کی طرف سے دیا گیا تحفہ ہے کسی کسی کو ہی  
ملتا ہے ہر ایک پہ مہرباں نہیں ہوتا دھوپ میں بھی ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے انسان  
اکیلا ہو کے بھی اکیلا نہیں ہوتا اسکے دل میں محبوب کے علاوہ کسی چیز کی تمنا نہیں  
ہوتی محبت دھنک کے رنگوں کی طرح ہوتی ہے خوشنما خوش رنگ دیکھنے والے کو

مبہوت کر دے تم کیا جانوں فضل دین عشق کیوں ہوتا ہے عشق میں شدت معنی رکھتی ہیں جو انسان کو انسانیت کے معراج تک لے جاتی ہیں عشق خدا سے ہویا بندے سب دونوں میں شدت اور۔ واحدانیت لازم ہیں یہ صرف پاکیزہ دلوں میں پرورش پاتی ہے عاجزی او انکساری اس کے پسندیدہ وصف ہے جہاں تکبر غرور اور میں ہوں یہ وہاں سے دور بھاگتی ہے عشق میں "میں" کا لفظ نہیں ہوتا وہ نہیں رہتا بلکہ جس طرح محبوب چاہتا تھا اس طرح بن جاتا وہ دور خلاؤں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا فضل دین کو اس کی دیوانگی سے خوف آرہا تھا وہ دعا کرنے لگا اے اللہ اسے دے دے جو یہ چاہتا ہے۔ لیکن جب خدا کسی کے دل میں عشق ڈالتا ہے تو پہلے اسے جلا کے کندھن بناتا ہے اسے توڑ کے پھر جوڑتا ہے جیسے کمانڈو بننے کے لیے ان کی ایک ایک ہڈی کو توڑ کے پھر جوڑا جاتا ہے تاکہ وہ پرفیکٹ بنے اسی طرح اللہ بھی اس طرح اپنے بندے کو پرفیکٹ بنانے کے لیے اسے بٹھی میں جلا کے سونا بناتا ہے۔

ماہی نے گلابی قمیص کے ساتھ سکن پینٹ پہنی ہوئی تھی سر پہ گلابی سکارف کیا ہوا تھا  
آس سے اس کی رنگت اور کھل گئی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کپڑے زیادہ گلابی ہے یا  
اس کا چہرہ وہ تیار ہو کے نیچے آئی تو امو اس کا کے لیے ناشتا لینے چلی گئی انہیں پتا تھا  
کے بھوک کی وہ بہت کچی ہے اس لیے انہوں نے آلیٹ پراٹھا اس کے سامنے رکھا  
امو چائے میرے رنگ جیسی ہو نور جو اس وقت اندر آرہی تھی تھی جل کے بولی  
اؤئے میڈم

یہاں براؤن چائے مل سکتی ہیں اس ٹائم گلابی نہیں جلدی سے ٹھوسو دیر ہو رہی ہیں  
اور اوپر سے تمہاری body guard انتظار کر رہی ہیں دماغ کھا گئی ہیں میرا امو جو ان  
کی باتیں سن رہی تھی اٹھی اور اس کے پاس آئی اور اس کو ایک انویلوپ دیا امو یہ کیا  
ہے میری گڑیا کی pocket money ہیں اور اس کے ماتھے میں پیار کیا  
جب وہ بہت لاڈ میں ہوتی تو اسے ماہ یا گڑیا کہتی تھی وہ مسکرانے لگی جتنی مرضی ان  
بن ہوتی ایک دوسرے میں ان کی جان تھی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

وہ دونوں جلدی سے گھر سے نکلی ماہی نے گاڑی نکالی اور جلدی سے چلانے لگی اس نے ٹائم دیکھا تو کلاس شروع ہونے میں 30 منٹ تھے پھر اس نے آؤں دیکھا نہ تاؤں وہ گاڑی چلائی کہ خدا یاد آگیا دو دفعہ ان کا اکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا نور چلا چلا کے آہستہ چلاؤ پر نہ جی ماہی ہی کیا جو کسی کی بات سن لے 30 منٹ کا راستہ 10 منٹ میں طے کیا اس نے گاڑی روکی تو نور جلدی سے نکلی اور اس کی بات سنے بغیر چلی گئی ماہی نے آواز دی لیکن اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا وہ گاڑی پارک کرنے لگی اور پھر یونی کی طرف بڑھ گئی

اسے گیٹ کے پاس ہی ہانی مل گئی اس کو دیکھتے ہی اس کے پاس آئی اتنی دیر سے کیوں آئی ہو کب سے انتظار کر رہی ہو اور نور کو کیا ہوا بہت غصے میں تھی چھوڑوں اسے کب غصہ نہیں آتا تو ہانی نے کہا اچھا ہوا اس کے سبجیکٹ ہم سے علیحدہ ہے دو سال اسے برداشت کرنا دل گردے کا کام ہیں باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ وہ کلاس ڈھونڈنے لگی

سارہ جو غصے میں جا رہی تھی۔ اسنے دیکھا نہیں سامنے کون آرہا ہے اس کی ٹکر شاہ سے ہو گئی سارہ ابھی اسے کچھ کہنے ہی والی تھی اس کو دیکھ کر ٹرانس کی کیفیت میں آگئی

شاہ نے اسے دیکھا تو اس کو لگا کہی دیکھا تو یاد آیا یہ تو اس مس مینٹل کے ساتھ تھی لڑکی کیا مس مینٹل بھی یہی ہے اوف مجھے کیا وہ کہی بھی ہو میری طرف جائے بھاڑ میں پھر سارہ کی۔ طرف متوجہ ہوا اور سوری کر کے جانے لگا تو سارہ نے اس سے کہا میں یہاں نیو ہوں کیا آپ کلاس ڈھونڈنے میں میری مدد کرے گئے؟؟؟ پہلے تو اس نے نو کہا پھر کچھ سوچ کر اس کو اس کی کلاس کی طرف لے گیا۔

فون کی گھنٹی بجی تو اس کے چہرے پہ ناگوار تاثرات ظاہر ہوئے اس کو اپنے کام کے دوران کسی کی دخل اندازی پسند نہ تھی اس نے کال اٹھائی تو اس کے گروپ کے ممبر کی کال تھی سر آپ کو سلام کہتے ہیں اس نے کہا سر کو کہنا چائے اچھی ہے سر نے کہا آپ پڑھنا شروع کر دے سر سے کہو میں پڑھا دوں گا اس نے اس سے کوڈ ورڈنگ

میں بات کی کہ کوئی سمجھ نہ سکے اسنے کہا سر آپ سے ملنا چاہتے ہیں اس نے کہا کل  
شام کو چائے پہ آؤں گا وہ سمجھ گیا تھا اس کی نئی اسائنمنٹ کسی تدریسی ادارے میں  
تھی اس کو بطور شاگرد جانا ہے اس نے کہا نہیں وہ بطور ٹیچر جائے گا اب باقی کی  
باتیں کل اسے سربتائے گئے

یہ قدم قدم پہ بشارتیں، یہ نظر نظر میں زیارتیں !!!  
یہ بشارتیں، یہ بجھارتیں، مرے شہر دل کو دکھایا !!!  
یہ جو میرے من میں ہے روشنی، یہی زندگی، یہی بندگی !!!  
مری فکر میں ترے ذکر میں جو چراغ ہیں وہ جلا

پیا !!!

آج دو ہفتے ہو گئے تھے اسے دیکھے اس کی حالت بری ہوئی تھی اسکو کیا پتا تھا کہ ایسا بھی ہوگا اس کے ساتھ تو وہ کبھی گاڑی سے ہی نہ نکلتا نہ اسے دیکھتا نہ یہ حالت ہوتی آج بھی وہ صبح نماز پڑھنے کے بعد کالج کے سامنے جا کے کھڑا ہو گیا دو گھنٹے کھڑے ہونے کے بعد وہ مایوسی سے جانے لگا تو اسے اس کی پرنس نظر آئی نام اسکو اسکا پتا نہ تھا اس لیے اسنے اس کا نام پرنس رکھ دیا

اس کو دیکھ کر اس کی آنکھیں مڑنے سے انکاری ہو گئی اسے خواب لگ رہا تھا اسے لگا اگر اس نے سانس بھی لیا تو وہ چلی جائے گی واپس نہیں آئے گی لڑکی نے جب اسے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے جن کو وہ چھپا گئی اور اندر کی طرف جانے لگی وہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بے تاب ہو گیا تھا وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن کیسے کرے یہ بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اگر وہ اسے کہی باہر ملنے کا کہتا تو اس نے ماننا نہیں تھا کرے تو کیا کرے پھر کچھ سوڑ کر مسکرایا اور آفس آگیا اس نے آفس کے کچھ معاملات دیکھے۔ اس نے فضل دین سے کہا سر جب آئے تو اسے بتانا کچھ دیر کے بعد

فضل دین نے بتایا کہ۔ سر آگئے ہیں تو وہ تیزی سے ان کے کمرے کی بڑھ گیا  
اجازت لینے کے بعد جب وہ اندر گیا تو سر نے کہا جوان کہوں کیا کہنا ہے  
اس نے سر سے کہا ساتھ والے گرلز کال کوئی گڑبڑ ہے میں جا کر دیکھنا چاہتا ہوں سر  
کو فضل دین سب بتا چکا تھا

تمہیں کیسے پتا چلا کوئی گڑبڑ ہے سر سمجھا کریں نہ سر پلینز  
نوجوان کیا تمہاری دو ہفتے مجنوں والی حالت کی وجہ وہ کالج والی گڑبڑ تو نہیں  
سر میں کہو ہاں تو میری طرف سے صاف نہ ہیں  
سر آخری دفعہ یہ فیور دے دے  
آئندہ کوئی فیور نہیں مانگو گا

نوجوان تم ہمارے پیار کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہوں سر پلینز میری زندگی کا سوال ہے  
اگر وہ نہ ملی تو مر جاؤں گا

سر نے اسے دیکھا تو انہوں نے کسی کو کال کی کیپٹن جلدی سے اندر آؤں "yes"  
"sir" تھوڑی دیر میں وہ اندر آیا نوجوان تمہیں کیپٹن خان کے ساتھ فضل دین کو لے  
جا کے ریڈ کرو اگر کچھ پوچھے تو انہیں اپنے کارڈ دکھا دینا  
خان تمہارے پاس 30 منٹ ہے یو مے گوناؤ سر لیکن جانا کہا ہے  
کیپٹن یہ تم خان سے پوچھو

نور شاہ کے ساتھ جا رہی تھی

تو اس نے اس سے پوچھا آپ کا نام کیا ہے تو اس نے کہا شاہ مراد کہتے ہیں واو آپ  
کا نام وڈیروں والا ہے آپ خود بھی کوئی وڈیرا لگتے ہیں آپکو دیکھ کر لگتا ہو اپالو واپس  
آگیا ہوں آپکی آنکھیں بہت پیاری ہیں اس نے مڑ کے اسے دیکھا اور کہا مس آپ  
جو بھی ہے سن لے اپالو دل پھینک قسم کا بندہ تھا اور آپکو میں ایسا لگتا ہوں ابھی کچھ

جواب میں سارہ کچھ کہتی کہ آپ لگتے نہیں بلکہ ہے پیچھے سے ماہی کی آواز آئی وہ ہانی کے ساتھ کلاس ڈھونڈ رہی تھی سارہ کو اس کے ساتھ دیکھ کر اس کی طرف آگئی اسکے قریب آنے پہ اس نے جیسے شاہ کی آواز سنی تو اس کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا شاہ نے اسے دیکھا تو کہا

مس مینٹل جہاں جاتا ہوں میرے پیچھے آجاتی ہوں

میرے بغیر تمہیں چین نہیں آتا کہی پیار تو نہیں ہو گیا

اس کا تو منہ کھل گیا تم گھٹیا آدمی تمہاری سوچ ہی گھٹیا سوچنا بھی نہ تم سے اور پیار

جنگلی بلی میں ابھی گھٹیا بنا ہی کہا ہوں جب بنا تو دیکھتی رہ جاؤں گی کہ کر چلا گیا

پیچھے سے اسے آواز آئی مینٹل ہا سپٹل سے بھاگتے ہوئے آدمی دوبارہ نظر نہ آنا مجھے

وہ اس کی بات پہ سر جھٹک گیا

کالی جنگلی بلی پھر کہا نہیں سفید جنگلی بلی اسکے ذہن میں اسکا چہرہ آیا اف یہ کہا

سے۔ آگئی وہ زرش اور زائیشہ کو کلاس میں چھوڑ کر آ رہا تھا کہ اس کو وہ لڑکی مل گئی

اس نے سوچ لیا تھا 2 سال اسکا سکون تباہ ہو گا دیکھتی جائے اپنی بربادی کو خود اس نے دعوت دی ہے وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا کہ آگئے سے ہادی آگیا اس نے شاہ کو بڑبڑاتے ہوئے دیکھا تو اس کے پاس آیا اوئے کدھر ہو تم تیمور اور احد کب سے دیکھ رہا ہوں اور تم کیا منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہے ہو وہ جو اپنے خیال میں تھا کہ اس نے کہا کالی بلی مل گئی تھی

ہادی نے اسے جھنجھوڑا تو آس نے کہا شاہ ہوش میں آؤں کون کالی بلی کوئی نہیں یار یونی میں بلی دیکھی ہے

---

اس نے دروازہ ناک کیا تو سر نے کہا کم انگ وہ اندر گیا تو سر اسے دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے سر آپ نے بلایا ہاں بہت ضروری بات تھی میں نے سب کے بارے میں پتا کر لیا ہے یہ بہت خطرناک لوگ ہیں وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور پڑھے لکھے لوگوں کو اپنے گینگ میں شامل کر رہے ہیں اس میں روس انکا ساتھ دے رہی

ہیں ان کی جو ایجنسی موساد کے کچھ لوگ ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اس بار ان کا مقصد دار الحکومت کو تباہ کرنا اور خارجہ پالیسی میں بھی دخل دینا ہے یہ خبر روس کے دار الحکومت ماسکو میں میرے بندے نے بتایا ہے اگر یہ جو سوچ رہے ہیں یہ ہو گیا تو ہمارا ملک سب سے پیچھے رہ جائے گا اور بہت تباہی پھیلے گی اور ہماری معیشت گر جائے گی اس سب کو روکنے کے لیے تمہیں جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بھیجا جا رہا ہے اور سناتم بطور معلم جانا چاہتے ہو

جی سر میں اس بار as a teacher جانا چاہتا ہوں اس سے مجھے ان پہ نظر رکھنے میں آسانی ہوگی

اوکے ٹھیک ہے میں وہاں کے پرنسپل سے بات کرتا ہوں تم کل سے وہاں جاؤں گئے اوکے سر اور جولی بھی تمہارے ساتھ ہوگئی ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے تمہیں جلد ہی سارا کام کرنا ہے نہیں تو سب ہاتھ سے نکل جائے گا

سر آپ بالکل بے فکر رہے میرے ملک پہ نظر رکھنے والوں کی آنکھیں نکال لوں گا  
جلد ہی آپ کو اچھی خبر ملے گئی اب میں جاتا ہوں کل کے لیے تیاری کرنی  
ہے

داجی یار بھائی کیا گئے ہیں گھر کی رونک بھی لے گئے ہیں مجھے آپنی اور زاشی۔ بہت یاد  
آ رہے ہیں

زاوی یار یہ تو ہے میں بھی بہت یاد کر رہا ہوں داجی کیا ہم ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے  
اُوئے کھوتے دے پتر تم چاہتے ہوں میں اپنے آباؤ اجداد پر رکھوں گا گھر چھوڑ دوں داء  
جی خدا کے لیے آپ اتنی گہری اردو نہ بولا کرے سمجھ نہیں آتی مجھے آپ کے زمانے  
کی اردو میرے زمانے والی بوکا کرو لیٹس

تم نے مجھے بوڑھا کہا ٹھرو تم تمہارا مطلب میں بوڑھا ہو داء جی مطلب والی کیا بات ہے  
آپ سچ میں بوڑھے ہیں

داء جی جلال میں آگئے اور اپنی چھڑی اٹھالی رک میں بتاتا ہو کون بوڑھا ہوا ہے زاشی کی امی راین بیگم جو کچن سے نکل رہی تھی زاوی کی آواز سن کر باہر آگئی دیکھا تو داجی کی چھڑی زاوی کی گردن کے گرد تھی اور وہ چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا داجی میرے پیارے راجی آپ تو میرے بابا سے بھی چھوٹے ہیں اب تو چھوڑ دے مجھے کیا کہا تم نے داجی میں کہ رہا تھا آپ بہت ینگ اور سمارٹ لگ رہے ہیں گل سن میں لگ نہیں رہا ہوں وی داجی میں بھی وہی کہ رہا تھا

---

نور تم اس کے ساتھ کیا کر رہی تھی اور تمہیں کہا ملا یہ دور رہو اس سے بہت بد تمیز انسان ہے یہ اف چپ کروں ماہی میں بچی نہیں ہوں سمجھی مجھے اپنے اچھے برے کے بارے میں پتا ہے بد تمیز وہ نہیں تم ہوں سمجھی شکر ہے میرا ڈیپارٹمنٹ تم سے الگ ہے

اور آئندہ مجھے تمہارے ساتھ نہیں آنا

ماہی نے حیرانگی سے اسے دیکھا نور اسے یہ کہ رہی ہے اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا

ہانی جو اس کی باتیں سن رہی تھی تڑخ کر بولی میں تو دو نوافل پڑھو گئی تم سے جان چھوٹنے پہ تم اس قابل ہی نہیں جو تمہیں عزت دی جائے ہم سے چیٹینگ کر کر کے پاس ہونے والی اب ہمیں بتائے گئی ہم نہ ہوتے تو ابھی بھی کالج میں ہی بیٹھی رہتی

shut up just shut up

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہ سب کہنے کی نور بولی

آواز آہستہ رکھو سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی ماہی اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی اور نور اونہو کہ کر آگئے بڑھ گئی ماہی کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ یہی سما جائے اتنی ذلت اس نے اسے ہمیشہ فاتی کی طرح سمجھا اور اسنے کیا کیا اس کا سانس رکنے لگا اس کی آنکھیں بھر آئی ہانی اس کے لیے پانی لینے گئی تھی وہ گھر جانے کے لیے اٹھنے لگی آنسو خود بہ خود بہنے لگے اس نے آنسو صاف کرنے چاہے تو کوئی اس کے سامنے آیا اور ٹشو دیے اور کہا رونے سے مسائل حل نہیں ہوتے strong بنے

اور آپ نیو ہے یونی میں اسے اس سے الجھن ہو رہی تھی وہ بہت پرکشش شخصیت کا مالک تھا ہلکی ہلکی داڑھی اس پہ بہت پیاری لگ رہی تھی آنکھوں کا رنگ ہیزل گرین تھا

آنکھوں پہ خوبصورت سا نظر کا چشمہ لگایا ہوا تھا بلیک کلر کی قمیص شلوار پہنی ہوئی تھی بازو فولڈ کیے ہوئے بہت ڈیسنٹ لگ رہے تھے وہ ابھی ان کا جائزہ لے رہی تھی انہوں نے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آئی جی جی کیا کہ رہے تھے اپ اتنی دیر میں ہانی۔ بھی آگئی

اس نے پانی کی بوتل ماہی کو پکڑا ہی اور سامنے کھڑے انسان سے اپنا تعارف کروایا مجھے ہانیہ کہتے ہیں اور آپ وہ دلکشی سے مسکرایہ جو آپ کا دل کرے کہہ سکتی ہیں ویسے ناچیز کو مصطفیٰ کہتے ہیں اس کو نام بتا کہ وہ ماہی کی طرف مڑا آپ نے بتایا نہیں آپ نیو ہیں کیا؟؟؟

جی ہم نیو ہیں اوہ تو آپکے سبجیکٹس کیا ہے اکناکس میتھس اور کمپیوٹر ہے ماہی نے کہا اس نے گھڑی دیکھی اور کہا آپ کی غالبن پہلی کلاس ختم ہونے میں 5 منٹ رہتے ہیں آپ باہر کیا کر رہی ہیں ہمیں کلاسز کا نہیں پتا وہی ڈھونڈ رہے ہیں بانی نے کہا یہاں سے لیفٹ لے کے رائٹ لے سامنے جو ڈیپارٹمنٹ ہیں وہ میتھس والوں کا ہے دونوں نے اسکا شکریہ ادا کیا اور چلی گئی

---

کلاس میں بہت شور تھا ہر طرف ہا ہوں کا شور تھا کوئی ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر رہے تھے کچھ نیو فرینڈز بن رہے کچھ یونی آنے کے مقصد بتا رہے ماہی اور بانی سکینڈ لائن میں کلاس میں بہت شور تھا ہر طرف ہا ہوں کا شور تھا کوئی ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر رہے تھے کچھ نیو فرینڈز بن رہے کچھ یونی آنے کے مقصد بتا رہے ماہی اور بانی سکینڈ لائن میں بیٹھ گئی ان کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اس نے

ماہی اور بانی کو مسکرا کر دیکھا اور ان سے کہا

Hay! i am sana can i ask your beautiful names ??????

yeah i am haniya and meet my besti she is Marukh Ali

nice to meet you Haniya and marukh.

would you like to friendship with me ?????

ماہی کو الجھن ہو رہی تھی کیا پہلی بار میں کوئی دوست کیسے بن جاتا ثناء نے ماہی کے چہرے پہ الجھن کے آثار دیکھے تو اس نے کہا دراصل میرا کوئی دوست نہیں ہے میں اکیلی ہوں تو اگر آپ کو پسند نہیں تو کوئی بات نہیں اس کے اس طرح سے بولنے سے ماہی کو شرمندگی ہوئی ننہیں ایسی بات نہیں آپ ہمارے گروپ میں آسکتی ہوں جب ماہی نے اسے کہا تو ہانی کو بھی کوئی او بچیکشن نظر نہ آیا تو اس نے بھی اسے wwelcome کہا ابھی بعت ہو ہی رہی تھی کہ کلاس میں سر کے آنے کا شور مچ گیا سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے جب سر کلاس میں داخل ہوئے تو ہانی نے اسے کہنی ماری ماہی یہ تو وہی ہے ماہی نے بھی دیکھا تو حیراں ہوئی سر ڈانس کی طرف بڑھے اور کہا

اسلام علیکم !

آپ سب کو خوشامدید کہتا ہوں کلاس میں آج ہم پڑھتے نہیں ہے پہلے ایک دوسرے کو جان لیتے ہیں اور آپ سب مجھے اپنا گول بتائے گئے کون کیا ایچیو کرنے آیا ہے چلے تو اس نیک کام کا آغاز ہم رائٹ سائڈ سے کرتے ہیں

سر میرا نام ارہان ہیں سر ہر بار کہتا ہوں اب نہیں پڑھوں گا لیکن کیسے نمبر آجاتے ہیں اتنے اچھے کہ سر میرے ڈیڈ میرا ایڈمیشن کروا دیتے ہیں سر والدین اتنا بلیک میل کیو کرتے ہیں ساری۔ کلاس ہنسنے لگی

تو سر نے نیکسٹ کہا

میرا نام سسی ہے اور مجھے آئی ٹی میں اپنا نام پیدا کرنا ہے پیچھے سے کسی من چلے کی آواز آئی سسی تمہارے پنوں کہا ہے

تو سر نے کہا بد تمیزی آلاؤ نہیں ہے اسی طرح سب نے تعارف کروایا

کلاس میں دو غیر ملکی لڑکیاں بھی تھی ایک سمانتا اور دوسری انتالیہ دونوں سکالرشپ  
پہ آئی تھی انہیں پاکستان دیکھنے کا شوق تھا ملا تو آگئی  
نیکسٹ سرنے کہا

میں امے ہانیہ ہو میں نے اپنی دوست کی وجہ سے یہاں آئی ہوں میں اس کے بغیر  
نہیں رہ سکتی

نیکسٹ

مجھے مارخ علی کہتے اور میرا گول ساری دنیا کو ہلانے کا ہے ویسے جھٹکے میں وقتاً فوقتاً  
دیتی رہتی ہوں تو ساری کلاس ہنسنے لگی اور اس طرح کلاس کا اختتام ہوا سارا دن  
پروفیسر آتے رہے اور تعارف کرواتے رہے کل سے پڑھائی کا آغاز ہونا

تتھا

دل یوں دھڑکا کہ پریشان ہوا ہو جیسے۔

کوئی بے دھیانی میں نقصان ہوا ہو جیسے۔



رخ بدلتا ہوں تو شہ رگ میں چبھن ہوتی ہے  
عشق بھی جنگ کا میدان ہوا ہو جیسے۔  
جسم یوں لمس رفاقت کے اثر سے نکلا  
دوسرے دور کا سامان ہوا ہو جیسے۔

دل نے یوں پھر میرے سینے میں فقیری رکھ دی  
ٹوٹ کر خد ہی پشیمان ہوا ہو جیسے۔  
تھام کر ہاتھ میرا ایسے وہ رویا محسن  
کوئی کافر سے مسلمان ہوا ہو جیسے۔

محسن نقوی

.....

خان بتاؤں بھی کہا جانا ہے میں بتاتا ہوں ساری بات تو میرے ساتھ تو چل وہ باہر  
نکلے تو فضل دین گاڑی نکالے کھڑا تھا وہ گاڑی میں بیٹھے تو پھر کیپٹن کو مسئلہ ہونے لگا  
اؤے بتاؤں نا خان کہا جا رہے بات کیا ہے

کیپٹن اب کچھ اور بولے تو باہر پھینک دوں گا گاڑی سے سمجھ آئی کہا نہ بتاؤں گا تو  
صبر ہے یہ نہیں

ایک اس کو اس کی پرنس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی یاد آ رہی تھی اور  
اوپر سے کیپٹن کی باتیں وہ چڑنے لگا

اور اسکو ڈانٹ دیا

گاڑی جا کے گرلز کالج کے سامنے رکی وہ سب گاڑی سے اترے  
اور فضل دین نے سکیورٹی گارڈ کو بتایا وہ کالج کی چیکنگ کے لیے آئے ہیں

پہلے تو سکیورٹی گارڈ کچھ کہنے والا تھا لیکن کیپٹن خان اور اس کے ساتھ ایک اور یونیفارم میں ملبوس جوان کو دیکھ کر رک گیا اور دروازہ کھول دیا اور اندر جا کے پرنسپل کو بتایا

خان یہاں تک آ تو گیا لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا وہ سخت الجھن میں تھا کرے کیا کچھ سوچ کر اس نے کیپٹن کو سب بتا دیا

پہلے تو اسے گھورنے لگا اتنی دیر میں پرنسپل آگئی اور ان کو بیٹھنے کو کہا بتائیے ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔

پرنسپل نے کہا

خان کچھ بولتا اس سے پہلے کیپٹن بول پڑا ہمیں شک ہے کہ اس کالج میں کچھ غیر قانوناً کام ہو رہے ہیں ہم چیکنگ کے لیے آئے ہیں

کیپٹن نے یہ کہا تو خان نے اسے گھورا

نہیں آپ کو ضرور کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یہاں کوئی ایسا کام نہیں ہوتا پر نسل سخت گھبرائی ہوئی تھی اس کی اسی گھبراہٹ کا فائدہ اٹھایا اس کو اور ڈرایا اگر آپ نے نہ ہمیں چیکنگ نہ کرنے دی تو آپ پر قیس ہو گا ٹرائلز پہ ٹرائلز ہو گئے اور آپ کو 7 سال قید بہ مشقت ہو گئی اور آپ کے کالج کی ساخ بھی خراب ہو گی اب آپ پہ ہے آپ ہمیں چیکنگ کرنے دے یا پھر جیل۔

پر نسل یہ سن کر اور خوف زدہ ہو گئی اس نے ان کو چیکنگ کی اجازت دے دی کیپٹن لیکن مجھے نہیں پتا وہ کون سے ایر میں ہے کیسے ڈھونڈوں گا میں اسے اس نے خان کے ساتھ چلتے ہوئے آہستہ سے گاتف ہے تیری محبت پہ تجھے یہ ہی نہیں پتا اس کے تو سر پہ لگی پاؤں پہ بجھی خبیث انسان تجھے میں کیا کہو اب ایک ہی طریقہ ہے ساری کلاسوں کو چیک کرے

انہوں نے چیکنگ کرنا شروع کر دی خان ایک ایک لڑکی کو غور سے دیکھنے لگا لڑکیاں تو آرمی والوں کو دیکھ دیکھ کر پاگل ہو رہی تھی لیکن وہ تو بس ایک کے لیے پاگل تھا

کافی کلاسے دیکھنے کے بعد بلاخر اسے وہ مل ہی گئی اس کو دیکھ کر وہ رک گیا اور نظریں جھکالی اور کیپٹن کو کان میں کچھ کہا تو اس نے پرنسپل سے کہا ہم اس بلیک سکا رف والی لڑکی سے بات کرنا چاہتے ہیں اس کو شاید کچھ پتا ہوں تو پرنسپل نے کہا آپ بات کر سکتے ہیں پرنسپل نے اسے کہا حرم فاطمہ آپ میرے ساتھ آئیں

وہ اس کو دیکھ کے پریشان ہو گئی تھی اور جب پرنسپل نے اس کو بلایا تو اس کی جان نکلنے لگی وہ پرنسپل کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی تو کیپٹن نے کہا خان تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں پرنسپل کے ساتھ سارا کالج دیکھ کے آیا ابھی پرنسپل نے کچھ بولنا چاہا تو کیپٹن نے کہا آئے میرے ساتھ نہیں تو جیل بھی ہو سکتی وہ پھر ڈر گئی اور اس کے ساتھ چلی گئی اور حرم خان کے ساتھ پرنسپل آفس آگئی

وہ سخت گھبرائی ہوئی تھی

اس کی ٹانگوں میں سانس ہی نہیں تھی ٹانگیں چلنے سے انکاری تھی پسینے چھوٹ رہے تھے اور دل ہی دل میں درود پاک کا ورد کرنے لگی اس کا دل کر رہا تھا وہ بھاگ جائے وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی



خان کی کیفیت عجیب تھی

تیری آنکھیں بھی کیا مصیبت ہیں

میں کوئی بات کرنے آیا تھا!!!

جون ایلواء

اسے بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے وہ تو اس پری وش کا چہرہ دیکھ کے ہی سب کچھ  
بھول جاتا تھا اسے اس کی آنکھیں دیوانہ کر دیتی تھی اس نے سوچ لیا وہ اس کی  
آنکھوں کو نہیں دیکھ کر بات کرے گا نہیں تو وہ کچھ کہہ نہیں پائے گا اس کی زبان  
تو اس کو دیکھ کر ہی کنگ ہو جاتی جیسے منہ میں زبان ہی نہ ہو

وہ اپنے ہی خیالوں میں چلتا جا رہا تھا جب وہ پرنسپل کے آفس کے سامنے رکا تو اس  
نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ بہت آہستہ چل رہی تھی جیسے کسی گہری سوچ میں ہوں وہ  
اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا وہ خود بھی اسی کیفیت کا شکار تھا

اتنی دیر میں وہ بھی اس کے پاس آگئی تو وہ اسے اندر آنے کا اشارہ کر کے اندر چلا گیا اور پرنسپل کی چیئر پہ خود بیٹھ گیا اور اسے بیٹھنے کا کہا لیکن وہ اس وقت متضاد کیفیت کا شکار تھا وہ دونوں کافی ریر خاموش بیٹھے رہے

پھر کچھ سوچ کے اس نے اس سے بات شروع کی

اسلام علیکم !

مجھے پتا ہے آپ مجھے یہاں دیکھ کر حیران ہو رہی ہو گئی ہے دراصل میں آپ کی وجہ سے بہت پریشان تھا آپ اتنے دن کہا تھی سب ٹھیک ہے نہ اور آپ آج رو کیوں رہی تھی مجھے پتا ہے آپ سوچ رہی ہو گی میں کون اور کس حق سے پوچھ رہا ہوں لیکن میں کیا کروں آپ کے معاملے میں خود کو بے بس پاتا ہوں روز میں پانچ بجے ہی کالج کے سامنے آ بیٹھتا چھٹی ٹائم بھی آتا آپ کی ایک جھلک دیکھنے مجھے نہیں پتا میں ایسا کیوں کرتا ہوں میرا دل مجھے چین نہیں لینے دیتا میں سکون کی نیند نہیں سو سکا اتنے دن بتائے نہ میں کیا کروں آپ کے آنسو مجھے صبح سے نہیں چین لینے دے رہے بہت بے بس ہو کر آیا ہوں آپ سوچ رہی ہو گی کے آپ کو کلاس سے آپ کو

یوں لے آنے پہ سب آپ کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے میں آپ کو بدنام کر رہا تو ایسا نہیں ہے میں آپ کو باہر بھی مل سکتا تھا مجھے پتا تھا آپ نہیں مانے گی اور اپنی عزت کو میں کیسے ہوٹلوں کی زینت بنا دوں آپ میرے لیے رب کی طرف سے دیا گیا تحفہ ہو انمول چیزیں ہمیشہ چھپی ہوئی اچھی لگتی ہے آپ میرے لیے انمول

ہوں میری ماں نے مجھے ہمیشہ عزت دینا سکھایا ہے پہلے میرے لیے میری ماں تھی اسکے بعد آپ ہے جسے میں نے چاہا آپ کو میں دیوانہ لگ رہا ہوں گا نہ تو میں ہوں پاگل آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے آپ کو نہیں پتا کیا کیا کرتا ہوں میں جو کبھی صبح اٹھتا تھا نمازیں کبھی پوری نہیں پڑھی تھی اب پڑھتا ہوں اب تو تہجد بھی پڑھتا ہوں با خدا میں نے آپ کی ایک نظر کے علاوہ کبھی دوسری بار نہیں دیکھا کہی میری ہی نظر نہ لگ جائے میری اس ایک نظر میں بھی عزت و احترام ہوتا ہے

اس کی نظریں جھکی ہوئی تھی وہ اس کو دیکھ نہیں رہا تھا وہ ایک ٹرانس میں بول رہا تھا اگر دیکھ لیتا تو جان لیتا جتنا دیوانہ وہ تھا اس کے سامنے جو بیٹھی تھی اس سے بڑی پاگل تھی

وہ سانس روکے اس کی بات سن رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے  
اسے پتا ہی نہیں تھا وہ تو بس اس کو سن رہی تھی وہ اپنی خوشقسمتی پہ نازہ تھی کوئی  
کسی کو اتنا بھی چاہتا ہے۔ وہ اور بھی کچھ بول رہا تھا لیکن سن کون رہا تھا اس کی  
نظریں اس کے ایک ایک نقش کو چھو رہی تھی

اس نے کہا میں آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں آپ مجھے اپنا ایڈریس دے دے پلیز  
اسکی حالت دیکھ کر اس کا دل کٹ کر رہ گیا تھا کتنا کمزور ہو گیا تھا

وہ اپنی بات کہہ کر خاموش ہوا تو اس نے اوپر دیکھا اور وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی  
ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ نظر جھکا گیا

وہ آج بھی اسے نظر بھر کر نہ دیکھ سکا اس کے آنسو دیکھ کر اس کا دل کیا اسے خود  
میں چھپا لے اس کے یہ آنسو ہی تو اسے کچھ کرنے ہی نہیں دیتے تھے

اس نے ٹیشو باکس سے اسے ٹیشو پکڑائے پلیز آپ رویا نہ کرے مجھے اپ کے آنسو  
کسی کام کا نہیں رہنے دیتے ہیں

اس نے ٹیشو لے کے آنسو صاف کیے اور کہا ہم شاہ ہے ہمارے رشتے خاندان سے باہر نہیں دیئے جاتے مجھے پتا ہے میرے بابا نہیں مانے گئے پلیز آپ بھول جائیں مجھے آپکو تو مجھ سے بھی زیادہ اچھی لڑکی مل جائے گی آپ اپنے آپ کو یوں مت ستائے آپ کو ایسے دیکھ کر مجھے خود سے نفرت ہو رہی ہیں میں اب کے لیے بے سکونی کا باعث ہو میں آپ کے لیے کچھ نہیں کر پا رہی آپ واپس لوٹ جائیں خود پہ یہ ظلم مت کریں آپ کے نصیب میں نہیں ہو میں وہ سسک اٹھی اسے اس طرح دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے میں اپنے بابا کا مان نہیں توڑ سکتی بیٹیاں خود ٹوٹ جاتی ہیں اپنے باپ کا جھا ہو سر نہیں دیکھ سکتی

جو میں تجھ کو پکاروں تو، میرا پھر جھومنا بہتر

جو تو مجھکو پکار اٹھے تو مجھ پہ رقص واجب ہے

خان اٹھا اور پاس پڑی بوتل سے پانی کے کر اسے دیا اور کہا حرم میں ایک دفعہ آپ کے بابا سے بات کرنا چاہوں گا اس کے بعد آپ کو کبھی نظر نہیں آؤں گا صرف ایک بار پلیز اس کی حالت دیکھ کر وہ منع نہ کر سکی اور ایڈریس لکھ دیا وہ خود بھی یہی

چاہتی تھی کہ وہ ایک بار اس کے ماما بابا سے بات  
کرے

گھر آ کے بھی اس کا موڈ ٹھیک نہیں تھا امو پوچھ پوچھ کے تھک گئی تھی لیکن بتایا  
نہیں فاتی اس کے پاس کمرے میں آئی تو تب بھی اس نے کچھ نہیں کہے کے ٹال دیا

اب انہیں کیا بتاتی کہ کیا ہوا وہ وجہ ڈھونڈنے لگی آخر ایسا کیا کہہ دیا تھا اس نے جو  
وہ اتنا کچھ کہہ گئی لیکن سمجھ نہ آئی حلائکے اکثر وہ روڈ ہو جاتی تھی لیکن اس حد تک تو  
وہ کبھی نہیں ہوئی

ابھی وہ نور کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ موبائل پہ کال آنے لگی دیکھا  
تو ہانی کی تھی اس نے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور کال پک کی  
ماہی وے محبتاں سچیاں نے کہا ہو اؤے جیسے ہی اس نے کال اٹھائی تو ہانی شروع  
ہو گئی

اس کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ ابھری

کوئی بریک ہوتی ہے کوئی وقفہ ہوتا ہے اب تمہیں کیا پتا کیا ہوتا ہے ماہی نہیں کہا پہلی بات میں مکیٹک نہیں ہو جو مجھے بریک کا پتا ہو اور دوسری بات کہ وقفہ کون سا ہے اس کا پتا ہونا چاہئے اب یہ وقفہ 24 والا ہے یا سیریل والا ہے یا وقفہ لازم ہے ماہی نے بہت سکون سے اس کی بکواس سنی اور کہا ختم ہو گی تمہاری بکواس تو بولو کس لیے فون کیا ہے نہ دن میں چھین نہ رات میں سکون لڑکی کبھی ٹک بھی جایا کرو اوں ہاں یاد آیا میں نے تعزیت کرنے کے لیے فون کیا ہے شمالی افریقہ کے لوگوں پہ عذاب آنے والا ہے

ہانی کیا فضول بول رہی ہو ہوا کیا ہے سیدھی طرح بتاؤں

یار سہی کہہ رہی ہوں ٹرمپ ڈرم افریقہ کا دورہ کے گا اگلے ہفتے وہ جہاں بھی جاتا ہے تباہی ہی آتی ہے سوچا پہلے ہی تعزیت کر لوں بعد میں ٹائم ملے ہی نہ

پہلے اسے سمجھ ہی نہیں آئی بات کی جب سمجھ آئی ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا اللہ پوچھے تمہیں ہانی کی بچی اس بچارے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو اس کے پیچھے پڑ گئی ہو

اووے میرے نہ ہوئے بچوں کو بیچ میں نہ لایا کروں ان کا کیا قصور ہے اور وہ بچارا  
واہ واہ ماہی میڈم اس خبیث نے ساری دنیا کو تنگ کر رکھا ہے ایک قتل معاف ہوتا  
تو اس کا کرتی

اف ماہی بھلا ہی دیا مجھے میں مارکیٹ جا رہی جاؤی گئی ویسے میں پوچھ کیوں رہی ہو بلکہ  
یہ میرا آدیش ہے لڑکی خدا کے لیے کم انڈین سیریل دیکھا کروں چلوں پھر جلدی  
آؤں میں امو سے پوچھ لوں ماہی نے کہا

نہیں تم رہنے دو میں نے اجازت لے لی ہے

وہ ہانی سے بات کر کے اب ریلیکس ہو گئی تھی اور پھر اپنے من موجی سٹائل میں پھر  
سے آگئی نیچے آئی تو امو کے گلے میں باہیں ڈال کے لاڈ کرنے لگی پھر فاتی کے بالوں  
کو چھیڑنے لگی امو نے شکر ادا کیا کہ وہ واپس اپنے موڈ میں آئی ہانیہ کو کال کر کے  
اس کے موڈ خراب ہونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتا دی نور کی باتوں پہ انہیں بہت  
حیرت ہوئی کہ کیسے وہ یہ کر سکتی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

انہیں اپنی بیٹی کا پتہ تھا بہت نرم دل تھی وہ بتائے گئی نہیں انہیں کبھی پریشان نہیں کیا اپنے دل میں چھپا لیتی تھی انہیں پتا تھا کہ وہ بہت دکھی ہے اولاد کو پریشان دیکھنا سب سے مشکل کام تھا اس لیے انہوں نے ہانی کو بلا لیا اسے باہر لے جائے تگے اس کا موڈ اچھا ہو

اور تھوڑی دیر بعد اس کو مسکراہٹا دیکھ کے وہ مطمئن ہو گئی

امو ہانی نے آپ کو کال کی میں جاؤں اس کے ساتھ ہاں چلی جانا فاتی کو بھی لے جاؤں اسے بھی چیزیں لینی ہے اس کا کالج میں فن فیئر ہے ڈریس لینا ہے امویار آپ بھی ساتھ چلوں نہ پلیز کافی ٹائم سے ہم باہر نہیں گئے نہ میں کیا کروں گئی تم لوگ جاؤں میں کھانا بناتی ہو

امویار پلیز باہر سے کھائے گئے نہ فاتی بھی کہنے لگی تو امومان گئی

امو چائے پلا دے اتنی دیر میں ہانی آتی ہے تو چلتے

ہیں-----

ہاں نوجوان کیا خبر ہے سر خبر خیر کی نہیں ہے صرف یہ لوگ ہی نہیں ان کے ساتھ کچھ کمپنیز بھی ملی ہوئی ہے اسلحے کی ترسیل انہیں کے ذریعے ہوتی ہے ملک میں کچھ بہت بڑا ہونے لگا ہے سر مجھے لگتا ہے businesses ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ اس میں انولو ہے لیکن کنفرم نہیں ہے سر اور یہ لوگ بہت تیز ہے سر بہت محتاط ہے ان میں اپنے کسی ساتھی کو شامل کرنا ہو گا اس طرح ہمیں ان کے پلینز کا پتا چلے گا اور ہم کوئی ایکشن لے سکے گئے

سر آپ وزیر خارجہ سے بات کرے اور انہیں اس خطرے سے آگاہ کرے ان کے گروپ میں کچھ ایسے لوگ ہے جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں سر عمر گروپ آف انڈسٹری کے چیئر پرسن بھی اس میں انولو ہے سر آپ اپنے قابل بھروسہ آدمی کو ڈال دے اور باقی ساتھ ساتھ میں پتا چلاتا رہتا ہوں را اور موساد اس سب میں پیش پیش ہے اور اس سب میں قادیانی ان کا بھرپور ساتھ دے رہے ہے اور لوگوں کو گمراہ کر کے ان کو اپنے مزہب میں شامل کر کے غیر

قانونی کام کر رہے ہے لیکن سر مجھے لگتا ہے اس سب کے علاوہ بھی کچھ ہے جو ہم دیکھ نہیں پا رہے سر میں ان شاء اللہ پتا کروالوں گا ان سب کو انکے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا

ان شاء اللہ سر نے کہا

ویسے نوجوان تمہارے پرسنل کام کا کیا بنا سر وہ تو سیکسیس فل رہا اب بس اسے بتانا ہے سر میں یہ مشن مکمل کر لوں تو اسے سب بتا دوں گا تب تک کے لیے سر خود پہ کنٹرول کرنا ہوگا پہلے اسے اپنے اعتماد میں لینا ہوگا سر ویسے ان خوبصورت تیتلیوں میں سے کسی کو چرا لوں عمر دیکھے شادی کی ہوگئی ہے اور کسی کو پرواہ نہیں سر خود تو شادی کی نہیں مجھے تو کرنے دے میرے چھوٹے چھوٹے بچے دعائیں دے گئے

اس کو دیکھ کر لگتا ہی نہیں تھا وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے ایک پل میں تو لا ایک پل میں ماشا اس کی سمجھ نہیں آتی تھی

دوست کے لیے دوست اور دشمنوں کے لیے سانپ سے بھی زیادہ زہریلا تھا



نکلیا

یہ بکشاؤں میں سے ایک ہے۔



ی سکہ کا ص خشی کر طاذ

ی ہب سے سرود و باناج!

نابہ کی کہیت بحم ہے؟

تبحم ہیں یہی تو ہے!

تبحم لدیم ی تو ہے!

تبحم سکے ہے ہر ما!

ی ہجہ یرم یہی تفسد!!

ہشیم ہتاسی تبر ہے!!

ہشیم ہتاسی تلچ ہے!

جیسے ہی اس نے ایڈریس دیا اس نے کیپٹن کو اوکے کا میج سینڈ کیا اور باہر آگیا اور اس کو بھی آنے کا اشارہ دیا وہ اس کو دیکھ نہیں رہا تھا اسے ساتھ کے اس کو اس کی کلاس کے سامنے آیا اور اس کی طرف دیکھے بغیر کہا میں جلد آؤں گا آپ میرا انتظار

کریے گا وہ کلاس میں گئی تو وہ کیپٹن کی طرف آگیا جو پرنسپل کو کہہ رہا تھا ابھی تو وہ جارہے ہیں لیکن پھر آئے گئے اور جو بھی گر بڑھ ہو وہ ضرور انہیں اطلاع کرے اور ان سے ہر قسم کا تعاون کرے

پرنسپل کو خدا حافظ کہنے کے بعد وہ کالج سے باہر آگئے فضل دین سکیورٹی گارڈ کے پاس کھڑا کیا ہوا تھا کہ کہی وہ کسی کو کال نہ کر دے

فضل دین ان دونوں کے پاس آگیا خان نے اسے اشارہ کیا کہ گاڑی نکالوں وہ بھی اس کے ساتھ ہی نکلے اور گاڑی میں بیٹھ گئے خان اور کیپٹن بیک سیٹس پر بیٹھے اور فضل دین نے گاڑی چلائی

کافی دیر خاموشی رہی اس کے بعد کیپٹن نے ہی اس خاموشی کو توڑا خان تمھاری بات ہوئی اس نے کیا کہا خان جو کب سے اس پری ویش کے خیالوں میں کھویا ہوا تھا ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگا اور بھرپور انداز میں مسکرایا اس کی مسکراہٹ اور اس کی آنکھوں کی چمک بالکل ویسی تھی جیسے کسی بچے کی شرارت کرنے کے بعد چمک اٹھتی ہے اس کی آنکھیں بہت روشن لگ رہی تھی دیکھنے والے کو مبہوت کر رہی تھی پچھلے

کچھ دنوں سے وہ ہنسنا بھول ہی چکا تھا اس کو اس طرح دیکھ کر کیپٹن کو اطمینان ہوا کہ  
سب ٹھیک ہے

اس نے دوبارہ خان سے یہی بات کی تو اس نے کیپٹن کو کہا تمہیں پتا صرف میں نہیں  
وہ بھی مجھے چاہتی ہیں آج اس کی آنکھوں میں میں نے اپنے آپ کو دیکھا بے شک  
میں نے کچھ سکینڈ ہی دیکھا لیکن مجھے پتا چل گیا میں ہی اس کے دل میں

کیپٹن میں نے اسے بتا دیا جو میرے دل میں تھا کیپٹن میں نے اسکو کبھی نظر بھر کر  
نہیں دیکھا اس کو کہی میری ہی نظر نہ لگ جائے وہ روئی آج میرے سامنے کیپٹن مجھے  
اپنا آپ بہت بے بس لگا آج میں اس کو چپ نہیں کروا سکتا تھا ابھی میں اس کے لیے  
محرم نہیں ہو میں کیسے اس کی پاکیزگی پہ آنچ آنے دے سکتا

وہ خواب میں بول رہا ہوں کیپٹن حیران تھا کہ اس بندے کو کیا سے کیا بنا دیا محبت  
نے کیا محبت اس قدر پاکیزہ ہوتی ہے ؟؟؟؟

آج کل کی محبتوں کو وہ جانتا تھا محبت فی ٹائم پاس اور حوس تھی وہ سلام کر رہا تھا ایسی محبت کو کہ وہ شخص اسکو نظر بھر کر نہیں دیکھا کہی وہ اپنی پکیزگی نہ کھو دے خان نے کہا وہ کہتی میں اسے بھول جاؤں اس کے بابا خاندان سے باہر شادی کرنے کے حق میں نہیں ہے ایک پل اس کی۔ آنکھوں میں کرچیاں دیکھی بکھرے خوابوں کی وحشت نظر آئی لیکن اگلے پل پھر اس کی آنکھوں میں روشنیاں سی بھر گئی لیکن کیپٹن میں نے اسے کہا کہ

میں اس کے پاپا کو منالوں گا وہ مان جائے گئے میں کھو نہیں سکتا اسے وہ مجھے نظر نہیں آتی نہ تو میری سانسیں رکنے لگتی ہیں میں اس کے بابا کو منالوں گا نہ اس نے بہت امید سے کیپٹن کو دیکھتے ہوئے کہا کیپٹن اس کے چہرے پہ بکھرے ہوئے رنگوں کو کم نہیں کرنا چاہ رہا تھا اس نے ہنس کر کہا تمہیں میرے یار کوئی ریجیکٹ کر ہی نہیں سکتا تم جیسا داماد ان کو ملے گا خوش نصیب ہیں وہ تم میں کون سی کمی ہے جو بصورت خوش اخلاق پڑھا لکھا جوان اور سب سے بڑھ کر ان کی بیٹی کا دیوانہ وہ تو

دیکھتے ہی ہاں کر دے گئے میرے شہزادے کو اس نے اس کا حوصلہ بڑھایا تو وہ مسکرا  
کے اس کے گلے لگ گیا

اُوئے سائیڈ پہ ہو کینے میں وہ نہیں ہو جو میرے گلے لگ رہا ہے اب تو تم سے دور  
ہی رہنا ہوگا

خان نے اسے کھینچ کے ایک۔ لگائی بک بک نہ کر اور تو وہ ہو ہی نہیں سکتا وہ جنت کی  
حور ہے اور کہا تو بندر

ابھی وہ آئی نہیں اور تو مجھے یہ کہہ رہے ہو وہ آگئی تو تو مجھے بھول ہی جائے گا  
اس کی دہائیاں جاری تھی گاڑی آفس کے پاس آرکی اور وہ اندر گئے سرافس میں ہی  
تھے وہ ان کے کمرے میں چلے گئے سرنے جب اس کو مسکراہتے دیکھا تو اس کی  
ٹانگ کھینچی

ہاں جی جوان کون سا کارون کا خزانہ مل گیا ہے جو دانت اندر ہی نہیں جارہے

سرنے اس کے مسکراہنے پہ چوٹ کی



سر قارون کے خزانے سے مجھے کیا لینا دینا میں تو جنت کی حور سے مل کر آرہا ہوں  
اس نے بڑی ترنگ میں جواب دیا

میاں جنت کی حوریں آزمائشوں سے ملتی ہیں  
اور قسمتوں سے

سر جیسے بھی ملی میں

اس کو اس طریقے سے لے آؤں گا لیکن سر مجھے آپکی مدد کی۔ ضرورت ہے آپ  
میرے ساتھ جائے گئے نہ رشتہ لینے

سر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں التجا تھی

انہوں نے اسے کہا نوجوان لگتا تمہارے ریٹائرمنٹ کے دن آگئے ہے تم ایک لڑکی  
کی محبت میں پاگل ہو گئے ہو یاد ہے نہ آدمی جوائن کرتے ہوئے تم سے کیا وعدہ لیا  
گیا تھا تمہیں ہر چیز سے بڑھ کر وطن عزیز ہونا چاہیے حتیٰ تمہاری جان سے بھی بڑھ  
کر تم اپنا مقصد بھولتے جا رہے ہو کمزور لوگوں کے لیے آرمی میں کوئی جگہ نہیں ہے

سر نے آج سے پہلے اسے کبھی کچھ نہیں کہا تھا سر کے بہت قریب تھا دونوں دوستوں کی طرح تھے کیپٹن جو کب سے کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا حیران ہو گیا خان چپ کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا وہ سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہے وہ مسکرا رہا تھا کیپٹن کو اسکی ذہنی حالت پہ شبہ ہو رہا تھا اس کو ایک تو ڈانٹ پڑ رہی اور وہ مسکرا رہا

جاں نے سر کو کہا سر مجھے میرا مقصد اور وعدہ یاد ہے میرا آج بھی پہلا عشق میرا جنوں پاکستان ہے

سر اس کے جواب سے مطمئن ہو گئے تھے اس بیچھ کر وہ کیپٹن کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے ساری روداد سنی اور سوچنے لگے انہیں کیا کرنا

چاہیے

ہانی کے آنے کے بعد سب شاپنگ پہ چلے گئے سب سے پہلے وہ مال آئے وہاں سے وہ فاتی کے لیے ڈریس دیکھنے لگے لیکن فاتی کبھی یہ نہیں لینا کبھی اگلی شاپ پہ ماہی تنگ آگئی تھی

اس لیے وہ خود اس کی طرف آئی امو بھی کہہ کہہ کے تھک گئی جلدی کرو لیکن اس کو کچھ پسند آئے تو تب نہ جب امو اسے جلدی کہتی تو ان کو ایک ہی جواب دیتی امو آپکی پرنسز کو پرنس بننا ہے کالج میں اس کے لیے مجھے ان سب سے اچھا تیار ہونا ہے اور سب سے پیارا لگنا ہے اس کے لیے مجھے سب سے پیارا لگنا ہے

آخر کار 2 گھنٹے کے بعد ایک شاپ پہ آئے تو ماہی نے اسے ٹوک دیا اب جو وہ پسند کرے گی وہی آسے وہی لینا تھا کافی دیر بعد اسے ایک فراک پسند آیا اس کی فر سکائے کلر کی اور اس کے اوپر سفید کلر کی واسکٹ بنی ہوئی تھی اس کے اوپر ست رنگی کڑھائی ہوئی ہوئی تھی اور فراک کے ساتھ ایچج تھی ماہی نے جب سب کے سامنے کیا تو سب کو بہت پسند انہوں نے وہ پیک کروایا ٹائم دیکھا تو آٹھ ہو رہے تھے ابھی اس نے میچنگ جوتے اور جیولری لینی تھی ہانی نے بھی فاتی کے چکر میں کچھ

نہ لیا تھا فاتی کو امو کے ساتھ بیجھا اور خود وہ اور ہانی اپنی شاپنگ کرنے لگے شاپنگ کے دوران بار بار اسے لگ رہا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کون ہے پھر اس نے اپنا وہم سمجھ کر جھٹک دیا ہانی امو کے کیے سوٹ لینا ہے ہیلپ کر دے زرا

ہانی اور اس نے مل کے دو سوٹ پسند کیے امو کے لیے اور دو چار شرٹس ہانی نے لی لیکن اس نے اپنے کے لیے کچھ نہ لیا وہ اور ہانی وہاں سے نکلے اور شاپ کیپر کو پیک کرنے کو کہہ کر امو کے پاس آئی ان کو ہانی کے ساتھ گاڑی تک بیجھا خود اسی شاپ میں جا کے شاپنگ بیگ لیے اور جانے لگی وہ ابھی دو قدم چلی تھی کہ وہ لڑکھرائی تو کسی نے اسے سنبھالا اس کی گری ہوئی چیزیں پکڑائی اور اس کی طرف دیکھے بنا چلا گیا اس نے تھینکس کہا لیکن اس نے سنا ان سنا کر دیا

کتنا عجیب آدمی ہے بات سنے بغیر ہی چلا گیا وہ سر جھٹکتے ہوئے کار تک آئی اور چلانے لگی

امو نے اسے کہا کہ وہ کے ایف سی سے فاسٹ فوڈ لے آئے وہ لوگ گھر جائے گئے پہلے بہت دیر ہو گئی ہے اس نے گاڑی روکی وہ اور ہانی جا کے برگر کولڈ ڈرینکس اور ننگس لے آئی سب نے راستے میں ہی کھائے ہانی کو اس کے دروازے کے سامنے اتارا اور اس کو ایک شاپنگ بیگ پکڑایا اور کہا یہ آنٹی کے لیے لیا میں نے انہیں دینا اور وہ کوگ گھر آگئے اس نے جب گھر آ کے دیکھا تو فراک کے ساتھ بہت خوبصورت کالے رنگ کا لباس تھا اس پہ ملٹی کلر کی کڑھائی ہوئی تھی گھنٹوں سے تھوڑا نیچے تھا اس کے ساتھ کیپری تھی اسے لگا کہ فاتی نے لیا ہوگا اس نے جب فاتی کو دکھایا تو وہ بولی آپ بہت خوبصورت لگے گا آپ پے

یہ تم نے نہیں لیا کیا امو جو اسے دیکھ رہی تھی بولی ہانی کا رہ گیا ہوگا صبح دے دنا اس نے ڈریس اٹھایا اور ہانی کو کال کی کہ تمہارا ڈریس یہاں رہ گیا ہے صبح لے لینا اس نے کہا نہیں میں نے کوئی ڈریس نہیں لیا میں نے تو شرٹس لی ہے اس نے کہا شاید امو نے اس کے لیے لیا ہو بتا نہ رہی ہوں یہ خیال آتے ہی وہ مسکرانے لگی ایسا اکثر ہوتا تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ نہ کچھ لاتی رہتی لیکن اسے بتاتی نہیں تھی وہ اس

کا اس طرح خیال رکھ کے اپنا پیار جتاتی تھی اسے امو پہ بہت پیار آیا اور سونے لگی

---

آج کالج میں بہت ٹیف روٹین تھی آج سے پڑھائی کا باقاعدہ آغاز ہوا تھا میتھس کی کلاس میں سر آئے تو انہوں نے آتے ہی کلاس کو سمجھانا شروع کر دیا لڑکیاں ان کی پرسنلیٹی سے بہت امپریس تھی

جب سر لیکچر دے چکے تو مسکرا کر پوچھا

any question????

تو انتالیہ کھڑی ہو گئی سر آپ نے اپنا نام تو بتایا نہیں تو وہ مسکرا اٹھے ان کی نظر ماہی پہ گئی تو اس کو دیکھ کر ان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی ماہی بالکل بچوں کی طرح گال پہ ہاتھ رکھے انہیں دیکھ رہی تھی

ویسے یہ بات سب سے پہلے پوچھنے کی تھی کل تو میں بتا نہیں سکا دراصل میری  
یاداشت بہت کمزور ہے بوڑھا ہو رہا ہوں

یہاں تو میرے شاگرد مجھ سے بھی زیادہ بھلکڑ ہے

انتالیہ میرا نام مارخ بتائے گئی میں بھی دیکھو انہیں یاد بھی ہو یا نہیں وہ جو دم سادھے  
انہیں دیکھ رہی تھی اپنا نام سن کر ہڑبڑھا اٹھی اور کھڑی ہو گئی سر میں کیسے آپ خود  
بتا دے نہ

Don't tell me marukh

آپ کو میرا نام نہیں یاد

انکے اس طرح کہنے پہ اس نے کہا سر آپ کا نام مصطفیٰ ہے

سر کی مسکراہٹ دیکھ کر اس کو اپنی جلد بازی کا احساس ہوا

ساری کلاس ہنسنے لگی لیکن ان میں کوئی ایسا بھی تھا جسے یہ سب پسند نہیں آرہا تھا

سو گائز مجھے مصطفیٰ ہمدانی کہتے ہیں اور مس انتالیہ شکریہ اتنے اہم سوال کا اس کے بعد کلاس اوور ہوئی اور سب باہر نکل گئے آخر میں ہانی ماہی اور سر رہ گئے تھے انہوں نے رک کر ماہی کو کہا مس مارخ لیکچر تو آپ نے سنا نہیں اگر سمجھنے کا موڈ ہو تو آپ مجھ سے سمجھ سکتی ہیں ان کی اس بات پہ ماہی پانی پانی ہو گئی

یہ طبیعت ہے تو خود آزار بن جائیں گے ہم

چارہ گر روئینگے اور غمخوار بن جائیں گے ہم

ہم سر چاکِ وفا ہیں اور ترا دستِ ہنر

جو بنا دے گا ہمیں اے یار بن جائیں گے ہم

کیا خبر تھی اے نگارِ شہر تیرے عشق میں

دلبرانِ شہر کے دلدار بن جائیں گے ہم

سخت جاں ہیں پر ہماری استواری پر نہ جا

ایسے ٹوٹیں گے ترا اقرار بن جائیں گے ہم



اور کچھ دن بیٹھنے دو کوئے جاناں میں ہمیں  
رفتہ رفتہ سایہ دیوار بن جائیں گے ہم  
اس قدر آساں نہ ہوگی ہر کسی سے دوستی  
آشنائی میں ترا معیار بن جائیں گے ہم  
میر و غالب کیا کہ بن پائے نہیں فیض و فراق  
زعم یہ تھا رومی و عطار بن جائیں گے ہم  
دیکھنے میں شاخ گل لگتے ہیں لیکن دیکھنا  
دستِ گلچیں کے لئے تلوار بن جائیں گے ہم  
ہم چراغوں کو تو تاریکی سے لڑنا ہے فراز  
گل ہوئے پر صبح کے آثار بن جائیں گے ہم



حرم جب کلاس میں آئی تو ہر کوئی جاننے کو بے تاب تھا اس ہینڈسم سے آفیسر نے اسے کیا کہا خیر ہینڈسم تو رونوں تھے لیکن خان کی آنکھوں کا رنگ اسے سب سے ممتاز بناتا تھا اس کی کلاس جو ہی ختم ہوئی اسے پرنسپل کا بلاوہ آگیا

مے آئی کم انگ میم ??

اس نے پرنسپل سے اجازت لی اور کمرے میں آگئی

پرنسپل نے اسے بیٹھنے کو کہا اور اس سے پوچھا کیا آپ اس آفیسر کو جانتی ہوں

نہیں میم میں نہیں جانتی اسے پتا تھا کہ اگر اس نے ہاں کہا تو وہ اس سے جس پیار سے پوچھ رہی ہیں اتنے غصے میں آجائے گئیں اس لیے اس نے وہی کہا جو اسے خان نے سمجھایا تھا

اچھا بیٹے آپ بتائے انہوں نے آپ سے کیا کہا

میم وہ مجھ سے جنرل کو سچنز ہی کرتے رہیں ہیں

جنرل کو سچنز کیسے ?? میم نے پوچھا

یہی یہاں کوئی غیر اخلاقی حرکت تو نہیں ہو رہی آجکل میم ڈرگز کالجز میں دی جا رہی ہیں اور کالجز وغیرہ میں اسلحہ بھی چھپایا جا رہا ہے کیوں کے تدریسی اداروں میں ایسے گھنوںے کام ہو رہے لوگوں کا اس طرف دھیان نہیں ہوتا ہے اس لیے وہ مختلف کالجز میں چیکنگ ہو رہی ہیں اس نے تفصیلاً جواب دیا

پہلے تو وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتی رہی

لیکن وہ جب اس کے چہرے سے کچھ اخذ نہ کر پائی تو انہوں نے اسے بیچھ دیا  
اس نے شکر ادا کیا بچ گئی

اس پر نسیل کی خصلت کا پتا تھا کہ۔ زرا سی بھنک بھی اسے پڑھ گئی تو وہ گئی کام سے  
اس نے جھر جھری لی اور کلاس کی طرف آنے لگی اس کے قدم آج بہکے ہوئے تھے  
اور خوشی چھپانے سے بھی نہیں چھپ رہی تھی اسے اپنا آپ بہت معتبر لگ رہا تھا کہ  
کوئی اسے اس حد تک چاہتا ہے اس بات کا احساس ہی الگ ہوتا ہے ایسا لگ رہا تھا  
جیسے وہ ہواؤں کے ساتھ رقص کر رہی ہو خوشی کے مارے اس کا دل کر رہا تھا وہ چلا

چلا کے بتائے خان میرا ہے صرف میرا وہ دیوانی ہو چلی تھی اس نے بمشکل اپنے آپ کو نارمل کیا اور اپنی جگہ پہ جا کے بیٹھ گئی ساری لڑکیاں اسے دیکھ رہی تھی کچھ حسد سے کچھ رشک سے وہ ہمیشہ ان سے ہر لمحات میں سبقت لے جاتی تھی ایک بہت ذہین طالبہ تھی ہر چیز میں آگئے تھی چاہے وہ کوئی تقریری مقابلہ ہو یا کوئی کھیل اس کے بولنے کا انداز اتنا دل موہ لینے والا تھا کہ بس بندہ سنتا ہی جائے



انتہا ہو گئی انتظار کی

اُئی نہ کچھ خبر میرے یار کی

ہے مجھے یہ یقین بے وفا وہ نہیں

پھر وجہ کیا ہوئی انتظار کی..

ہادی کینٹین میں بیٹھ کر تیمور کا انتظار کر رہا تھا اور مسلسل ساتھ ساتھ گنگنا رہا تھا اسکو

گنگنا کم اور ٹارچر کرنا زیادہ کہا جا سکتا تھا

سنا ماہی اور ہانی جو اس کے پیچھے پڑے ٹیبل پہ بیٹھی تھیں تنگ ہو گئی تھی آخر کار  
تنگ آ کے اس نے اسکو سنانے کا فیصلہ کیا اتنی دیر میں تیمور کہی سے آگیا اور اس کو  
آتے دیکھ کر پھر لہک لہک کر گانے لگا

اتنی بے سری آواز تو بہ کسی

کو ٹارچر کرنا ہوں تو بندہ اس کے پاس چھوڑ جائے ڈفر کو ماہی نے تپ کر سنا اور ہانی  
کو کہا

تیمور نے آتے ہی اس کے منہ پہ اپنا ہاتھ مضبوطی سے رکھ کر اسے خاموش ہونے کو  
کہا لیکن اس پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اس نے ٹیبل پہ دیکھا کے دو ڈیو کے کین اور  
چار سینڈوچز میں سے دو کھاں ہی چکا تھا اس نے ہادی سے کہا ہادی اگر تو ایک منٹ  
میں چپ نہ ہوا تو ان سب کا بل تو دے گا چل بچے تو چلا اب زور سے چلا اس کے  
اس طرح کے کہنے پہ وہ چپ ہو گیا تیمور کو پتا تھا یہ کنجوس انسان مر کر بھی ایک  
پھوٹی کوڑی نہیں نکالے گا یہی طریقہ تھا اسے چپ کروانے کا اور یہ طریقہ کار گر بھی

ثابت ہوا

ماہی لوگوں نے شکر ادا کیا اس بے سرے راگ کے ختم ہونے پہ

اتنی دیر میں ماہی کو سارہ ایک پیاری سی لڑکی آتی دکھائی دی نازک سی تھی سر پہ  
سکارف کیے سفید رنگت گلابیاں کھلی ہوئی تھی مناسب قد و قامت کی وہ دونوں ہادی  
اور تیمور کی طرف چلی آئی لڑکی اب نہ جانے سارہ سے کیا کہہ رہی تھی اور اب سب  
مل کر باتیں کرنے لگے شاہ اور احد جو کینیٹین آئے تھے ہادی تیمور اور زری کے ساتھ  
لڑکی کو دیکھ کر چونک پڑے شاہ منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگا اف یہ کہا سے آگئی چپکو  
کہی کی کل سے جہاں جاتا یہ لڑکی پہنچ جاتی اور چپکنے کی کوشش کرتی

اس کو ایسی لڑکیاں زہر لگتی تھی وہ لوگ بھی ان کے پاس چلے گئے سارہ تو اسے دیکھ  
کر بہت خوش ہوئی اور اسے دیکھ کر کہا اوہو آپ جناب کیسے ہیں کل سے نظر نہیں  
آ رہے کیا آپ یونی میں نئے آنے والوں کے ساتھ یہ کیا جاتا ہے میں آپ سے  
ناراض ہو وہ اسے دیکھ کے بڑی لگاؤ سے بولی تو وہ غش کھانے والا ہو گیا بلا ان کی  
کہا اتنی دوستی ہوئی ہے جو وہ یہ کہہ رہی زرش نے بھائی کو دیکھا آج سے پہلے تو  
انہوں نے کبھی نہیں بتایا ان کی کوئی لڑکی دوست ہو گی اس نے دیکھا سب اس کی

طرف ہی متوجہ تھے ایک تو اس چپکو کو میں کیا کہو لیکن جب بولا تو کہا سوری کلاس سبز تھی نہ اس لیے نہیں مل پایا نیکسٹ ٹائم نہیں ہو گا آپ سے زیادہ فروری کام ہو سکتا کیا نور کے تو خوشی کے مارے زمین پہ ہی نہ پاؤں ٹکے زری خوش تھی کہ اس کے بھائی کو بھی کوئی لڑکی پسند آئی اور اس کی بیسٹ فرینڈ بھی پاس رہے گئی احد نے اس کے پاؤں پہ پاؤں مارا اور آہستہ سے کہا کیا بکو اس کر رہا ہے ہوش کے ناخن لے داجی تجھے قتل کر دے گئے اس کا لباس ہی دیکھ لے کتنا واحیات ہے اور اس زرش میڈم کو یہی ملی تھی دوستی کے لیے ابھی اس کی لعن طعن جاری و ساری تھی تو اس نے احد کو کہا پیچھے دیکھ اس نے نا سمجھی سے سر ہلایا اود دیکھا تو اس کا قہقہہ چھوٹ گیا تو اس لیے اتنا فلرٹی بن رہا تھا ویسے وہ جو الا مکھی بنی بیٹھی ہے اس کے سامنے نہ جانا نہیں تو پکا مرے گا

ماہی نے سب سن لیا تھا سب کی نیکسٹ کلاس تھی ماہی کی فری تھی وہ کینیٹین میں ہی بیٹھی رہی ہانی اور اس کا ایک سبجیکٹ چینج تھا اور ثنا کسی کام کا کہہ کر نکلی ہوئی تھی وہ بور بیٹھی تھی اتنی دیر میں اس کے پاس کوئی آکر بیٹھا اس کو پتا ہی نہیں چلا وہ اپنے

خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی تو شاہ نے ٹیبل بجا کر کہا میری جان اتنا نہ سوچا کرو مجھے  
کے ارد گرد کی بھی خبر نہ ہو

ماہی ایک دم۔ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی اور اسے دیکھ کر چونکی اور سیدھی ہو کر بیٹھ  
گئی شاہ اس کا جائزہ کے رہا تھا اد نے جینس کے اوپر گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تک فراق  
پہنا ہوا تھا جو کھلا تھا اس کے اوپر ہم رنگ ٹینک کلر کا سٹول۔ لیا ہوا اور اس ساتھ  
کندھوں پہ ایک شال لی ہوئی تھی ساتھ نازک سے گلاس شوز تھے چہرے پہ معصومیت  
کا پہرہ تھا کوئی بیوٹی پراڈکٹ استعمال نہیں کی گئی تھی

اس کے دل کے تار کو ہلا گئی اس نے گہری نظروں سے اسے دیکھا اس نے اپنی  
مسکراہٹ کو چھپایا سامنے ماہی جنگلی بلی اسے دیکھ رہی تھی

وہ اس کی۔ نظروں سے تنگ کر ماہی نے بیگ اٹھا کر جانے لگی تو اس نے اسکا بیگ  
پکڑ لیا ماہی کے برداشت نے جواب دے دیا اس نے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اوپر کیا  
تو شاہ نے پکڑ لیا ایک ہاتھ پہلے ہی اس کے قبضے میں تھا دوسرا بھی پکڑ لیا وہ مسکرا رہا  
تھا ماہی نے اس کو ایک نظر دیکھا اسے اور زور سے اس کے پاؤں پہ مارا اس نے ہاتھ

چھوڑا تو اس نے بلیک پیپر کی بوتل کھول کر اس کی۔ آنکھوں میں پھینکا یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کے شاہ کچھ سمجھ ہی نہ سکا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے وہ میز پہ۔ ہاتھ مار کر پانی ڈھونڈنے لگا احد جو اسے دیکھ رہا تھا اس کے پاس آیا پانی اس کے ہاتھ میں ڈالا کے آنکھیں دھو سکے مارخ جو یہ دیکھ رہی تھی اس نے احد کو کہا اپنے دوست کو سمجھا دینا دوبارہ میرے راستے میں نہ آئے اور مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی بالکل نہ کرے ٹریلر تو دکھا ہی چکی میں کہو تو کسی دن مووی دکھا دوں اسکو سمجھ نہیں آرہی ہلانکہ کہی بار سمجھا چکی ہو تم سمجھدار لگتے ہو سمجھا دینا

ڈفر ایڈیٹ کہی کا

شاہ جو چپ چاپ کر کے منہ دھو رہا تھا اس کے آخری الفاظ نے تو اسے آگ لگا دی منہ دھونا چھوڑ کے اس کے سامنے آیا اس کی آنکھیں بہت سرخ ہو رہی تھی اوپر سے غصے میں اور بھی جوالہ مکھی بنا ہوا تھا اس کو خود ہی اپنی مثال یہ ہنسی آئی اور کھکھلا کے ہنس دی اس کی ہنسی بہت خوبصورت تھی اس کی ہنسی کی جلت رنگ سے سماں کو مہکانے لگی جو اسے کچھ کہنے لگا تھا اس کی ہنسی میں کھو گیا تھا احد اور ماہی دیر بحث

کرنے میں لگے ہوئے تھے لیکن وہ تو اب تک اسکی ہنسی کے حصار میں قید تھا وہ جتنا اس سے دور ہونے اور نفرت کرنے کی کوشش کرتا اتنا ہی اس کو اپنی طرف کھینچتی تھی اس کی ہنسی کو دیکھ کر بے اختیار منہ سے نکلا

"ہنس دے اوتے دل کھس دے او"

احد نے اس کے پاؤں پہ مارا تو ہوش میں آیا شرارتی بلی کو دیکھا تو وہ اسے دیکھ رہی تھی اس نے اس کو دیکھتے احد سے کہا اپنے دوست کو کہنا دوبارہ میرے سامنے آئے تو پوری تیاری سے آئے مجھے بزدل لوگوں سے نفرت ہے

ابھی جو دل میں محبت کی کوئیل پھوٹ رہی تھی یک دم اس کا خاتمہ ہوا اور پھر اپنے پرانے سر پھرے سٹائل میں آگیا

اوتے نکلو یہاں سے عورت ذات ہو اس لیے آرام سے بات کر رہا ہوں مرد جتنا بھی کمزور ہو عورت سے طاقت ور ہوتا ہے

پانچ منٹ نہیں لگتے مجھے اپنی طاقت دکھاتے اس نے چبا چبا کے کہا

ماہی نے اس کے قریب ہو کے کہا تم مرد ہو نہیں اور مضبوط اور تم نہیں تم جو مجھے کہ رہے نہ میں بچپن سے دیکھتی آرہی میری ماں نے مجھے بیٹے کی طرح پالا ہے شاہ مراد لعنت ہے تم پہ نامرد ہو تم مردانگی اسے نہیں کہتے تم کیا دھمکیاں دیتے ہو کرو جو کرنا میں سامنے ہو کرو ماہی اس وقت ہوش میں نہیں تھی اس نے شاہ کو پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا وہ اس کو سکون سے دیکھتا رہا احد جو ماہی کو شاہ سے دور کرنے لگا تھا اس نے منہ کر دیا

اور نرمی سے اسکے ہاتھ سے پکڑ کر الگ کیا اور کہا اب نظر نہ آنا مجھے نہیں تو جان لے لوں گا

اور کون جانے یہ سچ ہونے والا تھا

ہ

ہم خاک نشیں تو شاہ پیا!

!! ہمیں تیری دید کی چاہ پیا...



اک شام پلٹ کر دیکھ ہمیں  
ہم بیٹھ گئے تری راہ پیا...!!

ہم اشک بہائیں مجلس میں  
مسجد مسجد ، درگاہ پیا !

پڑھ شعر ہمارے! داد بھی دے!

چل "" آہ "" نہ کر! کر واہ پیا !

خان بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا خیالوں کی دنیا میں پرواز کر رہا تھا بے خیالی میں اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل میں جگہ جگہ حرم لکھ رہا تھا اور اسے اس بات کا اندازہ بھی نہیں تھا

اس کو یہ فائل اس کے سر یعنی کرنل صاحب نے اس کو پڑھنے کے لیے دی تھی کہ آج وہ پڑھ لے اسے رات کو صبح اس پہ وہ ڈسکشن کرے گئے اور اگلا لائحہ عمل تشکیل دے گئے اور اس کے بارے میں اس کو کچھ معلومات حاصل ہو وہ بھی اس میں شامل کر دے

اس لیے جب وہ رات کو سونے لگا تو اس کو اس فائل کا خیال آیا بیڈ سے اترتا اور سامنے ٹیبل سے فائل اور اس کے ساتھ پڑا ہوا پین اٹھا لایا

اس کا کمرہ بہت سادہ اور خوبصورت تھا دروازے سے جو ہی داخل ہو تو اس کے دائیں جانب بیڈ پڑا اس کے ساتھ ہی ڈریسنگ ٹیبل رکھا ہوا سامنے لارج سائز کی تصویر تھی جس میں خان اسکے بابا اور ماما تھے اور سب کے چہروں پہ ایک خوبصورت سی مسکان تھی اس کے ماما بابا کی وفات دو سال پہلے جہاز کے کریش ہونے کی صورت میں ہوئی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

تھی اس حادثے نے اسے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا ایسے میں اسے کرنل سر نے بہت  
سہارہ دیا

کمرے کی ایک طرف دیوار گیر الماری کے ساتھ ایک میز رکھا ہوا تھا اس پہ کچھ  
کتابیں اور فائل پڑی ہوئی تھی والدین کی وفات کے بعد اس نے اپنے گھر پر تالا لگا  
دیا

اور اپنے رہنے کے لیے چھوٹا سا ایک اپارٹمنٹ لے لیا جہاں وہ رہتا تھا دو کمرے  
لاؤنچ اور اوپن کچن تھا دونوں کمروں کے ساتھ اٹیچ باتھ تھے جو نہایت خوبصورتی سے  
سجایا گیا تھا کیپٹن اور وہ ساتھ رہتے تھے لیکن آج کیپٹن کی نائٹ ڈیوٹی تھی وہ گھر  
نہیں تھا

جب وہ اس کے ساتھ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا تو  
اس کی نظر فائل پہ پڑی تو ایک دم ہڑبڑا بیٹھا اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں دے  
دیا اور بے بسی سے خود سے کہنے لگا حرم دیکھے آپ نے کیا کروادیا

آگے سر آج کل مجھے طعنے دیتے رہتے ہیں اور آج تو ان کو موقع مل جائے گا رہا کروں تو کیا کروں

کافی دیر سوچنے کے بعد اس نے اس بیچ کو نکالا لیپ ٹاپ اون کیا

دوبارہ ٹائپ کیا اور اس کو یو ایس پی میں سیف کیا کہ صبح اس کی کاپی نکلاوے گا اور

اس کے بعد فائل کو پڑھا اس کے ضروری پوائنٹس نوٹ کیے اور پھر سونے لگا

ٹائم دیکھا تو دو بج رہے تھے اس نے آنکھیں بند کی جیسے ہی وہ پری اس کے خیالوں

میں اتر آئی اس کو سوچتے ہوئے وہ سو گیا



ماہی آج دو دن بعد یونی آئی تھی بخار اور فلو کی وجہ سے امونے اسے کالج نہیں آنے

دیا تھا

وہ کالج آئی تو ہانی اور ثنا کو اپنا منتظر پایا دونوں اس کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکی بے

چینی ان دونوں کے انداز سے ظاہر ہو رہی تھی

ہانی تو سیدھا اس کے گلے لگ گئی اور ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکلا اور ماہی کے  
سکاف میں جذب ہو گیا

ماہی حیران تھی ہانی اس کو بہت چاہتی تھی اس کو پتا تھا لیکن اس سے اس قدر  
جزباتیت کی امید نہیں تھی اس نے بہت پیار سے اس کے بال سہلائے اور خود سے

بہت نرمی سے الگ کیا اور اس کے چہرے کو دیکھا تو وہ رونے والی ہوئی ہوئی تھی  
ماہی نے اسے آنکھ کے اشارے سے رونے سے روکا

اتنی دیر سے ثناء انہیں دیکھ رہی تھی شور مچانے لگی

ہانی ہٹ بھی جاؤں مجھے بھی ملنے دو تم دونوں کا میلوں ڈرامہ ختم ہی نہیں ہو رہا

دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے بڑے سٹائل سے بول رہی تھی تو دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی

دونوں کو ہنستا دیکھ کر وہ بھی ان کے گلے لگ گئی

کسی نے اس منظر کو بہت دلچسپی سے دیکھا

اتنے دنوں بعد دیکھ کر اس کی اضطرابی کیفیت کو سکوں ملا

اس دن لڑنے کے بعد سے اس کو سکوں نہیں آرہا تھا گھر آ کے بھی وہ اس کے بارے میں سوچتا رہا جانے کیا بات تھی اس لڑکی میں جو اس کی طرف کھینچتا تھا اس نے سوچا کہ جو بھی ہے اس کی بھی غلطی تھی وہ بس بات ہی کرنے گیا تھا کیا ضرورت تھی اتنا اور ریکٹ کرنے کی پر نہ مس تیز گام نہ کچھ سوچتی ہے نہ دیکھتی ہے اور پھینک دیتی ہیں

لیکن اگلے دن وہ جانے انجانے میں اس کا ہی منتظر رہا اس کو دیکھنے کے چکر میں کتنی دفعہ اس کے اپارٹمنٹ میں آیا لیکن اسے وہ نظر آئی دو دن وہ بے بسی کی حالت میں رہا آج دو دنوں بعد اس کو نظر آئی تو اس کا دل سکون سے بھر گیا

کلاس میں آئی تو سب نے ماہی سے اس کی طبیعت کا پوچھا تو وہ حیران ہوئی اس کو اندازہ نہ تھا سب اس کو مس کرے گئے ماہی شرارتی تھی اس نے اپنی اپنے پروفیسرز کو بھی نہیں چھوڑا تھا

اس کے میتھس کے ٹیچر آئے تو سر جو اٹینڈس لیے رہے تھے انہوں نے مارخ علی کہا تو اس نے

یس سر کہا

تو سر نے اپنی آنکھیں رجسٹر سے اٹھا کے اسے دیکھا اور بہت شگفتگی سے بولے

مارخ بیٹا

تھوڑے دن اور چھٹی کر لیتی سب بہت سکون میں تھے

تو پوری کلاس ہنسنے لگی

سر نے اس کے شرارتی انداز پہ خوبصورت سا طنز کیا

تو ماہی بھی ہنسنے لگی

کیا ہے نہ سر سکون میں ہونا بڑھاپے کی علامت ہے اور میں بوڑھی نہیں ہو سر

متحرک ہونا زندگی اور جوانی کی علامت ہے اس کا مطلب سر آپ بوڑھے ہو گئے ہیں

اور باقی سب بھی

ویری بیڈ سر اس نے تاسف سے سر ہلایا تو

سر کی ہنسی چھوٹ گئی

ویسے کہنا پڑے گا بچے آپ کا سینس آف ہیومر بہت اچھا ہے

ان کی کلاس کے بعد سر مصطفیٰ کی کلاس تھی ماہی کو بھوک لگی ہوئی تھی جیسے ہی میتھس کے سر گئے ماہی کلاس سے نکلی ثناء اور ہانی کو کلاس میں ہی رکنے کا کہہ کر

کینٹین آگئی وہ تیز تیز چل رہی تھی کے سامنے سے آتے شاہ مراد کے ہاتھ میں موجود سموسے بمعہ چٹنی ماہی کے اوپر گر گئے ماہی کی تو آنکھوں کے سامنے سات آسمان گھوم گئے سر چکرانے لگا ایسا لگ رہا تھا جیسے سر کسی پتھر سے ٹکرایا ہو

اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں اٹھا کر جب دیکھا تو سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر اس کے منہ میں کرواہٹ گھل گئی دل تو کیا گلا دبا دے اسکا لیکن وہ اس سے بحث کرنا نہیں چاہتی تھی کیوں کے دس منٹ کے بعد سر مصطفیٰ کی کلاس تھی اس سے اگر لڑنے لگ جاتی تو کلاس تو گئی اور وہ کسی صورت کلاس نہیں مس کر سکتی تھی پہلے ہی دو دن نہ آنے

کی وجہ سے اسکی کلاس مس ہو گئی تھی

ماہی جو کترا کے نکلنے لگی تھی اور سوچ رہی تھی اس کا بدلہ تولے کے رہے گئی لیکن ابھی نہیں شاہ کو اس کا اس طرح کترا کے نکل جانا غصہ دلا گیا اور بازو سے پکڑ کر کھینچا وہ جو اس سب کے لیے تیار نہیں تھی اس کے سینے سے لگنے لگی تھی کہ اس نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کے اپنے درمیان فاصلہ قائم کیا

شاہ پوری طرح اس لمحے کی گرفت میں تھا

ماہی جو کترا کے نکلنے لگی تھی اور سوچ رہی تھی اس کا بدلہ تولے کے رہے گئی لیکن ابھی نہیں شاہ کو اس کا اس طرح کترا کے نکل جانا غصہ دلا گیا اور بازو سے پکڑ کر کھینچا وہ جو اس سب کے لیے تیار نہیں تھی اس کے سینے سے لگنے لگی تھی کہ اس نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کے اپنے درمیان فاصلہ قائم کیا

شاہ پوری طرح اس لمحے کی گرفت میں تھا

ماہی نے جو اسے اس طرح اپنی طرف دیکھتے پایا تو اس کا غصہ سوا نیزے پہ پہنچ گیا  
اس نے آس پاس دیکھا کچھ نہ ملا جس سے اس کی عقل ٹھکانے لائی جائے  
لیکن ہائے رے قسمت

اس کو غصے میں کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے پاؤں اچک کر دونوں ہاتھوں سے اس کے  
بال کھینچ ڈالے شاہ نے ایک دم اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کے پیچھے کر کے کمر  
کے ساتھ باندھ دیے

ہاں اب بولوں کرو گئی اب یا نہیں ہاں بولو  
لیکن وہ بھی ماہی تھی ڈھیٹ تھی کیسے مان جاتی

لیکن وہ نہ بولی اس نے اس کے پاؤں پہ پاؤں رکھا لیکن کوئی اثر نہ ہوا اسے درد ہو رہا  
تھا اس نے ظاہر نہ کیا

اب کروں کی بد تمیزی ہاں بولو شاہ مراد نے کہا  
وہ اس سے پوچھ رہا تھا

اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی اس نے ایک دم زور سے کہا  
سر آپ یہاں ماہی کے کہنے کی دیر تھی ایک دم شاہ نے اس کے ہاتھ چھوڑے اس  
نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور وہاں سے نکلی

شاہ نے دیکھا کہ وہاں کوئی نہیں تھا تو وہ اس کی چالاکی پر دانت پیس کر رہ گیا اور وہ  
اسے زبان چڑا کر بھاگی اور کینٹین کی طرف گئی

احد جو پرنسپل آفس جا رہا تھا یہ دیکھ کر اس کے کہکے چھوٹ گئے

شاہ نے اس دیکھ کر مکا دکھایا تو احد نے کہا ایک لڑکی تو سنبھالی نہیں جاتی بس میں  
ہی ملا ہوں روب جھاٹلے کے لیے

چل اچھا ہے کوئی تو تجھے جواب دے سکتا ہے اب آئے ہو نہ لائن پہ شاہ صاحب  
بھابی ہے بہت کمال کی تجھے ایسی لڑکی ہی سوٹ کرے گی

اوائے یہ عزاب کب سے بھابی ہو گئی ہے تیری کمینے اس کو جھیلنے کا مجھ میں حوصلہ  
نہیں

ماہی جوس اور لیز لے کے کلاس کی طرف آئی تو دیکھا سر کلاس میں موجود تھے اگر اس نے اجازت مانگی تو اس کی بہت عزت ہو گی اس نے سائیڈ پہ کھڑے ہو کے ہانی اور ثناء کو اشارے کیے وہ بد تمیز بھی دیکھے نہ اس نے کینٹین سے جو سکے بچے اس کی ٹافیاں لے لی اس نے وہ ٹافی ہانی کو مارا اور جا کے اس کے پیچھے بیٹھے ارہان کو لگی اس نے آگئے پیچھے دیکھا تو اسے ماہی کھڑی نظر آئی ماہی نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہا تو ارہان نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

وہ اٹھ کر جا کے سر کے پاس اپنی اسائمنٹ لے گیا اور اس طرف جا کے کھڑا ہوا کہ سر کی پشت ماہی کی جانب تھی اسنے سر کے سامنے کھڑے ہو کے اس کو اشارے سے اندر آنے کا کہا

ماہی آواز پیدا کیے بنا اندر آئی لیکن اس کے ہاتھ سے چیزیں گر گئی اور اس آواز سے سر نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو ارہان نے سر پر ہاتھ مارا اور کہا اب تو گئی یہ ماہی وہی چپ کر کے کھڑی ہو گئی اس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھی اور انتظار میں تھی سر اب ڈانٹے گئے اور اب لیکن جب انکھ کھول کے دیکھا سر اسے ہی دیکھ رہے تھے

وہ سر جھکا گئی

مس مارخ آپ وہی کھڑے کھڑے کون سے مراکے میں گم ہیں چیزیں اٹھائے اور  
اپنی جگہ پہ جائیں یہ

لاسٹ وارنگ ہے آپ کے کے لیے

ماہی گھر آئی تو اس نے دیکھا امو کہی نہیں تھی وہ جب امو کے کمرے کے باہر تھی تو  
اسے امو کی آواز آئی وکیل صاحب آپ ماہی کو کچھ مت بتانا نہیں تو وہ شور مچا دے  
گئی میں خود اسے بتاؤں گئی آپ ان لوگوں کو نوٹس بجھوا دیں میں مزید اس معاملے کو  
لٹکانے کے حق میں نہیں ہو اور مجھے فیکٹری کے حالات بتائے کیسی پروگریس ہے  
اس کی اس بار پہلے سے کم رقم بینک میں ڈپوزٹ ہوئی ہے ماہی

کی امی نے کہا

میڈم مجھے لگ رہا ہے کچھ غلط ن ہو اب آپ کو مارخ بٹیا کو سب بتا دے اور ان کو کہے پڑھائی کے علاوہ فیکٹری کی طرف بھی دیہان دے کون جانے کب کس کی نیت بدل جائے وکیل نے کہا

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وکیل صاحب کب کس کی نیت کب بدل جائے کچھ کہہ نہیں سکتے میں مارخ سے بات کروں گی کہ اب وہ اپنی زمہ داریاں سنبھالے کب تک سب ملازموں پہ چھوڑے رکھے گئے

شاہ مراد اور احد دونوں بہت اچھے دوست ہیں ہادی احد کا بھائی اور تیمور کا کزن ہیں شاہ کی ملاقات ایک دن غیر متوقع طور پہ ماہی سے ہوتی ہیں اور ماہی اسکو اچھڑ مارتی ہے تب سے ان دونوں کی دشمنی کا آغاز ہو گیا

اور ایک ہی یونیورسٹی میں ایک دوسرے کا سامنا ہونے پہ کوئی دن گل نہ ہو ہو نہیں سکتا

دوسری طرف خان حرم کو اپنی پسندیدگی کا بتاتا ہے پہلے تو وہ اسے انکار کر دیتی پھر خان کے محبت کی شدت دیکھتے ہوئے وہ اسکو اپنے گھر آنے کی اجازت دے دیتی ہیں

ایجنٹ سر سے اجازت لے کر یونی میں پڑھانا شروع کر دیتا ہے اور وہاں کمپیوٹر سیکشن کے انچارج اسے دہشتگردوں سے ملے ہوئے لگتے ہیں اور جب مزید اس بارے میں تحقیق کرتا ہے تو اسے اور بہت سے لوگوں کا پتا چلتا ہے جو اس میں ملوث ہیں مارخ علی بہت پیاری لڑکی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے لڑکا ہی ہے باپ کی وفات کے بعد اسکی امی اور چھوٹی بہن ہی اس کی دنیا تھی اس کی اکلوتی دوست ہانی تھی ان کے گھر کے ساتھ اس کے چچا کا گھر تھا ان کی بیٹی سارہ اور ایک بیٹا عمر تھا سارہ بہت خود غرض لڑکی ہے

شاہ کی فیملی میں اس کے دادا اسکے باا چاچو چچی امی اسکی بہن اور بھائی اور کزن تھی پھوپھو بھی تھی جو ایروڈ رہتی تھی ان کا ایک بیٹا اور بیٹی تھی

یہ تھا ریو اب آگئے پڑھیے



حرم اس وقت لان میں اپنے ماما بابا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی بابا بار بار ماما کو تنگ کر رہے تھے حرم بیٹا آپ کی ماما بوڑھی ہو گئی ہیں آج صبح سے ماما گھنٹوں کو پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی اب جب وہ چائے لے کر آئی اور کرسی پہ بیٹھئے ہوئے ان کے منہ سے کراہ نکلی تو بابا نے انہیں شرارتی نظروں سے سنجیدہ لہجے سے کہا تو پہلے تو ان کو دیکھتی رہیں اور ان کی آنکھوں سے جھلکتی شرارت محسوس کر کے خود بھی ان کو تنگ کرنے لگی

ہاں جی! میں بوڑھی ہو گئی ہو تو آپ کونسا سولہ سال کے لڑکے ہیں آپ سے پانچ سال چھوٹی ہو آپ کو تو کوئی ساتھ دیکھے تو میرا شوہر ہی نہ مانے

تو اس کے بابا بر خستہ بولے میں ہوں ہی اتنا ہینڈ سم اور کہا آپ یہ تو ہونا ہے ایک ہینڈ سم کی بیوی اس سے بڑی لگتی ہے تو وہ کیسے شوہر لگے گئے

حرم جو کب سے ان کی باتیں سن رہی تھی کھکھلا اٹھی

باں ما بس کر دے میری ماما جیسا کوئی نہیں ہے شی از آگریٹ و من

آئی لویو ماما آئی لویو بابا

آپ دونوں میری زندگی ہے

ابھی وہ یہ کہ ہی رہے تھے کے دروازے یہ بیل ہوئی باں ما اٹھے کے دروازہ کھولے

جب دروازہ کھولا تو سامنے ایک جوان لڑکا اور اس کے ساتھ ایک بڑی عمر کا مرد اور

عورت تھی جو اس لڑکے کے ماں باپ تھے انہوں نے دروازے پہ آنے والوں کو

دیکھا ان کو پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے

تو دروازے پہ موجود شخص نے ان کو کہا اندر نہیں آنے دیں گئے ان کو اندر آنے کا

کہ کر وہ دروازے سے ہٹ گئے وہ اندر آئے تو ان کو دیکھ کر حرم چونک اٹھی اور

سامنے خان کو دیکھا وہ سفید قمیص شلوار میں بہت ڈیسنٹ لگ رہے تھے ان کے ساتھ

جو عورت تھی انہوں نے نیوی بلیو کلر کی قمیص شلوار میں تھی اور ساتھ ہم رنگ

ڈوبتا اور سکن کلر کی شال کاندھوں پہ ڈال رکھی تھی ان کے ساتھ جو آدمی تھے انہوں نے بھی سفید کلر کا قمیض شلوار پہن رکھی تھی ساری فیملی ہی بہت ڈیسنٹ لگ رہی تھی دیکھنے سے ہی ان کے سلجھے ہوئے مزاج کا پتا چلتا تھا

حرم آنکھیں کھولے پاگلوں کی طرح خان کو دیکھے جا رہی تھی حرم کے بابا ان سب کو لے کے اندر جا رہے تھے پاس سے گزرتے خان نے کھانسی شروع کر دی تو اس کو ہوش آیا اور نظریں جھکالی اس وقت بالکل گھریلو حلیے میں تھی کالی پٹیا لہ شلوار گلابی قمیض اور کالا ڈوبتا کیے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی اوپر سے اس کا شرمانا اس کو اور خوبصورت بنائے دے رہا تھا ڈھلتی شام نے جیسے اس پہ اپنا رنگ چھوڑ دیا تھا وہ اس خوبصورت شام کا ہی ایک خوبصورت حصہ لگ رہی تھی

سب اندر جا چکے تھے وہ آخر میں آئی سب سامنے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے سامنے کے صوفے پہ خان اور ان کے ساتھ آئے ہوئے انکل آنٹی بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ڈبل سیٹر پہ اسکے پاپا اور ساتھ سنگل صوفے پہ ماما بیٹھی تھی سب خاموش تھے اس نے اندر آ کے سلام کیا تو آنٹی نے آگئے بڑھ کے اسکو والہانہ انداز میں ملی

انکل اٹھے انہوں نے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرا اسکی نظر ساتھ بیٹھے وجود پہ پڑی تو وہ سر جھکائے بیٹھا تھا اس کو اس ہنسی آگئی اور اس نے چھپالی آنٹی نے اسے ساتھ بٹھا لیا اور اس سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھنے لگی اور وہ آستے سے جواب دینے لگی

خان کے انکل کی بابا سے بہت بن گئی وہ لوگ باتوں میں لگے ہوئے تھے اور خان اس کے ڈرائنگ روم کا جائزہ لینے لگا سامنے والی دیوار پہ ایل ای ڈی لگی ہوئی تھی اس کے ساتھ سامنے لارج سائز کی تصویر تھی جس میں حرم اور اس کے ماما بابا تھے اور درمیان میں حرم تھی جو کھکھلا رہی تھی کسی بات پہ اسکی ساتھ والی دیوار پہ ایک الماری بنی ہوئی تھی جس میں کچھ شیلڈز تھی کچھ دیکوریشن پیمز تھے دیواروں پہ پنکش ریشم وال لگی ہوئی تھی اور چھت پہ سکن کلر کا رنگ ہوا ہوا تھا

دو ڈبل سیٹر صوفے تھے اور دو سنگل درمیاں میں ایک ٹیبل تھا شیشے کا جس پہ گلدان پڑا تھا اس پہ تازہ گلاب پڑے تھے بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا



فاتی فاتی ماہی نے گھر میں گھستے ہی اس فاتی کو او آزیں دینا شروع کر دی لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے بہری ہو گئی ہو ماہی نے اپنے روم کا دروازہ بہت زور سے کولا تو فاتی ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی اس کے کانوں میں ہیڈ فونز لگے ہوئے تھے وہ اپنے فیورٹ آر جے کو سن رہی تھی اس لیے فاتی کو اس کے آنے کا پتا نہیں چلا لیکن جب فاتی نے ماہی کو دیکھا تو اس کے تاثرات نے فاتی کو کسی گڑھ بڑھ کا احساس دلایا

غصے سے اس کی مٹھیاں بھینچی ہوئی تھی وہ اپنے اشتعال پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی

ماہی نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈھیلا اور ایک ہی سانس میں پی گئی

فاتی کو کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہو رہا تھا

پانی پینے کے بعد وہ فاتی کے پاس بیڈ پر بیٹھی اور اپنے اشتعال پہ قابو پا کے بہت پیار سے بولی فاتی تم سارہ کی طرف گئی تھی؟؟؟؟؟

فاتی کے چہرے کے تاثرات بدلے اور اس کارنگ زرد ہونے لگا اور اس کا جواب ماہی کو مل گیا

وہ آ۔۔ پی۔۔ میں فاتی بے ربط جملے بولنے لگی

ماہی نے کھینچ کے چاٹا اس کے منہ پہ مارا اور ایک دم آٹ آف کنٹرول ہو گئی اور چیخنے لگی

منع کیا تھا نہ جانا کیوں گئی ہاں کیوں گئی تمہیں پتا اس نے میرے کردار پہ انگلی اٹھائی اس نے میرے ماں باپ پر انگلی اٹھائی اس نے میری خوداری میری ذات کو نشانہ بنایا وہ بھی سب کے سامنے فرف تمہاری وجہ سے فرف تمہاری وجہ سے وہ کہتی ہے ہم اس کے باپ کے ٹکروں پہ پل رہے ہیں ہم احسان فراموش ہیں ہمیں مفت کی روٹیاں توڑتے ہیں ہم فقیر ہے میرے باپ کا پوچھ رہی تھی وہ میں کس کی اولاد ہوں اس نے مجھے کسی کے سامنے سر نہیں اٹھانے دیا وہ جو روتے روتے کارپٹ پہ بیٹھ گئی تھی ایک دم کھڑی ہو گئی اور گلاس اٹھا کے زمین پہ مارا اور ہر طرف کانچ کانچ ہو گئے اس نے ڈیکوریشن پیسز لے کے دیواروں پہ مارے ہر طرف کانچ ہی کانچ ہو گئے وہ

ایک قدم ہی چلی کے اس کے پاؤں میں کانچ لگ گیا اور وہ کراہی تو اس کی امو جو باہر کھڑی سب سن رہی تھی اور بے آواز رو رہی تھی اس کی آواز سن کر امو اور فاتی اس کے پاس آئی اتنی دیر میں وہ بے ہوش ہو گئی تھی امو اور فاتی نے اسے بیڈ پہ سلایا اور ڈاکٹر کو فاتی کو کانچ اکھٹا کرنے کا کہا

فاتی کو اپنے پہ غصہ آنے لگا وہ کیوں گئی سارہ کے پاس

اسکو یاد آیا کہ کل اسکی بے رخی کی وجہ پوچھنے گئی تھی اور اس نے فاتی کو بے نقط سنائی فاتی نے بھی حساب برابر کیا اور آگئی اس کو کیا پتا تھا یہ ہو جائے گا اسطرح یہ بات ماہی کو پتا چلے گی وہ ماہی کے ری ایکشن بہت خوفزدہ ہو گئی تھی اسی وقت ڈاکٹر آئے امو ان کو ماہی کے پاس لے آئی انہوں نے ماہی کا چیک اپ کیا اور کچھ دوائیاں لکھ کر دی منگوا لیں ماہی کے پاؤں سے خون بہت نکل رہا تھا کانچ بہت اندر تک چلا گیا تھا کانچ نکال کر ڈریسنگ کی گئی ڈاکٹر کو خدشہ تھا کہ اس کے پاؤں میں سٹیجز آسکتے ہیں بہر حال انہوں نے ڈریسنگ کر دی ہے اور اسکو ایک سکون آور انجیکشن

لگایا اور ڈرپ لگائی ماہی کا خیال رکھنے کی تاکید اور دوائیوں کا طریقہ کار بتایا اور پاس کھڑی روتی ہوئی فاتی کا سر تھپتھایا اور باہر نکل گئے امواںکو باہر تک چھوڑنے لگی فاتی اس کے قریب آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر رونے لگی اور بار بار چومتے ہوئے ہاتھ کو کہنے لگی ماہی ٹھیک ہو جاؤں جیسا کہو گئی ویسا کروں گی تم کہو گی نہ سارہ سے نہ ملوں نہیں ملوں گئی تم جو کہو گئی کروں گئی ماہی اٹھ جاؤں دیکھو مجھے ڈر لگ رہا ہے ماہی تم مجھے گلے سے لگاؤں نہ مجھے ہمیشہ پاس سلاتی ہو تمہیں پتا نہ میں اکیلے میں ڈرتی ہو ماہی اٹھو مجھے ڈانٹو ماروں پر خدا کے لیے ایسے نہ کروں اٹھ جاؤں ماہی میں اف تک نہیں کروں گئی امواں کمرے میں آئی تو فاتی کی آواز ان کا کلیجہ چیرنے لگی تھی وہ آگئے بڑھی اور فاتی کو گلے لگا لیا اور اس کو چپ کروانے لگی ماہی نے کبھی بھی کسی چیز کو سوار نہیں کیا تھا وہ تو بیمار بھی کبھی ہو جائے تو بھی وہ اندر باہر ہوتی رہتی تھی آرام نہیں کرتی تھی آج اس کو ایسے دیکھ کر ان کو لگا ان کا کلیجہ پھٹ جائے گا ان کی ماہی تھی بے شک اس کو ڈانٹتی پیار بھی اسی سے کرتی تھی اس میں ان کی زندگی تھی

فاتی کو چپ کرواتے کرواتے خود بھی رونے لگی انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ماہی کا یہ حال ہوگا

فاتی کو چپ کروانے کے بعد اس کو پانی پلا کے اور ماہی کے پاس بیٹھنے کی تاکید کر کے خود کمرے میں جا کر دو رقت حاجت کی پڑھی اور دعا کی اور ایک فیصلہ کر کے متمن ہو گی



جب سے شاہ یونیورسٹی سے آیاتب سے اسکا دل بے چین تھا رہ رہ کر اسے خود پہ غصہ آرہا تھا

دل کر رہا تھا ہر شہ کو آگ لگا دے آخر اسے ضرورت ہی کیا تھی اسے چھیڑنے کی وہ بھی سارہ کے سامنے بات اس حد تک بڑھ جائے گی اسے اندازہ نہ تھا

آج یونی میں وہ کینیٹین میں بیٹھے ہوئے تھے سارہ اور وہ اتنے میں ماہی ہانیہ اور ثناء آگئی انہوں نے ان دونوں کو دیکھا نہیں تھا وہ لوگ آپس میں گپ شپ میں لگ گئی

شاہ سارہ سے ایکسیوز کر کے ماہی لوگوں کی ٹیبل پہ آگیا

ہائے گرلز ثناء اور ہانی نے جواباً ہائے کہا لیکن ماہی اٹھ گئی اور ہانی اور ثناء کو کہہ کر کے وہ کچھ کھانے کو لاتی ہے اس نے شاہ کی طرف دیکھا تک نہیں اور اسے انور کیا

شاہ اس کا یہ انداز دیکھ کر مسکرا ہے بنا نہ وہ سکا جینز کے ساتھ گلابی گھٹنوں تک آتے

فراک اور ساتھ گلابی شال میں بہت پیاری لگ رہی تھی آنکھوں میں غصہ تھا چھوٹی

سی ناک سرخ ہوئی ہوئی تھی

ابھی جانے لگی تھی کہ شاہ نے کہا میرے لیے بھی لے آئیے گا میں نے کچھ کھایا

نہیں

ماہی جو جا رہی تھی یک دم مڑی اور کہا یہاں زہر نہیں ملتا نہیں تو لے آتی

سارہ جو شاہ کے پاس آرہی تھی اسنے اسکا جملہ سن لیا اور ایک تمسخرانہ مسکراہٹ اس

کے لبوں کو چھو گئی

شاہ چلوں چلے ایسے بد تمیز لوگوں کے منہ لگنے کا فائدہ نہیں ہیں احسان فراموش ہیں  
یہ لڑکی سارہ نے کہا

شاہ نے کہا واقع ہی ایسا ہے سارہ مجھے پہلے نہیں پتا تھا  
ہانی اس سے پہلے کچھ کہتی ماہی نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے خاموش رہنے کہا اور

سارہ کو کہا ہاں سارہ بولو اور کیا کیا ہوں میں تاکہ مجھے تمہاری اصلیت پتا چل جائے

سارہ اس بات پہ اور غصے میں اپنی واقع ہی اصلیت دیکھا دی تم کیا میری اصلیت  
دیکھنا چاہتی ہو تمہاری اصلیت کیا ہے ہاں میرے باپ کے ٹکروں پہ پلنے والی اب

مجھے اصلیت دکھاؤں گئی احسان فراموش ہو تم میرے باپ نے سانپ پالے انہیں

کیا پتا تھا تمہیں اس قابل میرے باپ نے بنایا ورنہ تم لوگوں کے گھروں میں کام

کرتی تمہاری شناخت ہی کیا ہے باپ کے مرنے کے بعد تھا ہی کیا تمہارے پاس ہم

نے دیا اپنے برابر لائے اور آج تم اس قابل ہی کب تھی اور تمہاری بہن آئی تھی

کل میرے پاس بھیک مانگنے اسکو بتا دینا دوبارہ نہ آئے

اس نے شاہ کا بازو پکڑا اور چل دی شاہ سارہ کی باتوں سے شک میں تھا کوئی اتنا کیسے  
گر سکتا اسکی آنی

آنکھوں کے سامنے ماہی کا چہرہ آرہا تھا وہ بالکل سپاٹ تھا پر اس کی آنکھیں بتا رہی تھی  
اس وقت اس کیا گزر رہی ہیں اسکی آنکھوں میں شکوہ تھا کچھ ٹوٹنے کا ڈر تھا لیکن وہ  
خود کو سنبھالنے ہوئے تھی

رات کے دس ہو گئے تھے دروازے پہ دستک ہوئی زری اور زشی اندر آئیں بھیا چلے  
نہ کھانہ کھائے آپ نے دن کو بھی نہیں کھایا

شاہ نے ایک نظر ان دونوں کے چہرے پہ ڈالی جہاں انہیں اپنے لیے فکر اور پریشانی  
نظر آئی اور نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا اور ان کے سر پر ہلکی سی چت لگا کے کھانے  
کی ٹیبل پہ آگئے کھانا برائے نام ہی کھایا

اور تھوڑی دیر بعد کمرے میں آگیا ان کے سامنے تو وہ ہنستا بولتا رہا لیکن وہ اس واقعے سے باہر نہیں نکل پا رہا تھا اس نے الماری کھولی وہاں سے سگریٹ کی ڈبی اور لائٹر نکلا اور پھر شب کے آخری پہر تک سگریٹ اسکے لبوں سے جدا نہ ہوا جتنا اس کو اپنے ذہن کے درپچوں سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا اتنا ہی وہ اپنے قدم جما رہی تھی آخر کار تنگ آکر صبح آذانوں کے وقت اسے نیند آئی



ماہی کو رات کو ہوش آیا اور پاس بیٹھی فاتی نظر آئی جس کے چہرے پہ رونے کے نشان بہت واضح تھے وہ اس کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھی سو گئی تھی اسکو اس وقت بہت معصوم لگ رہی تھی اس کو پیار سے دیکھنے لگی اسی وقت امو آئی اور اسکو جاگتا پا کے اس کے پاس آ کے اسکا ماتھا چوما اور اسکا سر گودھ میں رکھ کر انگلیاں چلانے لگی اس کے آنسو بہنے لگے امو نے پیار سے صاف کیے اور رونے سے منع کیا اتنی دیر فاتی بھی اٹھ گئی اور ماہی کو جاگتا پا کے اس سے معافی مانگنے لگی ماہی جو کہو گی کروں گی آئندہ ایسے مت کرنا ائی لو یو ماہی

ماہی کو دن میں سب یاد آیا تو اسے بہت دکھ ہوا ناحق اتنے پیارے رشتوں کو تنگ  
کیا سارہ کا تو اسے پتا تھا وہ تھی ہی ایسی اس نے بیٹھ کر فاتی کو گلے لگایا اور امو کو بھی  
اور ہنسنے لگی

امو بھوک لگی ہیں کیا پکایا ہے ???

جلدی سے لے آئے امو ایک بار پھر اسکو پیار کر کے نکل گئی اور وہ دونوں باتوں میں  
مشغول ہو گئی

تھوڑی دیر بعد امو ٹرے میں کباب بریانی اور سلاد لے آئی دن کو بریانی بنائی تھی ماہی  
کے پسند کی پر کھائی کسی نے نی تو امو وہ ہی گرم کر لائی ساتھ کباب فرائی کیے سلاد  
بنایا اور اب سب کھانے لگے کھانے کے بعد ماہی کو دوائی دی اور سب سونے لگے امو  
اپنے کمرے میں آگئی الماری میں موجود خفیہ خانے کو کھول کے کاغذات نکالے اور  
ان کو دیکھ کر تسلی کی اور وکیل صاحب کا انتظار تھا آج جو ہوا اس کے بعد آج وہ  
ایک منطقی فیصلے پر پہنچ گئی

وہ فیصلہ ان سے کئی دنوں سے نہیں ہو پا رہا تھا آج کے اس حادثے کی وجہ سے اس لمحے میں ہو گیا

خان اور اسکے گھر والے چائے پینے کے بعد کے بعد گھر چلے گئے تھے  
ماما کے ساتھ چائے بنانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی اسے نہیں پتا ان کے درمیاں کیا بات ہوئی

ایک توں خان کا نمبر بھی نہیں تھا کے اس سے ہی پوچھ لیتی  
نیچے بھی جب ماما بابا کے پاس گئی وہ بھی اسے دیکھتے خاموش ہو گئے تھے ان کے پاس  
تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد واپس آگئی اور یہی بات اس کی جھنجھلاہٹ کی وجہ بن رہی  
تھی

بے چینی اس کی رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی  
کمرے میں مسلسل چلنے سے تھکنے لگ گئی تھی

اس وقت اس کے موبائل کی بیل ہونے لگی دیکھا تو کوئی انجانا نمبر تھا اس نے کال کاٹ دی لیکن کرنے والا بھی بہت ڈھیٹ تھا مسلسل کیے جا رہا تھا اس نے موبائل ہی آف کر دیا ایک پہلے اسکو پریشانی تھی کے بات کیا ہوئی اور اوپر سے اس انجانے بندے نے اسے اور چڑا کے رکھ دیا تھا

اس ٹائم رات کے آٹھ بج رہے تھے تھوڑی دیر بعد ماما اسے کھانا کھانے کے بلانے آئی تو وہ نیچے آئی کھانا بہت خاموشی سے کھایا گیا اسکے بابا کو کھاتے ہوئے بات کرنا اچھا نہیں لگتا تھا

اس لیے کھانا ہمیشہ کی طرح خاموشی سے کھایا گیا کھانا کھانے کے بعد وہ چائے بنانے لگی تو بابا نے اسے روک دیا اور کہا انہیں اس سے ایک ضروری بات کرنی ہے وہ اپنی کرسی پہ بیٹھ گئی دل کی دھک دھک اسے کانوں میں سنائی دینے لگی اس کی رنگت دل کو سنبھالنے میں سرخ ہو چکی تھی وہ سر جھا کے بیٹھی ہوئی تھی بیٹا ابھی جو میں بات کرنے لگا اس کو غور سے سننا اور ہمیں جواب دینا

بابا نے تمہید باندھی

آج شام کو جو لوگ آئے تھے وہ تمہارے رشتے کے لیے آئے تھے

لڑکا کیپٹن ہے اور اس کے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں بہن بھائی سہی نہیں ہیں اکیلا  
رہتا ہے

اسکے ساتھ اسکے انکل آنٹی آئے تھے رشتہ تو اچھا لگا ہمیں لڑکا دیکھنے میں اچھا ہے

مجھے اور تمہاری ماں کو تو ٹھیک لگا

اب آپ بتاؤں سیٹا آپ کیا کہتی ہو اس بارے میں

میں نے ابھی تک جواب نہیں دیا انہیں ان سے کچھ وقت مانگا ہے

اپ کی رائے جاننا میرے لیے بہت اہم ہیں

بابا بول کے خاموش ہو گئے اور اس کے جواب کا انتظار کرنے لگے

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

بیٹیاں کب ماں باپ کا مان توڑتی ہے اس نے بھی ان پہ ڈال دیا سب جیسا آپ کو بہتر لگے

اسنے بابا کا چہرہ دیکھا تو وہ مسکرا رہے تھے اور ساتھ ماما بھی

بابا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا جیتی رہو میری گڑیا

اس کے بعد اس نے چائے بنائی یہ اسکا روز کا معمول تھا وہ کھانے کے بعد چائے پیتے تھے

بابا اور حرم نے چائے پی جبکہ ماما نے طبیعت خرابی کے باعث پہلے کمرے میں چلی گئی تھی اس نے ماما کے لیے دودھ گرم کیا اور دوائی کھلائی اور کمرے میں آ کے کافی دیر کھڑکی کے پاس اکر چاند کو دیکھنے لگی تھی اور سوچ رہی تھی کہ بابا اتنی جلدی کیسے مان گئے وہ تو غیر خاندان میں شادی نہیں کرتے تھے تو کیسے کافی دیر کھڑکی بند کر کے وہ بیڈ کی طرف آئی اور سونے لگی اس نے موبائل کو ٹائم دیکھنے کے لیے اٹھایا تو اسے یاد آیا اس نے تو اسے بند کیا ہوا تھا اس نے اسے ان کیا تو بہت سارے میسجز

تھے شاعری لکھی ہوئی تھی اور غذب کی تھی ایک کے بعد ایک اعلیٰ شاعری تھی  
اسے یہ چند لائنز بہت پسند آئی

رہتِ الفت کہوں یا عشق کی مراج کہوں  
اپنے سائے پہ بھی اب تیرا گمان ہوتا ہے..



ابھی وہ ان لائنوں میں کھوئی ہوئی تھی کے ایک بار پھر کال آنے لگی  
کچھ سوچ کر اس نے کال اٹھالی

اور چپ ہو گئی

دوسری طرف سے کوئی بہت پیار سے حرم بولا

اور اس کو ایک پل لگا جانے میں دوسری طرف کون ہیں اس کا انگ انگ سماعت بن  
چکا تھا

اسکے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی جیسے سینے سے نکل کر باہر آجائے گا

اس نے آرام سے جی کہا تو دوسری طرف اسکی کیفیت بھی حرم سے کم نہ تھی

حرم کیسی ہے آپ خان نے کہا

میں ٹھیک اور آپ کیسے ہیں وہ اپنے چہرے پہ آئے ہوئے پسینے کو صاف کیا اس کی

ہتھیلیاں بھی گیلی ہوئی ہوئی تھی

آپ کے بغیر ادھورا ہو حرم میری تکمیل کر دے دوسری طرف بہت گھمبیر لہجے میں

جواب آیا جو اسے نروس کرنے کے لیے بہت تھا

وہ چپ ہو گئی کیا جواب دے

وہ خاموش رہی

حرم بولے نہ خان نے کہا

کیا بولوں وہ انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کرتے ہوئے بولینخان کو انداہ تھا اس

نازک سی لڑکی کی کیا حالت ہو رہی ہو گی اس لیے اس نے اس سے دوستانہ انداز میں

بات کرنے لگا اس کی پسند نہ پسند پوچھنے لگا تا کہ وہ ریلیکس فیل کرے



ماہی کی طبیعت تو ٹھیک تھی لیکن پاؤں پہ کانچ لگنے کی وجہ سے وہ یونی نہیں گئی  
فاتی نے بھی چھٹی کر لی تھی وہ پورا دن ماہی کے ساتھ رہی ماما اور فاتی کھانا بنا رہی تھی  
ساتھ ساتھ وہ آپس میں مزاق کر رہے تھے

تو ماہی نے کہا فاتی جو کر لوں امو مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں

اس کی بات پہ امو نے بہت پیار سے اسے دیکھا

بس بس ماہی خوشفہمیوں میں رہنا چھوڑ دو امو مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں

تمہارے لاڈ اس لیے اٹھاتی ہیں تم رونا نہ شروع کر دوں

تم اتنا بے سرہ روتی ہے کہ تمہیں چپ کروانے کے لیے امو کو کرنا پڑتا ہے مینا امو

فاتی نے امو کے گلے میں لاڈ سے بانہیں ڈال دی

ماہی جو اسکی بات سن رہی تھی کھکھلا کے ہنسی



دونوں نے اس کی نظر اتاری

ملکہ ترنم نور جہاں اپنی آواز کے بارے میں کیا خیال ہیں

تمھاری آواز تو پھٹے ڈھول کی طرح ہیں

جس کو نہ بند ا بجا سکتا نا روک سکتا

ماہی خدا کے لیے مثالیں تو ٹھیک دیا کروں محاورہ کا ستیاناس کر دیا ہے

اردو دانوں کو قبر میں بھی تڑپا کے رکھ دیا ہو گا فاتی نے کہا

او مرزا غالب کی چچی تمہیں ہی مبارک ہو یہ محاورے میں ایسے ہی ٹھیک ہوں

ماہی نے چڑ کر کہا تھا

فاتی اور امو کو پتا تھا بچپن ہی سے اسے چڑ ہوتی تھی محاوروں اور شاعری سے رٹے مار

مار کے تشریحات یاد کی جاتی تھی

ابھی وہ اسی بحث میں الجھی تھی کہ ماہی اور ثناء اندر آتی دکھائی دی ان کا اوپن ایئر  
کچن تھا جہاں امو اور فاتی تھی اور وہ سامنے کی طرف صوفے پہ بیٹھے ہوئی تھی  
فاتی نے اس دیکھ کر ہانی

آپی کا نعرہ لگایا اور اس کے گلے لگ گئی اور ہانی بہت پیار سے اسے ملی اس کے بالوں  
میں انگلیاں پھیری ہانی بھی اسے بالکل ماہی کی طرح ٹریٹ کرتی تھی اس سے الگ  
ہوئی اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر خفت کا شکار ہوئی

اس نے ثنا کو سلام کیا تو اس نے اسے گلے لگا لیا

ہانی انٹی سے ملی اور انہوں نے ساتھ کھڑی لڑکی کو پیار کیا تو تو ہانی نے انہیں بتایا یہ  
ثناء ہے ماہی کی اور اسکی دوست یونیورسٹی میں ساتھ پڑھتی ہے

آج ماہی نہیں آئی تو اس کا پتا کرنے آئی ہیں

ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہی امو نے کہا



ماہی جو کب کی انتظار کر رہی تھی ان کے پاس آنے کا ان کو التفات میں پڑتا دیکھ کر  
اس سے مزید صبر نہ ہوا تو بول پڑی

ظالموں میں بھی یہاں ہوں مجھ سے بھی مل لوں  
اس کی فریاد پہ سب کے چہروں پہ مسکراہٹ آگئی

ہانی بے اسکی طرف دیکھ کر کہا کیوں تمہارے پاؤں میں مہندی لگی ہے کیا  
اور روز چھٹی تمہارے ڈرامے کب ختم ہو گئے

اس کے پاس آنے پہ اس نے ماہی کا پاؤں دیکھا تو اس نے ماہی کی طرف دیکھا ماہی جو  
اسی کی طرف دیکھ رہی تھی اس کی نظریں اپنے پاؤں پہ پڑے دیکھ چکی تھی  
اسکی نظروں کا مطالبہ وہ جان چکی تھی

کانچ لگ گیا تھا یا اس لیے نہیں آئی اس نے آستگی سے کہا ثناء کے قریب آنے یہ  
ہانی خاموش ہو گی لیکن اسے پتا تھا بات کچھ اور ہے لیکن اس نے کریدا نہیں

آج تین دن کے بعد وہ یونی جا رہے تھی اس کے یونی جانے کے بعد ماہی کی امو سارہ کے گھر گئی اس دن کے حوالے سے بات کرنے اس واقع نے انہیں بہت کچھ سمجھا دیا تھا

انہوں نے وکیل صاحب کو بھی بلا لیا تھا صبح کے نو بج چکے تھے جب وہ ان کے دروازے پہ کھڑے تھے بیل بجانے پہ دروازہ کھولا گیا اور وہ لوگ اندر گئے سارہ یونی اور عمر سکول چلا گیا تھا اس وقت سارہ کے امی ابو ہی تھے ان کے گھر وہ وکیل صاحب کے ساتھ جب اندر گئی تو وہ چونک گئے انہیں گڑ بڑ کا احساس ہوا انہوں نے وکیل صاحب اور مسز علی کو مسکرا کر ویلکم کہا اور انہیں بیٹھنے کا کہا

سارہ کے ابو نے ہی بات شروع کی

آئیں بھابی کیسے آنا ہوا اور وکیل صاحب آپ کو کیسے ہماری یاد آئی  
تو ماہی کی امی نے انہیں ساری بات بتا دی جو ماہی اور سارہ کے مابین ہوئی تھی  
یہ سب سن کر سارہ کے امی ابو نے ان سے معذرت کی کہ سارہ کو وہ سمجھائے گئے  
ایسا نہیں ہوگا دونوں بہت شرمندہ ہو رہے تھے

تو ماہی کی امی نے کہا شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں اب میں چاہتی ہو ماہی اپنا آفس  
سنجھالے اب وہ اس قابل ہو چکی ہیں اور آپ نے بہت ساتھ دیا ہمارے میں شکر گزار  
ہو پر میں نہیں چاہتی کہ میری بیٹی کو یہ سب دوبارہ سہنا پڑے

وکیل صاحب خاموشی سے سب کے چہروں کا اتار چڑھاؤں نوٹ کر رہے تھے سارہ  
کے بابا کے چہرے پہ ایک تنگ آئے اور ایک جائے

انہوں نے جب کہا تو ان کے تاثرات کے برعکس بات نکلی

بھابی آپ کی بات ٹھیک ہیں لیکن ابھی ماہ رخ کی یونی جتم ہو جائے تب اس پہ  
زما داریوں کا بوجھ ڈالے نہیں تو وہ اپنا دھیہان یڑھائی پہ نہیں دے سکی لیکن وہ اپنے

مطالبے سے ایک انچ بھی نہ ہلی اور آخر کار انہوں نے اپنا اصلی چہرہ دکھا دیا کہ وہ ان کی فیکٹری میں 40 فیصد کے حصے دار ہیں ان کے پاس کاغذات بھی ہیں لیکن ان کے شور نے تو ایسا کچھ نہیں کہا تھا نہ ان کے وکیل کو اس بارے میں پتا تھا اس وقت تو وہ چپ کر کے آگئی وکیل صاحب کو بھی منع کیا اشارے سے اور آگئی

گھر آکر وکیل صاحب سے انہوں نے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں سارے پیپرز میرے پاس ہیں میں نے اس لیے انہیں نہیں بتایا کہ وہ آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے اس کا انداز بہت بدلا ہوا تھا

پیسے کے لیے کچھ بھی کر سکتا اس لیے آپ پہلے اپنے لیے کوئی مضبوط ٹھکانا ڈھونڈنے خود کو محفوظ کرے اور اپنی بیٹیوں کا مستقبل محفوظ کرے اس کے بعد ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرے

اگر ابھی آپ نے کوئی قرم اٹھایا توں کچھ بھی ہو سکتا آپ میری بات سمجھ گئی ہو گئی وکیل نے انہیں ہر طرح کے خطرے سے آگاہ کر دیا

وہ کانپ گئی انہوں نے وکیل صاحب کی بات مان لی اور خاموشی اختیار کر لی اور مارخ کو آفس سنبھالنے کے لیے تیار کرنا تھا



آج پہلا پیریڈ میٹھس کا تھا سر نے اس کے نہ آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے پاؤں کی انجری کا بتایا تو انہوں نے گیٹ ویل سون کہا اور پڑھانے لگے اس کے بعد سر مصطفیٰ کا پیریڈ تھا وہ آئے اور اٹینڈس لی انہوں نے مارخ کہا اس نے پریسٹ کہا انہوں نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اگلے نام لینے لگے

آج ان کا سر پرائس ٹیسٹ تھا

انہوں نے سب کو پیجز نکالنے کا کہا اور خود وائٹ بورڈ پہ لکھنے لگے ماہی کو پریشانی ہونے لگی کیسے دے گئی وہ اس کی توتیاری بھی نہیں تھی اس نے ساتھ بیٹھی ہانی کی پسلیوں میں کہنی ماری کب سے بلا رہی تھی سن ہی نہیں رہی تھی ہانی جو لکھنے میں مگن تھی کہنی لگنے پہ اسکی آواز اونچی ہو گی ماہی اب مجھے مارا تو دیکھنا ہاتھ ہے کے ہتھوڑے

وہ بولی تو سب اسکی طرف متوجہ ہو گئی تھی ثناء نے ہانی کو چپ کروایا سر لکھنا چھوڑ  
کے ہانی کی طرف آئے مس ہانیہ آپ باہر جانا پسند کرے گئی یا میری کلاس میں پڑھنا  
آج بتا ہی دے آپ کے گروپ کی وجہ سے روز میرا ٹائم ضائع ہوتا ہے مجھے بتا دے  
آپ لوگ کون سی زبان سمجھتی ہیں انہوں نے ساتھ بیٹھی ماہی کو بھی سخت نظروں  
سے گھورا تو وہ نظریں جھکا گئی

مس ہانیہ اب چپ کیوں کھڑی ہیں بتائے آج کس وجہ سے ڈسٹر بنس کریٹ ہوئی  
ہمیں بھی بتائیں ہمیں بھی زرا ہنسنے کا موقع دے

انہوں نے سخت نظروں سے گھورا وہ سر ماہی کو ٹیسٹ نہیں آتا تھا تو وہ اتنا بول کے  
چھپ ہو گئی

سر ماہی کی طرف مڑے اور اسکو کہا مارخ آپکو ٹیسٹ نہیں آتا تو آپ مجھے بتا دیتی اور  
آئندہ آپ لوگوں کی وجہ سے ڈسٹر بنس نہ ہو سر نے اسے آرام سے کہا وہ جو آنکھیں  
بند کیے ہوئے ڈانٹ سننے کی منتظر تھی اتنے آرام سے بات کرنے پہ وہ حیران ہو گئی  
انہوں نے اسے کتاب لے کے آنے کا کہا اور باقیوں کو ٹیسٹ کرنے کو کہا

اور ماہی کو پچھلے دو دنوں کے لیکچر کو سمجھانے لگے

جانے کیوں آج ماہی کو کچھ نہیں کہہ سکا ہلانکے اس کے دو دن نہ آنے پہ بہت غصہ تھا  
پر اسکو دیکھ کر اتر گیا تھا اس کے آنکھیں بند کرنے پہ دل کیا اس کو سب سے چھپا  
لے لیکن اس نے خود پہ کنٹرول کیا اور چپ ہو گیا



آج دادا کو آنا تھا شہر ساتھ زاوی بھی تھا انہوں نے بیایا میرال اور طغرل آرہے ہیں  
ایک ماہ یہی رہے گئے شاہ کو حیرانگی ہو رہی تھی

اتنے دن وہ تو ایک ہفتہ بھی نہیں رکتے تھے داجی بتا رہے تھے اس بار کسی خاص  
مقصد کے تحت آرہے ہیں اس نے داجی سے پوچھا بھی لیکن ں ہمیں بتایا وہ یونی سے  
چھٹی نہیں کرنا چاہتا تھا تیمور سلگرہ تھی اور انہوں نے اسے سر پرانز دینا تھا

چھٹی نہیں کر سکتا تھا ورنہ ناراض ہو جاتے سب اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بس دو گھنٹے کے بعد واپس آجائے گا زری اور زشی گھر ہی تھی وہ انکو دو گھنٹے تک آنے کا کہہ کر چلا گیا

یونی پہنچ کر اس نے احد کو ڈھونڈ رہا تھا کہ سارہ کی نظر پڑھ گئی اور وہ اسکی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا اس کی طرف آنے لگی اسکے چہرے پہ سنجیدگی چھا گئی ابھی وہ اسے دور ہی تھی کہ شاہ کو ماہی نظر آئی وہ اس کو دیکھے گیا اسکی نظریں ماہی پہ تھی یہ سارہ بھی دیکھ چکی تھی

اس کی آنکھوں میں نفرت صاف دکھائی دی اسکی آنکھوں سے شعلے لپکنے لگے اسکا دل کیا ماہی کو مار دے ہر جگہ ماہی کو پیار کیا جاتا اسکی بات مانی جاتی ہر دفعہ وہ ماہی سے پیچھے رہی لیکن اس بار نہیں شاہ کو وہ کسی صورت اسکا نہیں ہونے دے گئی

حرم اور خان کا رشتہ تہہ ہو گیا تھا ہوا بہت اچانک تھا کیوں کہ حرم کے بابا کی طبیعت اکثر خراب رہتی تھی اس لیے وہ اس کی جلد شادی کرنا چاہ رہے تھے وہ

خان کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اتنی آسانی سے سب ہو جائے گا ہواؤں میں اڑتا  
ہوا محسوس کر رہا تھا خود کو

خان خود نیچے آؤں گئے یا کھینچ کر اتاروں کیپٹن نے کہا  
خان جو خیالوں میں کھویا ہوا تھا اس مہ جبیں کے چونک کر اٹھا

خبیث انسان کبھی کوئی کام بھی کر لیا کر میری جاسوسی تجھ پہ لگتا فرض کی گئی ہیں کبھی  
جو تنخواہ ملتی اسکو حلال کر لیا کرو

میری جاسوسی کے لیے نہیں ملتی

خان حرم کے ساتھ دور کہی خیالوں کی اڑان بھر رہا تھا ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ایک  
خوبصورت جزیرے پہ جہاں بس وہ اور اسکی پری تھے اس کو اپنے خیال میں کیپٹن کا  
دخل دینا بری طرح آگ لگا گیا

اس لیے اس نے اسے جھڑک دیا

کیپٹن کو

پر کیپٹن بھی اس کی رگ رگ سے واقف تھا اس کی باتوں کا خاص نوٹس نہ لیا  
اوائے گدھے کب سے یہاں بیٹھا تیرے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں لیکن  
نہیں اور میں بھی یہی کہنے آیا ہوں تنخواہ تمہیں تہاری پیاری حرم صاحبہ کے خیالوں  
کے لیے نہیں ملتی کام کے لیے ملتی ہے

کیپٹن نے کہا اوائے بکو اس بند کر دے توں نے پہلے کیوں نہیں بتایا سر بلا رہے ہیں وہ  
پہلے ہی مجھے سناتے نہیں تھکتے اب تو وجہ بھی ہے

وہ دونوں سر کے پاس آئے تو سر ایک فائل کھولے کچھ دیکھ رہے تھے اور بہت  
سنجیدہ نظر آرہے تھے انہوں نے دونوں کو بیٹھنے کو کہا اور خود پھر فائل میں سر دے  
لیے

خان سمجھ گیا کوئی نہ کوئی بہت اہم بات ہے جو سر بہت سنجیدہ لگ رہے

خان پوچھ تو لیتا اس کے بعد جو عزت ہوتی وہ الاماں

تھوڑی دیر بعد سر نے فائل سے سر اٹھایا

دونوں سر ہی کی طرف متوجہ تھے سر نے دونوں کے لیے نیو سائمنٹ آگئی ہے اسی  
سلسلے میں دونوں کو بلایا ہے

تین دن پہلے خو چھاؤنی پہ حملہ ہو اس کے ماخذ کا پتا چل چکا ہے اور اسی سلسلے میں تم  
لوگوں کو انڈیا جانا ہو گا

اس کے پیچھے بلکہ اس سے پہلے لاتعداد حملوں کے پیچھے ایک ایجنٹ ہے راکا کٹر ہندو  
ہے

اسکے جو آدمی ہے جس جگہ بھی وردات کرتے ہیں ایک سرح رنگ کا کاڈ چھوڑ جاتے  
ہیں جس پہ ایک دائرہ ہوتا ہے

اس کے علاوہ ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس سب کا پتا لگانے کے لیے  
تمہیں جانا ہو گا یہ ہمارے لیے بہت اہم ہیں نہ جانے کتنے لوگوں کو بے گھر کر چکا  
ہے

نہ جانے کتنے بچوں کے سر سے ان کے باپ کا سایہ چھین چکا ہے نہ جانے کتنی ماؤں سے ان کے لخت جگر ان کے کلیجوں سے علیحدہ کر چکا ہے کتنی بہنوں کا مان چھین چکا ہے

اب اس کے احتساب کا دور شروع ہو گا اب اسے مزید اپنے نوجوانوں بچوں اور بزرگوں کے خون سے ہولی نہیں کھیلنے دو گا تم لوگوں کے پاس صرف ایک ہفتہ ہے اس کے بعد تم لوگوں کو روانہ ہونا ہے

اور خان شام کو جا کے تمھاری منگنی کی تاریخ تہہ کرنے جائے گئے اسی ہفتے کے اندر اندر ہو گئی اور شادی مشن مکمل کرنے کے بعد اب تم لوگ جاؤں شام کو ملتے ہیں اس فائل کو لے لو اور اس کو پڑھ لینا جو چیز نہ سمجھائے مجھ سے پوچھ لینا دونوں نے سلیوٹ کیا اور باہر نکل آئے



مارخ ہمیں تم سے بات کرنی ہے شام کو وہ جب سو کے اٹھی تو امو نے کہا

جی امو کہیے وہ امو کے پاس بیٹھ گئی امو نے ایک نظر اس کے حلیے پہ ڈالی

وہ ابھی سو کر اٹھی تھی اس نے سفید قمیض کے ساتھ براؤن کیپری پہنی ہوئی تھی

بال سارے بکھرے ہوئے تھے آنکھوں میں نیند کا خمار تھا

اس بکھرے ہوئے حلیے میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

انہوں نے اس کے بال سنوارے انگلیوں سے اسے پیار کیا

انہیں یاد آیا کہ وہ یونی سے آنے کے بعد سو گئی تھی کھانا نہیں کھایا تھا

انہوں نے بات بعد میں کرنے کا سوچا کیوں کہ وہ چاہتی تھی کہ وہ زہنی طور پر تیار

کر کے بعد میں یہ خبر سنائے

ماہی اٹھو بالوں کو باندھ کے منہ دھو کے نیچے آؤں میں کھانا لگاتی ہو

امو آپ تو کوئی بات کرنے آئی تھی نہ

ماہی نے کہا

پہلے کھانا کھا لوں پھر بات بھی ہو جائے گئی جلدی آؤں

امو نے کہا

امو میں چائے کے ساتھ سینڈوچ لوں گی کھانا اب رات کو ہی ماہی نے کہا

امو نے سینڈوچ کے ساتھ پکوڑے بنا دیے

اتنی دیر میں فاتی بھی اکیڈمی سے آگئی امو نے چائے ٹیبل پہ لگائی اور سب نے چائے

پی

امو نے چیزے سمیٹی اور ان دونوں کو لے کے کمرے میں چلی گئی

ماہی فاتی میری بات غور سے سنا میں جو میں بتانے لگی ہو

امو آرام آرام سے بولنے لگی

ماہی حیران ہو رہی تھی

دیکھو سارہ کے ابو تمہارے ابو کی فیکٹری میں کام کرتے تھے مینیجر تھے میں نے تم لوگوں کو کبھی نہیں بتایا یہ سب لیکن آج بتا رہی ہوں تم لوگ اب بڑی ہو گی ہو تم لوگوں کو سب پتا ہونا چاہیے

تمہارے ابو کی وفات کے بعد تمہاری دادی تم دونوں کو بھی مارنا چاہتی تھی تمہارے ابو نے اپنے کسی دوست کے ساتھ مل کر فیکٹری کو شروع کیا آدھے آدھے کی بنیاد پہ لیکن انہوں نے گھر والوں کو نہیں بتایا وہ چاہتے تھے کہ جب فیکٹری ترقی کرے گی تو بتائے گئے لیکن اس سے پہلے ہی یہ سب ہو گیا اسکے بعد میں تم لوگوں کو چھاکے لے آئی ورنہ تمہیں مار دیتے ان کی وفات کے بعد تمہارے ابو کے دوست جب باہر کے ملک جانے لگے تو وہ آدھی فیکٹری بھی میں نے خرید لی تمہارے ابو وقتاً فوقتاً مجھے جو تحفے دیتے تھے وہ زیادہ تر سونے یا ہیرے کے ہوتے تھے حق مہر کی رقم بھی مجھے شادی کی پہلی رات مل گئی تھی اور بھی ہر مہینے خرچہ میرے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی تھی میں نے کبھی استعمال ہی نہیں کی اس لیے روپے پیسے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی تمہارے بابا جاگیرانہ نظام سے تعلق رکھتے تھے اس لیے روپے پیسے کی ریل پیل تھی

سارہ کے بابا مینیجر تھے میں نے ان پہ بھروسہ کیا کبھی کبھی میں بھی فیکٹری جاتی سب ٹھیک تھا اس کے بعد پچھلے کچھ سال سے بی پی اور شوگر کی وجہ سے جوہی عدم توجہ ہوئی وہ اپنی اصلیت پہ آگئے اور چالیس فیصد انہوں نے اپنے نام کر لیے ہیں وہ سارے اپنے نام نہ کر لے اب ماہی روز فیکٹری جایا کرے گئی ماہی ہمیں ہمت دکھانا ہوگی اور وکیل صاحب سے بات ہوئی ہے انہوں نے بھی خاموشی اختیار کرنے کا کہا ہے اس لیے مجھے ان سے کسی بھلائی کی امید نہیں رہی ہیں تو اب ہمیں احتیاط سے رہنا ہوگا اور میں چوکیدار کا انتظام کرواتی ہو تم لوگ بھی احتیاط برتنا یہ سب سن کر ماہی حیران رہ گئی کے انسانیت ختم ہوگی ہے آج کے دور میں ان کے سکوں نے انکو مارنا چاہا



میرال اور طغرل شاہ ولا پہنچ چکے تھے شاہ ولا میں اس وقت بہار اتری ہوئی تھی ہر طرف چہل پہل تھی سب بہت عرصے بعد اکٹھے ہوئے تھے ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ میں لگے ہوئے تھے

لیکن گھر کا سب سے بڑا بیٹا غائب تھا اسے کب سے داجی کال کر رہے تھے لیکن اسکا نمبر بند جا رہا تھا

سب جیسا ان دونوں بہن بھائی کو سمجھ رہے تھے ایسا کچھ نہیں تھا نخرے کی پڑیا کہنا چاہئے تھا داجی جس کو کب سے گڑیا کہہ رہے تھے

بات ایسے کر رہی جیسے احسان کر رہی ہو سب کو وہ کچھ خاص پسند نہیں آئی ہاں طفرل سے انکی بہت بن چکی تھی ہنسا ہنسا کے سب کو پاگل کیا ہوا تھا

کھانا ابھی ٹیبل پہ لگایا ہی گیا کے گاڑی پورچ میں آ کے رکی

دیکھتے دیکھتے شاہ احد ہادی اور تیمور اترے

ان سب کو دیکھ کے زاوی چمکنے لگا داجی بھی سب سے ملے ماجی اور چچی ملی سب سے اور سب کو کھانے کے لیے زائشہ آگئی چٹائی پہ کھانا لگایا گیا

داجی کو ٹیبل پہ کھانا پسند نہ تھا کل ہی کبھی تو چل جاتا لیکن ویسے وہ نیچے بیٹھ کے کھاتے تھے

سارے جب کھانے بیٹھے تو زری نظر آئی احد کے لب مسکرا اٹھے  
تیمور جو ساتھ بیٹھا تھا اس کو کہنی مار کے ہوش میں لایا  
وہ اس کو گھورنے لگا

وہ نیچے دیکھنے لگا احد نے ایک بار پھر اسکو دیکھنے کی کوشش کی تو احد کو زرش صاحبہ  
کی گھوری پڑی تو وہ اسکو چڑا کے دوسرے لوگوں کی طرف متوجہ ہو گیا  
مراد آجکل کیا کر رہے ہو آجکل میرال نے کہا  
مراد کو اسکی اتنی بے تکلفی پسند نہ آئی  
لیکن مہمان تھی تو وہ اسے کچھ کہہ نہیں پایا

جب کے ہادی کو کھانسی شروع ہو گئی زاوی نے اسے پانی دیا جبکہ تیمور جو ساتھ بیٹھا  
تھا کھانسی روکنے کے بہانے پیٹھ پہ اپنے لوہے جیسے ہاتھوں سے وہ لگائی کے ایک دم  
کھانسی رکی

ہادی نے اسے گھورا اور آہستہ سے چھبا کے بولا منہوس انسان



ہاتھ ہے کے ہتھوڑا کوئی ایسے بھی مارتا ہے اور تو صبر کر تیرا علاج کرتا ہوں ادھار  
رکھنے کا کائل میں بلکل نہیں

تیمور بھائی کھانہ کھائے نہ زائشہ نے کہا

ایک تو یہ لڑکی مجھے ماموں بنا کے چھوڑے گئی بھائی کی بیٹی

اچھے خاصے موڈ کا ستیاناس کر دیا تھا

زری ڈش پکڑنا پلاؤ کی طغرل بار بار کچھ نہ کچھ اس سے مانگ رہا تھا اور یہاں احد جل  
بھن رہا تھا

زری بھی اسکے ساتھ بہت پیار سے بات کر رہی تھی

یہ لے پکڑے ویسے پھو پھو آجاتی تو اچھا تھا

زری نے تیسری دفعہ کہا تو احد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

پھو پھو بھی آجائے گی زرش اور آپ کھانا کھا چکی ہو تو چائے بنا دے گی



آج تین دن بعد سر مصطفیٰ آئے تھے لیکن آ کے بھی کلاس نہ لی موسم بارش ہونے والا تھا اتنے حسین موسم میں کس کا دل کرتا کلاس لینے کا سارے اس وقت گراؤنڈ میں تھے

سمانتا اور انتالیہ ماہی کے ساتھ بیٹھی اسائنمنٹ بنا رہی تھی جبکہ ہانی اور ثناء ارہان کے ساتھ اسائنمنٹ مکمل کرنے کے چکروں میں تھی

ارہان کا موبائل بجا تو وہ زرا دور ہو کے بات کرنے لگا

سمانتا نے ماہی کو کینیٹین چلنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا کہ اسائنمنٹ بنا کے ہی سب جائے گئے تو ارہان نے بھی اس کا ساتھ دیا

اسائنمنٹ جب بن چکی تو اس وقت سب کینیٹین چلے گئے

ہاں تو ارہان چلوں جاؤں کچھ کھانے کو لاؤ مابذلت کو بھوک ستا رہی ہیں تو آپ کچھ کھانے کو لے آنا ہانی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

ارہان نے جھک کر کورنش بجا لایا

کافی دیر کے بعد بھی اس نے ہاتھ آگئے سے نہ ہٹایا تو تو ہانی نے کہا کیا ہے ارہان جاؤں بھی

ملکہ عالیہ پتوں سے نہیں پیسوں سے ملے گا کچھ نوش فرمانے کو

کینٹین والا نہ تو میری پھوپھو کا دختر نیک اختر ہے نہ میرے مامے کا

سب کے کہکے چھوٹ گئے تو ارہان نے اچنبے سے سب کو دیکھا جیسے سارے پاگل ہو گئے ہو

تم لوگوں نے کون سا لطیفہ دیکھ لیا ہے جو ہنس رہے ہو سب

ایڈیٹ ڈفر لطیفہ سنا جاتا یا سنایا چاہتا ہے گدھے کہی کے یہ دیکھا کب جاتا ہے

اور دختر نیک اختر لڑکی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے

تم نے اردو کو فوت کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی

غالب کی روح کو تڑپا کے رکھ دیا ہے شاہ جو ساتھ ٹیبل پہ بیٹھا تھا ان کی باتیں سن کر

بے اختیار بول اٹھا

ہاہا ہا شاہ تو کدھر کینے یہاں ارہان اس کے گلے ملا  
آجا ہم لوگ موسم انجوائے کر ہے ہیں تو وی آجا

ماہی دعائیں کرنے لگی نہ کر دے پر وہ بھی اس کے چہرے پہ چھائی بے رخی کے تاثر  
دیکھ چکا تھا اس کو اور مزہ آیا اسے چڑانے میں ہلانکہ وہ جانے لگا تھا پر موسم سہانا ہو  
اور اوپر سے دل کا موسم بھی زبردست تھا جس کا اثر اس کے چہرے پہ بھی نظر آرہا  
تھا

چلو ہانی ماہی ثناء انتالیہ سمانتا کچھ لاؤں میری جیب کھالی ہے

ہاں دوں چندہ سارے اسے

کنجوسی کی حد تم پہ ختم ہے ارہان

سب نے اسے سنائی



پر وہ سہی ڈھیٹ ابن ڈھیٹ تھا چل شاہ اپنے اور میرے پیسے دے میں بہت غریب  
ہو

بھائی میرے میرے پیسے تو ماہی دے گی  
کیا ماہی کا منہ کھل گیا ایک دم کھڑی ہو گئی  
مسٹر مجھے مارخ علی کہتے ہیں

ماہی مجھے صرف میرے قریبی لوگ کہتے باقی سب کے لیے مارخ ہو  
میں بھی آپ کے اپنوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا  
کیا تم خوش فہمیوں سے نکل آؤں

تمہیں مجھ سے سو میٹر کے فاصلے پہ بات کرنے کی اجازت نہ دوں  
واقع نہ دینا نزدیک سے تو دوں گی نہ تم سے دور رہا نہ جائے

سب ہنس ہنس کے بے حال ہو رہے تھے شاہ کی مزاح کی حس سے ارہان واقف تھا  
اس لیے سب ہنسنے لگے اور ان سب کو ہنستا دیکھ کر ماہی غصے سے واک آؤٹ ہو گئی  
حرم اور خان کی آج منگنی تھی

حرم کو گھر میں ہی تیار کیا گیا بے بی پنک کلر کی کام والی شرٹ تھی اور اس کے نیچے  
غرارہ تھا نازک سی حرم پہ ایک الوہی روپ آیا ہوا تھا

ایک نور سا تھا اس کے چہرے پے مسکراہٹ چہرے سے الگ ہی نہیں ہو پا رہی تھی  
ہلکے سے میک اپ سے اس کے نقوش اور نکھر کر سامنے آ گئے تھے

میرے یار کی شادی ہے

میرے یار کی شادی ہے

صبح سے کیپٹن اپنی پھٹے ہوئے ڈھول جیسی آواز سے گارہا تھا

یہ خالص خان کی رائے تھی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**



باقی اس سے اتفاقِ رائے نہیں رکھتے تھے

ابے گامڑ شادی نہیں صرف منگنی ہو رہی ہے کتنی بار بتاؤں  
عقل کے دشمن تیری ناقص عقل میں یہ بات کب سمائے گئی

میرا یار بنا ہے دلہا پھول کھلے ہیں دل کے

میری بھی شادی ہو دعا کروں سب مل کے

آمین سر جو کمرے کی طرف آرہے انہوں نے کہا

وہ شرمندہ ہو گیا

سر وہ میں

وہ سر جھکا گیا

بچوں بہت جلدی ہے کیا خیال ہے تمہارے ماں باپ سے بات کروں

سر میں تو ویسے ہی کہ رہا تھا

ویسے سر اگر آپ نیکیاں کمانا چاہتے تو سر یہ نیکی بھی کمالے کیپٹن کہ کر سر کھجانے لگا

سر اس کا کندھا تھپک کر چلے گئے آگئے خان کمرے سے نکل رہا تھا اس کی آنکھوں میں تو جیسے بلب جل رہے ہو ہر طرف روشنیاں بکھیر رہی ہو رہی تھی

گلابی رنگ کا کرتا اور اسی رنگ کی شلوار پہن رکھی تھی اور ہم رنگ واسکٹ پہنی ہوئی تھی بازو اوپر کیے ہوئے تھے دونوں اور دائیں ہاتھ پہ گھڑی رولیکس کی باندھی ہوئی تھی بالوں کو بہت اچھے سے بنایا گیا تھا

سر نے اس کو سر تا پیر دیکھا

نوجوان پیارے لگ رہے ہو

دو چار راستے میں نہ لڑھک جائے سر میری مانے تو برکھا پہنا کے لے جائے

کیپٹن نے کہا

سر نے مڑ کر اسے گھورا تو زبان تالو سے لگ گئی

بس کرے گھورنا بچے کو آج آپ آفس میں نہیں ہے یہ گھر ہے چلے اب بہت دیر ہو  
رہی ہیں سر کی بیوی نے کہا

سب آگئے پیچھے باہر نکلے دو گاڑیاں رواں دواں ہوئی

ایک میں سر انکی بیوی اور کچھ خان کے کولیگ اور دوسری میں خان کیپٹن اور ساتھ  
انکی کلیگ تھی یہ لوگ سب جب حرم کے گھر پہنچے تو وہاں انکا پر تپاک استقبال ہوا  
دونوں کو

ہال میں لا کے بٹھایا گیا

حرم لوگوں کی طرف بھی کچھ لوگ ہی مدعو تھے

حرم کو جب خاں کے برابر بٹھایا گیا

وہ حرم سے کچھ کہنا چاہتا تھا جیسے ہی بولنے لگتا کیپٹن اس کو خاموش کروا دیتا دلہے  
بولتے نہیں

اب جب اس نے تیسری دفعہ پھر یہ کہا تو خان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

اویں دفعہ ہو جا کون سی دشمنی نکال رہا ہے اب کچھ کہا نہ تو دوسو چھ ہڈیوں سے چھ  
سو اٹھارہ بنا دوں گا

نکل اب بات کرنے دے

ساتھ بیٹھی حرم کا کہیے لگانے کا دل کرے خان کی حالت دیکھ کر  
اتنے میں سر بھی آگئے اور انگھوٹیاں پہنائی اور حرم کا صدقہ دیا سر نے اس کے بعد  
کھانے کا دور چلا اور کھانے کے فوراً بعد نکل گئے اور خان کو بات کرنے کا موقع بھی

نہیں مل سکا

آج یونی میں فیروں پارٹی تھی پچھلے دنوں آفس میں بڑی تھی اس لیے اس نے ابھی  
تک شاپنگ نہیں کی تھی اب الماری کھولے کھڑی تھی کے کیا پہنے لیکن کچھ سمجھ  
نہیں سمجھ آرہی تھی

تم وہ بلیک سوٹ کیوں نہیں پہنتی وہ جو آپ کبھی لائی تھی ایک بار بھی نہیں پہنا

اوہ یاں یاد آیا اس نے الماری کے نیچے والی سائیڈ سے پیکٹ نکالا اور تیار ہونے لگی  
شال لی گاڑی کی چابی لے کر نیچے آئی اور امو اور فاتی نے جب دیکھا تو انکی آنکھوں  
میں ستائش آگئی

اس نے امو سے پیار لیا اور فاتی سے۔ مل کر ہانیہ کی طرف آگئی

وہاں سے اسے لیا یونی آگئی ثناء نے دونوں کو دیکھا تو آنکھ ماری دور سے دونوں ہنس

دی ماہی پہ بلیک فراک اس کے گورے رنگ پہ جج رہا تھا

اور اوپر سے لائٹ میک اوور میں گڑیا لگ رہی تھی

ہانی نے فیروزی شرٹ اور ساتھ کیپری پہنی ہوئی تھی

اور ثناء نے جینز اور شرٹ ویر کی ہوئی تھی

ارہان اس کو دیکھ کر ہونٹ سیٹی کی طرح کیے ہائے اوئے

آج چاند دن میں بھی نظر آرہا خیر ہے نہ

اور یہ تارے کیوں پروانے بنے ہوئے ہیں

اس نے ساتھ ہی ثناء اور ہانی کو چھیڑا

وہ دونوں کچھ کہتی اس سے پہلے

ارہان نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا اوائے ماہی یارا ایک پروہلم ہو گئی ہیں یار جس نے  
کمپیرنگ کرنی تھی وہ لڑکی نہیں آئی پلیز تم کر لوں مہربانی ہوگی پلیز انکار نہیں کرنا

اس کا چہرہ دیکھ کر وہ اسے منع نہ کر سکی اور مان گئی

وہ اس کے ساتھ سٹیج کی بیک پہ آگئی وہاں تیمور مسلسل ٹٹے کے انداز میں سپیچ  
پریکٹس کر رہا تھا

مسلسل ایک لائن پڑھ رہا تھا اور وہ بھی بہت ہی بو نڈے انداز میں

"ہاں میں نے لہو اپنا زمیں کو دیا ہے"

ماہی کی ہنسی چھوٹ گئی پھر کچھ سوچ کر مسکرانے لگی

مے آئی ہیلپ یو مسٹر



اس نے اسکو گھورا پھر کچھ سوچ کر

ییس کہ دیا

یہ ایسے نہیں آپ کو یاد ہو گا اس کو بوجھ سمجھ کے نہیں بلکہ اس کو سکون سے پڑھے

اس نے پڑھ کر سنایا

تو سب تالیہ بجانے لگے

آپ نے تو کمال کر دیا ہے

آپ کا نام کیا ہے مس

مارخ علی میرے اپنے مجھے ماہی کہتے ہیں

اب میں بھی آپکو ماہی کہو گا سس

تو ا

ماہی مسکرا دی۔ اس کے سس کہنے پہ

شاہ نے بلیک ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا وہ ابھی آیا تھا باقی سارے ہال میں گئے اور تھے  
بلیک سیٹج کی ساری زمرہ داریاں اس کے گروپ پہ تھی احد اور زری پہ ساؤنڈ سسٹم کی  
تھی زائشہ سارہ کے ساتھ تھی اس نے جینز اور سیلو لیس شرٹ پہنی ہوئی تھی  
اس کو غصہ آ رہا تھا کہ کیا دیکھ کر زری نے اس سے دوستی کی ہے

شاہ شاہ ادھر آؤں تمہیں اپنی سس سے ملواؤں

تیمور اسے چیخ چیخ کے بلانے لگا جب وہ اس کے پاس گیا ماہی کو دیکھ کر اس کو خوشگوار  
احساس ہوا دونوں بلیک بلیک واؤ تیمور نے کہا

یہ میری سس ہے ماہی اور ماہی یہ میرا بھائی جگر شاہ ہے

میں جانتا ہوں اسے تیمور یہ

مس تیز گام ہے F-16

ہائے کیسی ہے آپ مس

اور تم کیا ہو کھڑوس بغیر تار کے جلے ہوئے چارجر

چپکو کہی کے چپکنے کے علاوہ کچھ آتا ہے کیا

تم کیا ہو چھپکلی کہی کی زہر ہی اگلتی رہتی ہو ہمیشہ پیار کی زباں تمہیں سمجھ نہیں آتی

یار تمہارا دماغ ہے یا سرداروں کا دماغ ہے جو ایک بات سمجھ نہیں آتی

اوائے بس کروں جب ملتے ہو لڑتے ہی ہو

میاں بیوی کی طرح بس کروں احد جو پاس ہی تھا دونوں کو ڈانٹا

تیمور شاک میں تھا دونوں کی گزبر کی زبانیں دیکھ کر

کوئی کام آپ سے ڈھنگ سے نہیں ہوتا زرب سے کہہ رہا ہے اسٹینشن کو لپ

ٹاپ کے ساتھ کنیکٹ کرے لیکن کوئی بات سن لو

وہ پتا نہیں کون سا دن ہوگا

احد نے زرش سے کہا

مسٹر اسفند مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے کا قطعی شوق نہیں

آپ خود کرے میں آپ کے ساتھ مزید اپنا مغز نہیں مار سکتی  
وہ جانے لگی تو احد ایک دم آگئے آگیا اور اسے رکنا پڑا  
میرے ساتھ بات کرنے میں آپ کی جان جاتی ہے اور اس امیریکن سونڈی سے بات  
کرتے ہوئے دانت اندر نہیں جا رہے تھے

احد نے تپ کے کہا

وہ جو اس کی بات سن رہی تھی اس کی بات کے آخر میں کھکھلا اٹھی امریکن سونڈی ہا ہا  
مسٹر اسفند آپ اتنے جلیس کیوں ہو رہے ہیں میرے کزن میرا چہرہ میری ہنسی میرا  
منہ آپ چاچے لگتے ہو اعتراض کرنے والے بات کرتے کرتے اس کا انداز طنزیہ ہو  
گیا

مس زر اس امیریکن سونڈی کے ساتھ آپ کے دانت بھی یقیناً ٹوٹ جائے گئے اور  
اسکی تو ٹانگیں بھی ٹوٹے گی جو آئندہ آپ مجھے اس کے ساتھ دانت نکالتے نظر آئی تو  
اس سے پہلے وہ کچھ کہتی احد نے اسے مزید کچھ کہنے سے منع کیا

زر یار بعد میں باقی باتیں سنا لینا پلیز میری ہیلپ کر دو دیر ہو رہی پروگرام شروع ہونے والا ہے آپ ساونڈ سسٹم دیکھو میں مائیک دیکھ لوں اس نے بھی کچھ نہ کہا اور اس کے ساتھ کام پہ لگ گئی پسند تو وہ بھی اسے تھا لیکن کبھی اظہار نہیں کیا

کہی اسکی حالت اس پہ آشکار نہ ہو جائے اس لیے جب بھی وہ کوئی بات کرتا اس کو الٹا ہی جواب ملتا اپنے آپ کو چھپانے لے لیے اس سے بہت لڑتی تھی

مصطفیٰ کمپیوٹر سیکشن میں آگیا سب کو مصروف دیکھ کر اس جلدی سے یو ایس پی لیپ ٹاپ لگائی جلدی سے ڈیٹا کاپی کیا اور ابھی نکلنے لگا کے کمرے کے اندر داخل ہوئے دو لوگ مصطفیٰ جلدی سے پردوں کی کے پیچھے دیوار کی اوٹ میں ہو گیا اور ان کے نکلنے کا انتظار کرنے لگا

میر صاحب پھر کب ڈلیوری دینی ہے

ہم پہ اوپر کی طرف سے بہت زور ہیں جس کی وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ اب یہ معاملہ جلد سے جلد نمٹ جائے

کمپیوٹر سیکشن کے انچارج کی آواز ابھری جو مصطفیٰ پہچان گیا تھا

ابھی بہت مشکل ہیں وہ لڑکی ہمارے کام میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں اور میں جب تک اس کا حل نکالتا ہوں تب تک کے لیے تھوڑا حوصلہ کیجیے میں نہیں چاہتا کہ ہمارا کام اور نام دونوں خراب ہو

اس کو کسی شخص کی آواز آئی

لڑکی بڑے کام کی ہے کاظم صاحب ویسے اگر وہ قابو میں آجائے تو وارے نیارے ہو جائے

اس کی خوں صورتی کو استعمال کر کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں

اگر نہیں مانی تو اسکو میرے حوالے کر دینا میں تو ہو ہی وہ مکروہ منہی سے ہنسا

مصطفیٰ نے ہونٹ بھیچے ہوئے تھے اس کا بس نہیں چل رہا تھا ان گھٹیا لوگوں کا سر  
قلم کر دے جو حوا کی بیٹوں کو کھلونا سمجھے ہوئے ہیں  
کیا انہوں نے کسی عورت کے جسم سے جنم نہیں لیا کیا کوئی عورت ان کی بہن بیٹی  
نہیں تھی

اتنی غلیظ سوچ

شیطان دنیا میں یقیناً ان ناپاک غلیظ گھٹیا لوگوں کی صورت میں موجود ہے  
جانوروں سے بھی بدتر ہیں

اس کا دل کرے چھ کی چھ گولیاں ان کے سینے میں اتار دے

لیکن ابھی وہ ان کے نیٹ ورک کے بارے میں پوری طرح پتا چلانا چاہتا تھا  
وہ مزید ان کو اور ڈھیل نہیں دینا چاہتا تھا وہ جلد سے جلد یہ کام مکمل کرنا چاہتا تھا  
حوا کی بیٹوں کا تحفظ اس کا اولین مقصد تھا

انکے ناپاک ارادے سننے کے بعد تو اور بھی وہ یہ سب جلدی کرنا چاہتا تھا اس لیے اب اسے اس لڑکی کا پتا چلانا تھا کون تھی وہ اور اس کے ذریعے وہ اپنا کام کیسے نکال سکتا اور اسکو کیسے بچا سکتا پر اس سے پہلے اسے اس آدمی کا پتا چلانا تھا جسے میر صاحب ناظم صاحب کہہ رہے تھے جیسے ہی وہ لوگ لیب سے باہر نکلے مصطفیٰ ان کے پیچھا نکلتا ہی کے دروازے کو لاک لگانے کی آواز آئی

اوہ شٹ اب کیا کروں

مصطفیٰ نے کچھ سوچا اور موبائل جیب سے نکال کے کسی کو کال کی اور لاک کھولنے کو کہا لیکن اسی وقت اسے دروازے کے کھلنے کی آواز آئی وہ پھر دیوار کی اوٹ میں ہوا اس نے دیکھا کوئی اندر داخل ہوا اور آرام۔ سے دروازے کو لاک کیا اور پھر کچھ تلاش کرنے لگا بلاآخر وہ الماری کے سامنے کھڑا ہو اور کھٹ پٹ کرنے لگا مصطفیٰ آرام سے آواز پیدا کیے بغیر اس کے پیچھے گیا اور اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا تا کے شور نہ کر سکے

اسکے سر یہ بندھا ہوا نقاب نیچے گرا اور دوسری طرف مصطفیٰ بھرپور طریقے سے چونکا  
اس نقاب پوش کو دیکھ کر خیر چونکا تو کوئی اور بھی  
تھا



حرم حرم کب سے بیٹا موبائل بچ رہا ہے اٹھالوں اسے اف تو با لگتا کانوں میں روئی  
گھسائی ہوئی ہو جیسے لڑکی کو کوئی ہوش ہی نہیں

مسز ماہنور کے بولنے کی آواز جب حرم کے کانوں میں پڑی تو۔ چونکی اور یک  
دم موبائل کی طرف لپکی

وہ کل ہونے والی تقریب کے بارے میں سوچ رہی تھی بار بار اسکی نگاہ اس کے ہاتھ  
کی طرف اٹھ رہی تھی وہ جتنا بھی اپنے پروردگار کا شکر کرتی کم تھا

اتنی جلدی ہو جائے گا سب اس کے وہموں گمان میں بھی نہیں تھا سب بہت دلکش  
دلنشین تھا وہ جو اب تک اپنی دوستوں سے ان کے منگیتروں کے قصے سنتی تھی اور

اپنے راج کمار کے بارے میں سوچتی تھی کہ وہ آئے گا اور آکر کے جائے گا  
خوابوں کی دنیا میں رہتی تھی

ویسے وہ بہت میچور تھی لیکن

لڑکیاں جتنی بھی میچور ہو جائے لیکن ان دماغ میں اپنے جیون ساتھی کے لیے ایک  
خاص ہی تصویر ہوتی ہے

اس سے خوابوں کا شہزادہ مل گیا تھا اسکی آنکھیں بال ناک جسامت قابل دید تھی اور  
کچھ لوگوں کے لیے قابل رشک اور حسد بھی تھی

وہ یک دم خیالوں کی دنیا سے حقیقت کی دنیا میں پلٹی تو اس نے موبائل میں آتے نام  
کو دیکھ کر روشنیوں نے جیسے اس کے چہرے کا احاطہ کر لیا ہو اس نے یس کا بٹن دبایا  
اور موبائل کو کان کے ساتھ لگا دیا

تھوڑی دیر دونوں طرف خاموشی کے بعد

اسلام علیکم کہا گیا دوسری طرف سے

وعلیکم اسلام حرم نے کہا وہ جواب دیتے اپنے کمرے کی جانب رواں ہو گئی

کیسی ہیں آپ دوسری طرف سے پوچھا گیا

سوال تو بہت عام سا تھا لیکن اس میں جڑبوں کی شدت تھی اس کے گمبیر لہجے میں

پوچھے گیا عام سوال بھی اسے بہت خاص لگا

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں حرم نے کہا

خان نے ایک گہری سانس لی میں اگر کہوں میں ٹھیک نہیں ہو تو ؟؟؟؟

اس کے شدتوں سے چور لہجے کو وہ محسوس کر گئی تھی

وہ بلش کرنے لگی اس کے رحسار ٹمٹما اٹھے

تو آپ ڈاکٹر کے پاس جائے نا اس نے معصومیت سے کہا

جی میں نے اپنے ڈاکٹر سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لیے ہی کال کی ہے تاکہ

میں ٹھیک ہو جاؤں

تو کیا آپ اپنے بیمار کو شفا دینے کے لیے تیار ہے حرم

خان کی بات سن کر اسے ایسا لگا جیسے تتلیاں اس کے گرد گھیرے کی صورت میں  
رقص کر رہی ہو اور وہ پھول ہو جیسے

حرم میں جانے سے پہلے ایک بار ملنا چاہتا ہو

پلیز انکار مت کیجیے گا

اس نے بڑی آس و امید سے پوچھا تھا وہ اس کو انکار نہیں کر سکی



فنکشن ان کی امید سے بھی اچھا رہا

سب نے بہت انجوائے کیا تھا

وہ سب کلاس لینے کے بعد باہر نکلے ہی تھے کہ انہیں سامنے سے تیمور آتا نظر آیا

لو جی آگیا بہن کا بھائی ہانی نے اونچی آواز میں ماہی کو بتایا

ماہی نے اس کی آواز پہ سامنے دیکھا تو اس نے تیمور کو اپنی طرف آتا دیکھا ساتھ اس کے ایک اور لڑکا بھی تھا

آج ثناء چھٹی پہ تھی اور اتفاقاً ارہان بھی چھٹی پہ تھا سو ان کے گروپ کے تقریباً دو لوگ ہی آئے تھے

ہائے ماہی ہائے ہانیہ تیمور نے ان کے قریب آ کے کہا

ہائے تیمور دونوں نے کہا

کیسی ہیں آپ دونوں ؟؟؟؟

ان سے ملے یہ ہے میرا کزن میرا دوست میرا جگر بعض لوگ اسے میری گرل فرینڈ

بھی کہتے ہیں نام عبدالہادی ہیں ہم اسے ہادی کہتے ہیں

اور ہادی یہ مارخ ہیں اور ان کے اپنے انہیں ماہی کہتے ہیں

اور یہ ان کی دوست ہانیہ ہیں

تیمور نے تعارف کی رسم نبھائی

ہادی بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے اس نے کبھی دیکھا  
ہیں لیکن اسے یاد نہیں آرہا تھا

اس نے فضول خیالات کو اپنے دماغ سے جھٹکا اور اسکو ہائے کہا او تو آپ ماہی ہیں کل  
سے اس نے دماغ کھا لیا تھا ماہی ماہی کر کے تو آج میں پہلی فرست میں ملنے چلا آیا

کہ میرے علاوہ وہ کون عظیم ہستی ہیں جس نے اس کو متاثر کیا

ہادی نے شرارت سے کہا تو وہ دونوں کھکھلا کے ہنس پڑی

صحیح کہتے ہیں انسان کی پہچان اس کی زبان سے ہوتی ہیں

دیکھنے میں آپ بہت مصصوم لگ رہے تھے آپ کی زبان نے آپ کے تاثر کو ضائع

کر دیا ہے آپ تو تیمور سے بھی زیادہ چول نکلے ماہی نے ہنستے ہوئے ہادی کی کھنچائی کی

تو سارے ہنسنے لگے

ماہی آپ اتنی جلدی پہچان گئی اسے تیمور نے کہا

ہاہا ماہی آپ کا سینس آف ہیومر بہت اچھا ہیں آپ کی تیمور صحیح تعریف کر رہا تھا  
میں بھی آپ کو سس بلا سکتا کیا ہادی نے کہا

تو ماہی نے اجازت دے دی ماہی کو بھی وہ سلجھا ہوا تھوڑا شرارتی سا لگا  
ماہی میری کوئی بہن ہوتی تو آپ جیسی ہوتی آپ کو دیکھ کر نہ جانے کیوں اپنے پن کا

احساس ہوتا ہیں

ہادی نے کہا

سو سویٹ میں بہن ہی ہو تمھاری

چلوں آؤں اس خوشی میں سب کو ٹریٹ دیتی ہو ماہی نے کہا تو وہ چاروں کینیٹین کی  
جانب چلے گئے



سارہ رکھو تمھارے بابا کو تم سے بات کرنی ہیں

سارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگی تو اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی



مام پلیز ابھی میں تھک چکی ہوں ریسٹ کرنا چاہتی ہو

شام میں بات ہو گی

سارہ نے بے زاری سے جواب دیا اور سڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

سارہ کوئی بہت زور سے دھاڑا

سارہ مڑی تو دیکھا اس کے بابا غیض و غضب لیے اسے پکار رہے

جلدی نیچے آؤں اور بات سنو میری

اس دن کے لیے پیدا کیا تھا تمہیں یہ دن بھی دیکھنے تھے ہمیں غصے سے ان کا چہرہ  
تپنے لگا

سارہ نے اپنے باپ کو کبھی اتنے غصے میں دیکھا نہیں تھا اس لیے ان کے اس لہجے  
سے ڈر گئی لیکن انہیں محسوس نہیں ہونے دیا

او گوڈ بابا آپ کس طرح دیہاتوں میں رہنے والوں لوگوں کی طرح چلا رہے ہیں آپ  
میڈل کلاس مینٹیلیٹی چھوڑ دے

سارہ تم حد سے بڑھ رہی ہو اپنے باپ سے بات کر رہی ہو تم بھولو مت  
موم پلیز میں بہت تھک چکی ہو آپ لوگ بھاشن دینا بند کرے اور کام کی بات کریں  
ایک تو آئے دن کوئی نہ کوئی ڈرامہ کریٹ کیا ہوتا ہے اس نے موم کی بات کاٹ کر  
بہت بد تمیزی سے بات کی تو

اسکے باپ نے اسکا بغور جائزہ لیا اور اس کے اس قدر بد تمیز اور منہ پھٹ ہونے کی  
وجہ دریافت کر لے لگے لیکن اس کے چہرے پہ سوائے بے زاری کے کچھ اخذ نہ کر  
سکے

سارہ بیٹھوں یہاں مجھے تم سے چند اہم باتیں کرنی ہے انہوں نے نرمی سے اسے  
مخاطب کیا اس کو ساتھ کیے ڈرائنگ روم میں آئے اور اسے بیٹھنے کا کہا  
تمہاری مارخ سے کیا بات ہوئی تھی اس دن

بابا کب میری کب ماہی سے بات ہوئی اسنے الجھن برے لہجے میں پوچھا

سارہ ایک ہفتے پہلے کی بات ہے شاید آپ مجھے بتانا پسند کرے گئی انہوں نے سرد لہجے میں معمہ دریافت کیا

ڈیڈ کچھ خاص نہیں وہ ہمیشہ مجھے سب کے سامنے یونیورسٹی میں بھی ڈی گریڈ کرتی ہے میری زندگی میرا کیریئر خراب کرنا چاہتی ہے یہ لڑکی اور میں ایسا ہونے نہیں دوں گی اس نے جارحانہ طریقے سے کہا اس کی آنکھوں سے شعلے لپکنے لگے

ڈیڈ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا ہمارے ٹکڑے پہ پلنے والے اور ہمارے آگئے ہی زبان چلائے

ڈیڈ آپ کو نہیں پتا سانپ پال رکھے ہیں آپ نے وہ پھنکاری قید کر لیا سانپوں کو یہ کہہ کر سپیرے نے

کہ انسانوں کو انسانوں سے ڈسوانے کا موسم ہیں

سارہ میری جان فیکٹری میں 60% ان کا بھی حصہ ہے اور اب تم اس سے مت الجھنا  
اس کا بنوبست میں کر لوں گا آئندہ میری بیٹی کو کچھ کہہ کر دکھائے آپ بس اس سے  
الجھنا مت

اسکی ماں اور اس کے بہت پر نکل آئے ہیں جلد ہی ان کا بندوبست کرتا ہوں

اب جاؤں میری گڑیا آرام کرو اور عمر کو اٹھا دینا کو چنگ جائے

نیم بجت ہبڈ \* تھک \*

جاتاں وہوتہ \* ی گدنز \*

ے ک \* تا حفسد \* س پاو

ٹلپرک \* انہکید \* عورش

رک دیتا ہوں \* روا \* سا

\* حفسد \* رپرکا کر اجتا



ہوں ناہج \* ی گدنز \* یہمت

ہجم سے سد \* ی تلام \* ہے روا

یہم \* دیکھتا \* ہوں نہ

\* ی گدنز \* وتسا اے حفص

سے سد سے گا ی ہڑبی ہیہن

ی ہو نہ حفص \* صفیہ \*

تسیرا ہر \* ی قاب \* بسد

وتے تاے تاج \* مسوم \*

\* رہے ہٹ \*

۔ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

ماہی وکیل صاحب سے ملنے کے بعد ایک پراپرٹی ڈیلر کے پاس گئی وہ اپنے اموفاتی  
کے لیے محفوظ پناہ ڈھونڈ رہی تھی برے وقت کا کوئی پتا نہیں ہوتا اور آج جو کچھ

وکیل صاحب نے کہا اس سے اسے اس خطرے کی نوعیت کو اندازہ ہو گیا تھا اس لیے وہ اب تک تین جگہ جا کے فلیٹ دیکھ آئی تھی وہ کسی گنجان جگہ کا انتخاب کرنا چاہتی تھی جو پیسے تھے اسکو بہت سوچ سمجھ کے خرچ کرنے تھے

بعد کے حالات کا کچھ پتا نہ تھا وہ اپنا رخ کس کروٹ بدلتے ہیں

ماہی سارہ کے بابا کے گھٹیا عزائم۔ سے واقف ہو چکی تھی

اس بات پر بار بار اپنے رب کا شکر ادا کر رہی تھی

کہ بروقت اسے پتا چل گیا

اس کا دل کرے دھاڑے مار مار کے روئے اس کے سر پہ بھی بھائی باپ کا سائبان

ہوتا تھا وہ دیکھتی کسی کی کوئی جرات انہیں کچھ کہ پاتا کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ پاتا

اس کو مردوں کی گندی نظروں سے خوف آرہا تھا جہاں جاتی حوس بھری نظروں کا

سامنا کرنا پڑتا لوگوں کی للچائی ہوئی نظروں سے اسے گھن آرہی تھی

لیکن اگر کچھ کہتی بھی تو خود ہی بدنام ہوتی کیوں کے یہ دنیا تو ہیں ہی مردوں کی مرد  
کتنا بھی دلال ہو کمینہ ہو اسکو لوگ پھر بھی عزت سے دیکھتے اور مرد پک ہو کے بھی  
بے غیرت کہلائی جاتی ہیں

جہاں قرآن میں عورتوں کے لیے پردے کے احکام ہیں

وہی مرد کے لیے بھی پردے کے احکام ہیں مرد کے پردے کا مطلب عورت کی  
طرح منہ چھپانہ نہیں بلکہ اپنی نگاہ کی حفاظت کرنا یعنی اپنی نگاہ کو جھکانے کے احکام  
ہیں

مرد کو یہ تو پتا چار شادیاں جائز ہے یہ قرآن میں ہیں سنت ہیں فلاں فلاں اس  
معاملے میں انکے پاس ایک سے بڑھ کر دلیل موجود ہوتی ہے اور اس پر عمل کرنے  
سے بھی دریغ نہیں کرتے

لیکن اس کو اور احکامات کا پتا نہیں اپنے فرائض سے غافل ہیں ہاں مگر اپنے حقوق  
بہت اچھے سے ازبر ہیں



نماز کا کہوں تو یہ سنیوں کی مسجد یہ شیوں کی ہے یہ وہابی کی ہے تو نماز نہیں پڑھتا  
میں

یہ مہز نماز نہ پڑھنے کے بہانے

لوگوں اللہ تمہاری نیتوں کو جانچے گا نہ کے مسجد

ارشاد نبوی :-

"نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے"

ہمارے ہاں نماز کا اہتمام رمضان جمعہ اور بس عید پہ ہی ہوتا ہے تو کیسے ہم بے حیائی

اور برائی کے کاموں سے بچے

اور صرف مرد ہی نہیں عورتیں بھی مردوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہے واہیات

کپڑے پہن کے اور خوبصورت بنا کے خود کو دعوتِ نظارہ دیتی ہے یہ اس کے باپ

بھائی اور شوہر پہ ہوتا ہے اسے کیسے لوگوں کے سامنے لائے ایک لڑکی اپنے بھائی کا

مان باپ کا غرور ہوتی ہے اس پہ لازم ہیں کہ وہ ان کے مان غرور لوٹوٹنے نہ دے  
ان کی عزت قائم رکھے

یہ باپ بھائی اور شوہر پہ ہے وہ اسے اپنے لیے باعث فخر بنانا چاہتے ہیں یا باعث ذلت  
اگر کبھی کسی وجہ سے انکے لیے ذلت کا باعث بن جائے تو غیرت کے نام پہ قتل کر  
دی جاتی ہے

یہ سب مکافات عمل ہیں دوسرے کے ساتھ جو کروں گئے وہی تمھاری بہن بیٹی کے  
ساتھ ہو گا کل

وہ ان خیالوں میں بری طرح الجھی ہوئی تھی جب اسکے پاس کسی گاڑی آکے رکی اور  
وہ یک دم اچھلی اود خیالوں کی دنیا سے باہر آئی

ماہی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں تیمور نے سائیڈ پہ گاڑی کھڑی کی اور باہر نکل کر آگیا  
اس نے بغور ماہی کا جائزہ لیا

عام سے حلیے میں تھی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

فیروزی قمیض شلوار میں ملبوس تھی اسنے بلیک شال کاندھے پہ ڈالی ہوئی تھی اور اس کے چہرے پہ درد کی ایک داستان رقم تھی اس کی آنکھیں اس کا حال بیاں کر رہی تھی اسکی ایک طویل مسافت کی داستان سنا رہی تھی

ماہی نے ایک نظر تیمور کو دیکھا پھر ایک گہری سانس لے کر خود کو معمول پہ لایا

اور چہرے پہ مسکراہٹ سجا کے درد کو چھپالیا ہمیشہ کی طرح

تیمور تم یہاں کیا کر رہے ہو

کدھر آوارہ گردی ہو رہی ہیں

ماہی نے اسے چھیڑ

محترمہ میرا تو کام ہی کبھی سڑکوں تو کبھی گلیوں کی خاک چھاننا آپ بتائے آپ یہاں کیسے

ایک پل سوچا بتا دے

لیکن اسے اپنی خوداری بہت عزیز تھی جسے وہ کسی صورت نہیں گنونا چاہتی تھی



کچھ نہیں ایک کام تھا بس وہی کرنے آئی تھی

کیا میرے کام کی نوعیت جان سکتا ہوں

اف تبی تھا نہ ایک کام

اچھا چلے میں آپ کو گھر چھوڑ دوں بائی دے دے ماہی تمہاری گاڑی کہاں ہیں

تیمور نے کہا

وہ ورک شاپ پہ خراب ہو گئی تھی

وہ تیمور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی راستے میں ایک دوسرے کو چھیڑتے  
رہے اس نے ماہی کو گیٹ کے سامنے اتارا ماہی نے اسے بہت اندر آنے اور چائے کے

لیے کہا

لیکن نہیں مانا اور گاڑی کو زن بھاگا کے لے گیا

چوکیدار نے دروازہ کھولا ماہی اندر چلی گئی



وہ سٹیرویو پہ لگے عاطف اسلم کے گانے میں بری طرح کھویا ہوا تھا اس کا موبائل بجنے لگا

اف پتا نہیں کون ہیں اس کا اپنا اس طرح ڈسٹرب کیے جانا بہت برا لگا  
اس نے اسی برے موڈ کے ساتھ نمبر دیکھے بنا کال ریسپور کی

شاہ مراد اسپیکنگ

اس نے بے زاری سے کہا

دوسری طرف موجود تیمور سمجھ گیا تھا وہ ڈسٹرب ہوا ہیں لیکن یہ بات ہی کچھ ایسی  
تھی وہ صبر نہ کر سکا

تیمور بول رہا ہوں شاہ

کہاں ہو اس وقت مجھے تم سے ملنا ہے بات بہت ضروری ہیں تم جتنی جلدی ہو صدر  
والے فلیٹ پہ پہنچو ابھی میں بھی پہنچ رہا ہوں دوسری طرف بات جواب سنے بغیر ہی  
کال کاٹ دی گئی



شاہ موبائل کو ہاتھ میں لے کر سوچنے لگا ایسی بھی کیا بات ہوئی جو اتنا اچانک بلایا ہے  
اس کے زہن میں عجیب عجیب وسوسے آرہے تھے  
اس نے اپنا حلیہ دیکھا

ٹراوڑر بلیک اور مسٹرڈ کلر کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی

حلیہ ٹھیک تھا اس نے چیئنج کرنے کو چھوڑا اور موبائل اور گاڑی کی چابی لے کر نکل  
گیا

زری میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں

بھائی داجی لوگ آنے ہی والے ہو گئے آپ کہا جا رہے ہیں زاشی نی پوچھا وہ بھی وہاں  
آگئی

گڑیا میں تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا اس نے عجلت بھرے انداز میں کہا اور نکل گیا  
ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ تیمور کے فلیٹ کے باہر تھا

تیمور بیل کی آواز سن کے دروازے کی طرف آیا اور اسے کھولا

شاہ کو اندر آنے کا راستہ دیا اور اسے ڈرائنگ روم میں جانے کا کہہ کر دو کپ چائے کے رکھ کر ڈرائنگ روم کی طرف آگیا

تیمور کیا ہوا ہیں اتنی ایمر جنسی میں کیوں بلوایا ہے سب ٹھیک ہیں

تیمور کچھ دیر چپ رہا پھر اسنے ماہی اور اپنا ملنے کا بتایا اور گھر چھوڑنے تک کا سب بتایا

شاہ راستے میں میں نے دیکھا کہ کوئی میری گاڑی کو فلو کر رہا ہیں پہلے مجھے لگا وہم ہیں یھر گاڑی کو ماہی نے بھی نوٹس کیا وہ کچھ گھبرا گئی تھی خوف زدہ تھی وہ میں نے

یوچھا بتایا نہیں اور ان کا اس علاقے میں موجود ہونا

کچھ گڑ بڑ ہیں معاملہ کچھ اور ہیں

افففف تیمور کے بچے تم نے مجھے اس چڑیل کے لیے بلایا ہے پورا سیاہا ہے اسے کیا

کوئی مصیبت ہوگئی وہ خود ایک مصیبت ہیں

مجھے کوئی شوق نہیں اس کی مدد کرنے کا اور مدد ٹریسا بننے کا تمہیں ہی مبارک ہو

ایک مدد کروں اور پھر گالیاں بھی کھاؤ نہ بھائی نہ میں تو اس شہد کی۔ مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا کاٹے جانے کا حاشہ ہے سانپ کے زہر سے بندہ بچ جاتا ہے اس کے زہر سے نہیں وہ سانپ سے بھی زیادہ زہریلی ہے

وہ ماہی کے خلاف گوہر افشائیاں کرنے میں لگا ہوا تھا اور تیمور منہ کھولے کھڑا ہے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کہ یہ کہہ کیا رہا ہے

جب شاہ نے اپنی بات ختم کر کے تیمور کو دیکھا تو اسکو سمجھ گئی وہ کیا کہ گیا ہے اسکے سامنے

اچھا پتہ کروادوں گا معاملہ کیا ہے یار پریشان نہ ہو

شاہ نے تیمور کو کہا

لیکن ابھی جو کچھ کہا تم۔ نے وہ کیا تھا

یار وہ تو ڈرامے بازی تھی نہ ڈرامے کر رہا تھا

داجی لوگ آرہے چلے گا گھر آ جا

اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھوں کے مصادق وہ بھی جٹ پٹ تیار ہو اور وہ گیا شاہ کے

ساتھ

مارخ آپکی اسائنمنٹ کہاں ہیں جب میں نے کہا تھا سب نے بنانی ہیں تو میرا خیال ہیں  
آپ بھی سب میں آتی ہے

سر مصطفیٰ جب اس کے پاس اسائنمنٹ لینے بڑھے تو سب نے دے دی اور وہ کھڑی  
ہو گئی اور سر جھکا کر بے عزتی سن رہی تھی یونیورسٹی آفس اور اس کے ساتھ گھر  
ڈھونڈنے کی مہم اور لوگوں کی غلیظ نظروں نے اسے بری طرح تھکا ڈالا تھا وہ کسی  
طرف ٹھیک نہیں دے پا رہی تھی

اس اب میں اسے سر مصطفیٰ کی اسائنمنٹ بنانی یاد نہایت رہی اور نتیجتاً وہ سر جھکا کے  
خاموشی سے ڈانٹ کھا رہی تھی

ساتھ بیٹھی ہانی کے دل کو کچھ ہوا سر جھکائے کھڑی وہ اپنے آنسو پی رہی تھی یقیناً  
ورنہ وہ تو اپنی غلطی پہ بھی خاموش رہنے والوں میں سے نہیں تھی

سر اسکی اسائنمنٹ میرے پاس تھی جو میں نے آپ کو دی آپ کی ڈانٹ کے خیال سے میں اندر نہیں آرہی تھی کلاس کے تو اس نے مجھے دے دی غلطی میری ہیں اسکی نہیں

ہانی کا یہ کہنا تھا سر مصطفیٰ کے غصے کو اور جلا بخشی گئی اور وہ بنا مٹی کے تیل گیس اور بنا تیلی کے آگ بن گئے

مس ہانیہ غلطی آپ کی نہیں انکی ہے اتنی لاپرواہی یعنی میری بات ان کے لیے معنی نہیں رکھتی اتنا مہان بنا تھا نہ تو اور پیریڈ بھی بہت ہے ماہی

یہ امید نہیں تھی یعنی آپ کی نظر میں میرے لیے عزت نہیں

اگر ہانیہ نے نہی بنائی تو مجھے بتا دیتی میں کیا مار دیتا اسے

گیٹ آؤٹ فرام مائے کلاس

اب آپ تب ہی کلاس میں آئے گی جب تک پرنسپل آپ سے بات نہیں کر لیتے

میں بہت نظر انداز کر چکا ہو آپ کی بد تمیزیاں اب اور نہیں

وہ جیسے ہی چپ ہوئے ماہی نے چہرہ اوپر اٹھایا

تو دو بیگھی آنکھوں میرے شکوہ نظر آیا اسے اور اس کی آنکھوں میں کاٹ دار  
تاثرات رقم بند تھے

وہ کچھ کہے بغیر بیگ اٹھا کے نکل آئی اور گراونڈ میں آگئی اور رونے لگی گراونڈ اس  
وقت کلاس ہونے کے باعث بالکل خالی تھا اکا دکا لوگ تھے

وہ جیسے ہی رو دھو کے فارغ ہوئی اسکو بھوک ستانے لگی وہ کنٹین گئی اور برگر اور کو  
ک لے کر کھانے لگی اس وقت کوئی اس کے سامنے آکر بیٹھا اس نے اوپر دیکھا تو  
سامنے شاہ بیٹھا ہوا تھا

اس کی روئی روئی آنکھوں میں جھانکا

کیا ہو ہے یہ بنا بادل برسات کب ہوئی وہ چپ رہی وہ آگے کا لائحہ عمل سوچ رہی  
تھی اسکی موجودگی اسے ڈسٹرب کر رہی تھی

وہ جلد از جلد اسے وہاں سے اٹھانا چاہتی تھی پر مقابل کے ایسے کوئی ارادے نہ تھے

کیا ہوا رقیب شاہ کی طبیعت ناساز لگ رہی خیریت ہے آج گولا باری نہیں ہو رہی

زبان بھی ہتھیاروں سے لیس نہیں

کہی کٹ وٹ تو نہیں گئی منہ کھولو زبان دیکھو

مانا کے آپ کو بھوک بہت لگتی ہے

زبان کھا جاؤں گئی پتا نہیں تھا اففف کتنی بھوکی ہو

ماہی نے اسے گھورا ایک پل اسکی چلتی ہوئی زبان کو بریک لگی اور پھر اسی فرائے سے

چلنے لگی

اب کیا مجھے بھی کھاؤں گئی بھوکی زبان تو آل ریڈی کھا کی ہے مجھ معصوم پہ

رحم کر لوں کچھ۔

\*\*\*\*\*

جاری ہے



شرقیں

عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں

"فحش نورا"

# "شدتیں عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں"

از "زش نور"

## پارٹ 2

حرم اپنی ماما کو بتا دیتی ہے خان نے اس کو لچ کروانا چاہتا ہے اس کے بعد وہ انڈیا جائے گا تو نہ جانے کب آئے اس لیے ملنا چاہتا ہے

بیٹا جلدی آ جانا تمہارے بابا کو نہیں پسند یہ سب میں جانتی ہو ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے ہماری عزت پہ آنچ نہیں آنے دے گی جب دو لوگ تنہا ہوتے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے

بیٹا یہ آخری اور پہلی دفعہ ہے یا میں آپ اس سے کہے گھر آ کر مل لے جو بات کرنی کر لے میں آپ کو باہر جانے کی اجازت نہیں دے سکتی خاص کر

اس بات کی جس بات پہ میرا دل مطمئن نہ ہو۔ ماما نے اسکی پیشانی چومی اور کہا۔  
آپ کو بیٹا ابھی میری باتیں غلط لگ رہی ہو گی پر اسی میں آپ کی بھلائی ہے  
ایک ماں کبھی اپنے بچوں کو چور راستے نہیں سکھاتی میری جان۔ اور کچن سے  
باہر نکل گئی۔

ماما کی باتیں سن کر وہ سن رہ گئی

ماما ٹھیک کہتی ہے وہ میرا محرم نہیں ہے میں کیسے بھول گئی میں کیسے اپنے ماں  
باپ کی عزت کو داؤ پہ لگانے کو تیار ہو گئی اس کے فمیراے آواز آئی۔

آس کا دل اور دماغ اس سے متفق نہ ہو رہے تھے۔

نہیں یہ غلط ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے شادی کرنے والا ہے تو کیسے وہ نا محرم  
ہوا

تم کیسے اس کے ساتھ ایسا کر سکتی۔

اما تو پرانے وقتوں کی ہے انہیں کیا پتا محبت کیا ہے بس بلیک میل کر رہی۔  
دل نے اسے اک اور راہ سجھائی۔

دل دماغ اور ضمیر کی اس جنگ میں وہ بری طرح الجھ گئی تھی۔

اس نے ایک فیصلہ کیا کہ وہ اس سے نہیں ملے گی جو کہنا فون پہ کہے میں  
اپنے ماں باپ کی تربیت پہ داغ نہیں لگا سکتی۔

وہ پرسکون ہو گئی اس فیصلے۔ سے اور کافی کام لے کر کمرے میں آگئی اور کچھ  
سوچ کر خان کا نمبر ملایا۔

ایک دو تین بیل جائے اور آگئے سے کوئی اٹھائے نہ وہ پریشان ہو گئی اللہ خیر  
کیوں نہیں کال اٹھ رہا کہی مصروف نہ ہو لیکن یہ وقت کون سا ہے کام کا گیارہ  
بجے چھٹی ہو گئی ہو گی۔

وہ من ہی من میں خود ہی سوال و جواب کرتی رہی



آخر کار پندرہ منٹ بعد خان کی کال آگئی  
اسلام علیکم کال ریسیو کر کے حرم نے کہا .  
وعلیکم اسلام . دوسری طرف سے بھی سلامتی بھیجی گئی .

کیسی ہیں آپ خان نے پوچھا .

میں ٹھیک ہو اور مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے آپ مجھے غلط مت سمجھیے گا اس نے  
سنجیدگی سے دو ٹوک بات کرنے کی ٹھانی .

مس پاکستان اپنے مریض کی حالت تو پوچھ لے پہلے نہ کوئی حال احوال نہ کوئی  
چال اور آپ کو کچھ کہنے کی پڑی ہے ناٹ فیر حرم . دوسری طرف شوخی و محبت  
سے لبریز آواز آئی .

اسکی یہی ادا اسکو چپ لگا دیتی تھی .

وہ ہونٹ کاٹنے لگی .

حرم ہو نٹ کاٹنا بند کرے ان سے کیا دشمنی ہے انہیں کیوں سزا دے رہی ہے  
حرم نے یک دم اپنی یہ سرگرمی ختم کی اور بے اختیاری میں ادھر ادھر بے  
وقوفوں کی طرح دیکھنے لگی۔

حرم اپنی آنکھوں کو نہ تکلیف دے میں وہاں کہی نہیں ہو میں آپ کے دل میں  
ہو۔

اس نے اپنے تئیں اعصاب کو جھٹکا اور بے ساختہ ہنس دی۔

اس کے ہنسنے کی آواز سپیکر کی بدولت خان تک بھی پہنچ گئی اور وہ سوچنے لگا  
ہنسی کیسے لگ رہی ہو گئی گال گلال ہو گئے ہو گئے آنکھیں نم ہو گئی ہو گئی

لیکن اس نے یہ سب حرم کو نہیں بتایا وہ چاہتا تھا کہ شادی کے بعد وہ اسے  
اپنی بے قراریاں اور بے تابیاں بتائے گا اپنے دل کی داستان سنائے گا۔

ابھی اس سب کے لیے یہ وقت موضوع نہیں تھا اس نے خود خو سنبھال لیا۔

حرم میں دو دن بعد جا رہا میں آپ سے نہیں مل پاؤ گا مجھے آج رات کو ایک بجے کراچی جانا ہے وہاں سے کام نبٹھا کے انڈیا جانا ہے ہو سکتا واپس آؤں نہ آؤں حرم میری زندگی کا کوئی نہیں پتا۔ نہ جانے کس پل کیا ہو جائے۔ حرم آپ میرا انتظار کرنا۔ نہ لوٹ سکا تو شادی کر لینا۔ مجھے پتا میری باتیں تمہیں اذیت دے رہی ہے لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے جسے ہم چاہ کر بھی جھٹلا نہیں سکتے میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا حرم لیکن زندگی نے مہلت ہی نہ دی تو۔ اتنا کہہ کر خان خاموش ہو گیا۔

حرم کی آنکھوں سے آنسو روا تھے۔

اسکی۔ آواز میں اسکے آنسوؤں کی۔ آمیزش شامل تھی۔

آپ کیوں ایسا کہہ رہے اللہ آپ کو لمبی عمر دے میں کیسے رہو گئی آپکو احساس ہے آپ پہلے ہیں جس کے ہونے سے میری سانسیں چلتی وہ یہ سب سوچ رہی تھی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

لیکن جب بولی تو اتنا کہ آپ کو اللہ کی اماں میں دیا میں انتظار کروں گی۔

خان اس کا اداس ہونا محسوس کر چکا تھا۔

آپ دیکھنا میں جلدی آؤں گا ان شاء اللہ۔ اوکے مجھے دیر ہو رہی اپنا خیال رکھنا میرے لیے اور کھانا ٹائم پہ کھانا۔ خان نے کہا۔

آپ بھی اپنا خیال رکھنا کھانا وقت پہ کھانا اور پسٹل ساتھ رکھنا ہر جگہ احتیاط سے۔ حرم نے کہا۔

اوکے مادام آپ کا غلام ان ہدایات پہ عمل کرے گا۔ اب اجازت درکار ہے۔

اللہ حافظ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی اور موبائل کو دیکھا اس سے جو بات کرنی نہ سکی اب کیا کروں اسنے موبائل رکھا اور بیڈ پہ لیٹ گئی اور خان کو سوچنے لگی۔



پتا ہی نہیں چلا کب چھ ماہ گزرے اور پیپر شروع ہو گئے پہلے سیمسٹر کے آج پہلا پیپر تھا ہر طرف گہما گہمی تھی ہر کوئی کتابوں میں سرگسائے ہوئے تھا یہ دن بھی بہت یادگار ہوتے ہیں رات رات بھر جاگ کر پڑھنا کھانے پینے کا حوش نہ ہونا بہت خوشگوار دن ہوتے ہیں جو ساری زندگی یاد رہتے ہیں بے فکری سے بھرپور دن اس کے بعد جانے زندگی کا کون سا رخ دیکھنے کو ملے سارہ زرش کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی زرش کتابوں میں سر دیئے ہوئے تھی جبکہ سارہ مسلسل موبائل اور اپنی بیوٹی کو سنوارنے میں لگی ہوئی تھی زرش اس کو دیکھ دیکھ کے بے زار ہو رہی۔ تھی خود بھی وہ پڑھا کو نہیں تھی لیکن پیپروں کے نزدیک وہ بھی پڑھنے لگتی لیکن سارہ کو پرواہ ہی نہیں پہلے اس کو بہت اچھی لگتی تھی بہت سادہ سی لیکن آئستہ آئستہ اس کو جاننا شروع کیا اس کی بہت سی باتیں اسکو ناگوار گزرتی تھی لیکن وہ کچھ کر نہیں پاتی تھی دوست بہر حال وہ اس کی تھی

اسکو کچھ کہہ نہیں پاتی

کہی بار احد نے بھی کہی

لیکن اس نے اسکو ہی الٹا سنا دیا اس کو سوچتے ہی ایک خوبصورت سی مسکان  
نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا

لمحوں کا کھیل تھا لیکن یہ لمحے کسی کی نگاہوں میں سما چکے تھے

مجھے سوچتے ہوئے اتنی پیاری لگتی ہو یا کریموں کا کمال ہے کسی نے اس کے

نزدیک ہو کر سرگوشی کی پہلے اسکی بات سن کر اس کے لبوں پہ دھیمی

مسکراہٹ رکسا تھی

لیکن جملے کے اختتام میں اس کا منہ جوالہ مکھی بن گیا تھا

اس نے اسکی طرف دیکھا احد مسکرا رہا تھا

اسکی ہنسی کو دیکھ کر وہ شعلہ بن گئی لیکن سارہ کا خیال کر کے وہ آہستہ آواز میں  
غرغراہی

احد تم یہاں سے جا رہے یا میں تمہارہ سر پھاڑو

احد جو اس کے پاس بیٹھا تھا

اور اس کے مکھڑے کو اپنی نظروں کے حصار میں رکھے ہوئے تھا

سر کو جھکا کے آہستہ سے سرگوشی کی

"سرے تسلیم خم جو مزاج یار میں آئے"

سارہ کو اپنے حسن کے نوک پلک سنوارنے سے فرصت ملی تو سر اٹھایا تو دیکھا

احد بیٹھا ہوا تھا

ہائے احد کب آئے شاہ کہا ہے

احد کے چہرے کے زاویے بگھڑے

ہائے سارہ

احد نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا خیر وہ اس سے جتنا بھی چڑتا تھا نہ پسند کرتا تھا

اسکی تربیت اسے یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ کسی لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کرے

محترمہ شاہ کا آپ زر سے بھی پوچھ سکتی ہے اسکا

بھائی اسکو بہتر پتا ہوگا



ماہی کو گھر مل گیا تھا اس نے کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی پیپروں کی وجہ سے آفس سے چھٹی کی اس نے۔ اور اب وہ شیرز بیچنے کے چکروں میں تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ جائیداد کے چکر میں سب کی زندگی خطرے میں ڈالے۔

سارہ کے باپ کو بتائے بغیر یہ سب کرنا اس کے لیے خطرے سے خالی نہ تھا  
لیکن اسکو کرنا پڑ رہا تھا۔

اب اس کو احساس ہو رہا تھا کہ مرد کے بغیر اک قدم بھی چلنا بھی مشکل تھا  
لیکن جو بھی اسے مل رہا تھا وہ بہت کم قیمت لگا رہے تھے۔

بہت سوچ بچار کے بعد اس نے تیمور کو بتانے کا سوچا۔

لیکن وہ اس کو کسی مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

آج ایک اہم میٹنگ تھی جس میں اس کا ہونا بہت ضروری تھا۔

وہ تیار ہوئی امو کو بتا کے نکل آئی۔

ٹی پنک قمیض شلوار پہ سفید سکارف لیا ہوا تھا اس نے شانوں پہ ہم رنگ ڈوبٹا  
ڈالے

سفید بند سینڈل پہنے اور شٹائلش گولگنز اور بیگ لیے چہرے پہ متانت تھی۔

وہ جب آفس پہنچی گیارہ ہو گئے تھے سب میٹنگ روم میں جمع تھے وہ میٹنگ روم میں گئی تو سب اسکی تعظیم میں کھڑے ہو گئے تھے اس نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی نشست سنبھالی

میں نے پچھلے کچھ سالوں سے کمپنی کی آمدن لگان خرچ اور معیار کا مطالعہ کیا اس میں کوئی بھی قابل ذکر کارنامہ درج نہیں .

اس کا معیار بھی ٹھیک نہ ہونے کی بنا پہ کئی کمپنیوں نہ اس کا بائیکاٹ بھی کیا اور آمدنی میں ایک واضح قسم کی کمی ہوئی ہے اور اخراجات بڑھ رہے ہیں اور بچت بالکل نہیں ہے کمپنی مسلسل نیچے کی طرف جا رہی اوپر کی جانب رواں ہونے کے کیا کوئی مجھے اس کے اسباب بتائے گا.

وہ بیٹا وہ ایسا ہے کہ

سارہ کے بابا اس سے پہلے اپنی صفائی میں کہتے اس نے ان کو خاموش کر دیا.

انگل میں یہ سب ان کے منہ سے سننا چاہوں گی۔

وہ ہونٹ بیچ گئے دل تو تھا اس چھٹانک بھر کی چھو کری کو قتل کر دے جو ان کی راہ میں رورے اٹکا رہی تھی لیکن زیادہ دیر یہ سب نہیں چلنے والا جس دن اس کی جائیداد اس کے نام ہو گئی اس کا آخری دن ہو گا۔

انہوں نے ایک مکروہنسی لبوں پہ سجائی اور کہا۔

کیوں نہیں بیٹا ضرور پوچھے۔

ہاں تو مینجر صاحب آپ بتائے۔

میڈم ہمارے پاس پیسے کی کمی تھی بہت اور معیار آئندہ بہتر ہو گا آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ انہوں نے فقط دو جملوں میں ساری بات لپیٹ دی اس نے گہرا سانس لیا اور پھر سب کو ان کا کام بتایا اور پچھلے چند سالوں میں جو ہوا اس کی چیدہ چیدہ ڈٹیل اسے چاہیے۔

اور جعفر صاحب آپ ٹینڈر بھر دیجیے گا جو کل فام آیا پریزنٹیشن میں خود دوں  
گئی کسی بھی قیمت میں وہ ٹینڈر ہمیں چاہیے کسی قسم کا ایکسیوز نہیں چلے گا  
اس نے مختصر لفظوں کا چناؤ کر کے۔ اس نے موثر انداز میں اپنا مدعا بیان کیا  
آدھے گھنٹے کی مختصر دورا ہے میں سب اس کے روعب اور دبدے میں آگئے اور  
جی میڈم جی میڈم کرنے چلے۔

ماہی آفس سے جیسے نکلی شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے اور ہر طرف  
اندھیرے کا راج تھا سارہ کے بابا کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے میں لگی ہوئی  
تھی

جس سے ان کے خلاف گھیرے کو مزید تنگ کیا جاسکے

اس سے اچھا موقع پھر اسے نہیں ملنا تھا وہ سارہ کے بابا صدیقی صاحب کے  
خلاف ثبوت اکٹھے کرنے ان کے کمرے میں موجود تھی کمرے کی ڈپلیکیٹ  
چابی وہ تیمور کے توسط سے پہلے ہی حاصل کر چکی تھی

اب اسے بس بابا کی پراپرٹی کے کاغذات چاہئے تھے جس سے ان کے خلاف  
کیس کر سکتی اس نے کافی سوچ بچار کے بعد تیمور کو سب بتا کے مدد مانگی  
اور وہ فٹ سے تیار ہو گیا مدد کرنے کو

اس نے ٹیبل کے نیچے موجود دراز کھولی لیکن کوئی خاص کامیابی حاصل نہ ہوئی  
اس کی مطلوبہ چیزیں اس کے خیال میں سامنے کبڑ میں تھی

اس نے کبڑ کا دروازہ وا کیا اور ابھی وہ ایک فائل دیکھ رہی کہ اسے کسی کے  
آنے کا شبہ ہوا وہ وہی فائل لے کے باہر نکلی اور لوک کیا روم

وہ اپنے آفس میں جیسے آئی

مینجر اور اس کی سیکٹری آپہنچے۔

میڈم ٹائم اوور ہو گیا ہے ہم لوگ ہی رہ گئے ہے آفس میں۔ چلنا چاہیے۔

جی جعفر آپ لوگ جائیں میں بھی آتی ہو۔ اس نے ان کے جانے کے بعد یو ایس پی نکالی لیپ ٹاپ کو لوگ آوٹ کیا لیپ ٹاپ کو اسکے کور میں ڈالا بیگ میں فائل اور یو ایس بی رکھی موبائل ہاتھ میں لیا سکارف ٹھیک ہی تھا شال کو ٹھیک کر کے کیا گیا بیک کو کندھوں پہ ڈالا لیپ ٹاپ ہاتھ میں پکڑے وہ باہر آئی ا

دیکھا سب نکل چلے ساری کمپنی سائیں سائیں کر رہی تھی صرف سکیورٹی گارڈ تھا وہ بھی اس کے جانے کا انتظار کر رہا تھا کب جائے اور وہ بھی گھر جائے کمپنی روڈ پہ نہیں تھی وہ مین سڑک سے دس منٹ کے فاصلے پہ تھی اسکو اپنی بے وقوفی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس وقت اسکو اکیلے نہیں نکلنا چاہئے تھا کہ جبکہ گاڑی بھی اس کے پاس بہ تھی۔ وہ مسلسل درود پاک کا ورد کر رہی تھی اسکو خوف محسوس ہو رہا تھا۔

ابھی اس نے تھوڑی سی ہی مسافت طے کی تھی۔ اسکو گڑ بڑ کا احساس ہونے لگا

سڑک پر بندہ نہ بندے کی ذات نہ کوئی گاڑی .

اسکو یہ سب اور خوف زدہ کیے ہوئے تھا.

اس کو جتنی دعائیں یاد تھی اس نے سب پڑھ کے پھونک لی.

اچانک اسے اپنی پشت پہ کوئی چیز چبی اور خوف کے مارے اسکی آنکھیں بند ہو گئی .

کا۔۔۔کا۔۔۔کون۔۔۔ہو تم؟؟؟

ماہی کی کانپتی آواز کی سرسراہٹ ہوئی.

لیکن اس نے اس سے پہلے کچھ اور پوچھتی اور ہاتھ پاؤں چلاتی اس کی ناک پہ رومال رکھا

اور اس کا بے جان وجود اسکی بانہوں میں تھا اس نے احتیاط سے اٹھایا گاڑی کی پچھلی نشست میں اسے ڈالا اور گاڑی ایک انجان سفر کی جانب رواں ہو گئی



قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔ اس کے نگاہ نامے پہ دستک کیے اور  
اسکی آنکھوں سے اشک رواں تھے (اگر آپ ایسا سوچ رہے ہیں تو بالکل غلط ہے  
(

ماہ رخ علی تو مزے سے بیڈ کے کراؤن سے سر ٹکائے بیٹھی تھی اور اپنی آنے  
والی زندگی کی الجھنوں کو سلجھانے میں مشغول تھی ۔

نکاح تو کر کیا تم نے زبردستی تم دیکھو تمہارا کیا ہوگا اب ۔ وہ کھکھلا کے ہنس  
پڑی ۔

اسی وقت دولہا صاحب تشریف لائیں اور اپنی دائیں آبرو کو اچکایا اور حیران کن  
انداز میں اسے دیکھنے لگا ۔

وہ تو یہ سوچ کر اندر آیا تھا چیزیں پھینکنے اور اشک رواں دواں ہو گئے لیکن اسے ہنستے دیکھ کر جہاں حیران ہوا وہاں سکون بھی ہوا نہیں تو اس شیرنی کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا۔ کب بھوکے شیر کی طرح اس پہ لپکے اور اس کا کام تمام۔ وہ جو اس کو نگاہوں کے حصار میں لیے اسکے مطلق سوچ رہا تھا۔

کے ایک گر جتی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکرا ہی۔

اب کیا گدھوں کی طرح کھڑے دیکھ رہے ہو میرا پوسٹ مارٹم کر لیا ہو تو اب گھر چھوڑ کے آؤ مجھے رات کے گیارہ بج رہے ہے امو پریشان ہو رہی ہو گئی

اب چلو اس نے تندھی لہجے میں کہا۔

وہ اس کے بات کرنے کا انداز دیکھ کر عیش عیش کر اٹھا۔

یعنی میں گدھا اوکے میں گدھا تو تم بھی گدھی ہوئی مسز۔

مسٹر شاہ مراد عزت راس نہیں آئی آپ کو یہ تو طے ہیں۔ اور مسٹر تم گدھے  
تمہارے بچے گدھے اور تمہارا سارا خاندان گدھا سمجھے۔

اس کی ناک غصے کے باعث سرخ ہو رہی تھی اس کا دل کیا اس کو چوم لے  
لیکن سامنے کھڑی چڑیل اسے خود پہ کنٹرول کرنے پہ مجبور کر رہی تھی۔

وہ اس کو سائیڈ پہ ہٹا کے بیڈ پہ آڑا ترچھا سو گیا۔

مسز باپ اگر گدھا بچے بھی گدھے ہو گئے نہ۔ اس نے زو معنی لہجہ اختیار کیا۔  
دیکھو اس وقت میرا گھر جانا بہت فروری ہے تم سمجھ نہیں رہے میری ماں بہن  
مشکل میں ہے۔ اس نے مصلحت پسندانہ لہجے میں بات کی۔

اس وقت دروازے پہ دستک ہوئی اور دوسرے ہی پل ساتھ ہی گیٹ وا ہو اور  
تیمور نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

اندر تم آچکے ہو تیمی۔ ماہی نے آرام سے کہا ماہی کی حالت دیکھ کر وہ بھی چونکا۔

اتنے سکون سے بات کر رہی چہرے پہ غصے تک کا شائبہ نہ تھا۔

تیمور مجھے گھر چھوڑ کر آؤ تمہیں تو پتا نہ سب وہ گھٹیا آدمی کچھ بھی کر سکتا ہے۔

ماہی سب ٹھیک ہے۔ انہیں میں اپنے فلیٹ پر چھوڑ آیا ہو۔ کھانے پینے کا سامان

اور گھر سے اہم چیزیں زیور کاغذات سب۔ کیوں کے آج انہوں نے تمہارے

گھر والوں کو مارنے کا تہیہ کیا ہو تھا۔

شاہ پچھلے کچھ دنوں سے اسی چکر میں لگا ہوا تھا ہمارے خاص بندے نے ہمیں

یہ سب بتایا آج تمہارا اغواء کر کے تمہیں موت کے گاٹ اتار دیا۔ اگر ہم بر

وقت تمہیں نہ بجاتے تو۔

ماہی اس کو جانچتی نگاہ سے دیکھ رہی تھی آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ۔

لیکن اس کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی نے اس مسئلے کی گھمبیر تا کے بارے میں

مطلع کر دیا تھا ساتھ اطمینان بھی تھا اسکی ماں بہن سلامت ہیں۔

دیکھے ماہی نکاح اس لیے آپ کا کیا گیا اس سے آپ کا قیس مضبوط ہو گا ایسا کرنا بہت ضروری تھا۔ اگر خدا نا خواستہ آپ کبھی اس کے پھر ہاتھ لگی تو وہ آپ کا زبردستی نکاح کر دے گا۔ آج آپ کا نکاح کسی اور سے وہ کر دتا بروقت آپ کو ہم محفوظ نہ کرتے۔ دیکھے ماہی میری کوئی بہن نہیں ہے آپ میری بہن ہے اور میں کوئی غلط فیصلہ نہیں کروں گا جو کچھ ہوا آپ کو محفوظ کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ اس مسئلے کے حل ہونے کے بعد جو آپ چاہے گی ہمیں منظور ہوگا۔

شاہ جو تیمور کی بات خاموشی سے سن رہا تھا اس کے اختتام پہ اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔



امو سے بات ہونے کے بعد اسے کچھ سکون ہوا وہ خیریت سے ہے اور انکو سارہ کے بابا صدیقی صاحب کے گھناؤنی سازش کا بتایا تو وہ پریشان ہو گئی پر شاہ نے

انہیں پیار سے بات کر کے یقین دلایا کہ وہ اب محفوظ ہاتھوں میں وہ اسکے لہجے میں مٹھاس اور شیرینی تھی کہ بندہ دل ہار جائے۔  
لیکن کوئی اور ہوتی تو تب بات تھی وہ بھی ماہی شاہ تھی۔ کیسے مان لیتی اس کو تو دھوکے باز اور فریبی ہی لگتا تھا۔

شاہ آنٹی سے بات ختم کر کے ماہی کی طرف متوجہ ہوا تو اسکو گہری سوچ میں پایا۔

اس نے اس کے قریب آ کے چٹکی بجائی تو وہ چونکی اور سامنے نا پسندیدہ شخصیت کو پا کے اس کی زبان میں کرواہٹ گھل گئی۔

کیا تکلیف ہے کب تک سر پہ سوار رہنے کا ارادہ ہے گھر جاؤ اپنے اب جو تم کر چکے ہو اس کا بدلہ تولے کے رہو گی۔ اور یہ پیپر میرج ہے صرف زیادہ شوخ ہونے کی ضرورت نہیں۔

مسز شاہ۔ اس نے قریب آ کے اس کے منہ پہ آئے بال پیچھے کرنے کی کوشش کی تو ایک زور کی کک لگی۔

آہ رہا وہ کراہیا۔ کوئی اپنے مزاجی خدا کے ساتھ بھی ایسا کرتا ہے تمہارا تعلق فرور القائدہ سے ہے تشدد پسند۔ شاہ نے اس کو چڑایا۔

کس نے کہا تھا ایسی واہیات حرکت کرو آج کک لگی ہے کل کلاں ہڈیاں نہ تڑوا لینا۔ بلیک بیلٹ ہو یاد رکھنا مجھے دوسری لڑکیوں کی طرح کمزور نہ سمجھنا منہ کی کھانی پڑے گی سمجھ آئی میرے سو کا لڈ ہی۔

شاہ اسکو دیکھتا رہا بازوؤں سینے یہ باندھے ہوئے۔

پھر ایک دم اچانک ہی اس کے دونوں بازو پکڑ کر اپنے لب اس کے ماتھے پہ ثبت کر دیے۔

یہ اس قدر اچانک ہوا وہ کچھ کر نہ سکی۔

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو گئی وہ اس کی جرات پر ششدر رہ گئی۔

وہ ہٹ کے پیچھے ہوا۔ اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

مسز شاہ مجھے دوبارہ چیلنج نہ کرنا نہیں تو۔۔۔ اس کی کلائی زرا سی موڑ کر چھوڑ

دی۔

اف جنگلی کہی کے۔

اسی وقت احد اور تیمور نے دروازے پہ دستک دی اور اندر آ گئے۔

تیمور کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں چار کپ چائے تھی۔

اس نے سنٹرل ٹیبل میں رکھی۔

اسلام علیکم بھابھی۔ احد نے کہا۔

وعلیکم اسلام بھائی۔ آپ مجھے بہن کہے تو اچھا ہو گا۔

شاہ کی اس عزت افزائی یہ دونوں کا کہنہ برخستہ تھا۔

شاہ نے دونوں کو گھورا تو دونوں نے ہنسی دبا لی ۔

ماہی دیکھے ابھی آپ کو منظر سے نہیں ہٹنا آپ کو جیسے روز جاتی ہے ویسے ہی جانا ہو گا ۔ احد کو آپ ایز آ گارڈ آپ کو پروٹیکٹ کرے گا ۔ آپ اس کو اپنا سیکٹری اپائنٹ کرے گی ۔ اور آپ کے گھر والوں کے بارے میں پوچھے تو آپ انہیں کہیے گا آپ کی چھوٹی سس کی دوست کی شادی ہے وہ ایک ہفتے بعد آئے گی اور آپ اپنی فرینڈ کے گھر رہے گئی اتنے دن جب تک واپس نہیں آتی وہ دونوں جتنا بھی آپ کو اپنے ساتھ رکنے کو کہے آپ نے نہیں رکنا اور کل جو پروجیکٹ ہے آپ کو ہی ملے گا وہ اسفند اینڈ سٹریز احد کے بابا کی ہے ان سے میں بات کر لوں گا ۔

اس طرح کام کے بہانے آپ کی کمپنی میں آتا جاتا رہوں گا ان کے ارادے بھی جان جائے گے ہم ۔ آپ ے موبائل میں چپ لگا دی جائے گی جس سے ہم آپ کی لوکیشن بھی ٹریس کر سکے گئے یہ سب بہت ر سکی ہے اسک تو لینا

ہی پڑے گا۔ آپ لوگ اب آرام کرے میں اور احد جا کے انکل سے بات کرے گئے اور اگلا لائحہ عمل آپ کے گوش گزارے گئے۔ آج آپ شاہ کے ساتھ یہی رکے کل یہ آپ کو اپنے گھر لے جائے گا۔ ہاں نکاح کو خفیہ ہی رکھے گا۔ اور کل جو آپ نے پریزنٹیشن دینی میں شاہ کو میل کر فوں گا آپ دیکھ لیجیے گا۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ کھڑا پائے گئی۔ دونوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی تو اس کی آنکھیں بھیگ گئی اگر اس کا کوئی بھائی ہوتا تو بالکل ان دونوں جیسا ہوتا۔

چشم نم کی دھاروں سے وضو کر کے

میں نے پڑھا ہے اک شخص کو آیت کی طرح ♥

آج خان کو گئے ایک ماہ ہو گیا تھا اسکی کوئی خیر خبر نہ تھی۔

حرم بہت پریشان تھی اور اس کے خیر خیریت سے لوٹ کے آنے کے لیے دعا گو تھی

اس نے جاتے ہوئے جو نمبر دیا تھا وہ بھی مسلسل بند جا رہا تھا  
آج صبح سے ہی ایک عجیب سی بے چینی گھیرا ڈالے ہوئے تھی  
آسمان پہ بادل چھائے ہوئے تھے پورا آسمان بادلوں سے اٹا ہوا تھا اور وقفے  
وقفے سے بارش کا سلسلہ بھی شروع ہوا ہوا تھا  
اسکا دل اس کو کسی انہونی کا احساس دلا رہا تھا  
اوپر سے ماما بابا بھی گھر نہیں تھے  
طرح طرح کے دوسو سے اسے گھیرے ہوئے تھے  
اس نے دوبارہ فون بھی کیا انہیں وہ بس ایک گھنٹے تک آنے والے تھے  
اس کو یہ موسم کبھی بہت پیارا لگتا تھا  
آج وہی اسے برا لگ رہا تھا  
شام کے گھرے سائے دن کی سفیدی کو نگل رہے تھے

آسمان پہ اپنا تسلط قائم کیے ہوئے تھے

اسے وحشت ہو رہی اس اندھیرے سے

ایسے لگ رہا تھا یہ اندھیرا اس کی زندگی میں یوں ہی قائم رہے گا

بے سکونی تھی کے حد کے سوا تھی ایک پل کا قرار میسر نہیں تھا وہ بولائی بو

لائی گھوم رہی تھی پورے گھر میں گیٹ پہ لگی گھنٹی نے اس اپنے ہونے کا

احساس دلایا وہ دروازے کے جانب گئی جلدی سے کے ماما بابا آگئے لیکن جب

دروازہ کھولا تو سامنے ایک شخص یونیفارم میں کھڑا تھا فوجیوں کے اس۔

آپ حرم ہیں سامنے والے نے پوچھا

جی میں حرم اور آپ

میں کچھ چیزیں آپکی خدمت میں لایا تھا یہ کیپٹن خان نے آپ کو دینے کا کہا

ہے

کیپٹن کے نام پہ وہ چونک گئی

کیپٹن کہاں ہے خود کیوں نہیں آئے کب آئے گئے اس نے بے قراری سے  
پوچھا

سامنے کھڑے لڑکے نے سر جھکا لیا۔

حرم خو کچھ بہت کچھ غلط ہونے کا احساس بڑی شدت سے ہوا۔

آپ کچھ بولتے کیوں نہیں ہے۔

لڑکے نے جھکا ہو سر اٹھایا۔

ایک نظر اسے دیکھ کر پھر نظر جھکا لی۔

کیپٹن خان ایک ماہ سے لا پتا ہے ہماری آخری اطلاعات کے مطابق وہ پکڑے  
گئے تھے اس کے بعد کا کچھ نہیں پتا کیا پتا وہ۔۔۔۔۔

اس نے بات ادھوری چھوڑی اور حرم کو لگا کوئی بم اس کے سر پہ پھوڑ دیا گیا ہو وہ بے یقینی کی کیفیت میں ساکت کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔  
وہ ایک قدم پیچھے ہوئی گرنے ہی لگی تھی جب اس لڑکے نے اسے گرنے سے بچایا۔

حرم نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

وہ چونکا اور اس سے معذرت کر کے چیزیں دے کے چلا گیا۔

حرم وہی بیٹھ کر رونے لگی اسکو اپنا ہوش بھی نہیں تھا اسی وقت اس کے ماں باپ جیسے ہی دروازے کے پاس آئے دروازہ کھلا دیکھ کر چونک گئے۔

سامنے بیٹھی پاگلوں کی طرح حرم کو روتا دیکھ کر بھاگ کر اس پاس آئے۔

حرم حرم کیا ہوا ماما بھاگ کر اس کے پاس آئی۔

اس نے تو جیسے ہی ماما کو دیکھا ان کے ساتھ لگ کر بلک کر رو دی۔

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

کیا ہوا میرا بچہ میری جان کچھ تو بتاؤ۔

ابا وہ۔۔ وہ۔ خان بابا مجھے وہ لا کر دے مجھے وہ چاہیے ماما آپ کہے نہ بابا کو اس نے ماں کے چہرے کو پکڑ کر کہا اور بے ہوش ہو گئی۔



شاہ بال بنا رہا تھا جب ماہی کی آنکھ کھلی

پہلے تو اس نے نا سمجھی سے ارد گرد دیکھا اور پھر سامنے کھڑے بال بناتے شاہ کو دیکھا تو اس کو یاد آیا رات کو کیا کیا ہو چکا ہے

اس کی حیثیت بدل گئی

اس نے برے برے منہ کے بال سمیٹے ارد گرد نظریں دھوڑائی۔

اور سائیڈ ٹیبل پہ پڑے دو بٹے کو اٹھا کے شانوں پہ ڈوبٹہ ڈالا اور نیچے دیکھ کر جوتے ڈھونڈنے لگی

لیکن جوتے نادارد .

شاہ جو پچھلے پانچ منٹ سے اس کی کاروائی کا ملاحظہ کر رہا تھا . اپنی ہنسی دبا گیا  
میرے جوتے پہن لو مسسر آپ کی شاپنگ آج کرے گئے .  
تب تک جو میسر ہے اس پہ گزارا کرے .

شاہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے ان کے درمیان بہت اچھے تعلقات ہو .

مسٹر شاہ . آپ اپنی چیزیں اپنے پاس رکھے زیادہ میرے شوہر بننے کی ضروری  
نہیں یہ رشتہ بس ایک مجبوری کے تحت ہوا ہے زیادہ اکڑنے کی ضرورت نہیں  
ماہی نے اس کی طبیعت صاف کی اور اس کی ہی چیل پہن کے واش روم میں  
گھس گئی شاہ اش اش کر اٹھا .

اس کو ہی سنا کے اور اس کی ہی چیزیں استعمال کی دل تو کیا اس کی ویڈیو بنا کے  
تیمور کو بتائے .

جو کہتا تھا اس کی بہن بہت معصوم ہے۔ دیکھائے اسے اس کی معصومیت۔

پانچ منٹ بعد وہ واش روم سے نکلی تو شاہ نے اسے دیکھا پانی کے قطرے چہرے پہ آب و تاب کی طرح چمک رہے تھے۔

وہ بالکل ساکت اسے تک رہا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو نیچے کرو۔ آنکھیں ماہی نے کہا۔

تمہاری آنکھیں ہیں کیا جو نیچے کروں بڑی آئی۔ شاہ نے کہا۔

دیکھو شاہ۔ اس نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔

دیکھ ہی تو رہا ہوں۔ شاہ نے جملہ اچکا۔

زیادہ فضول نہ بولو دانت ٹوڑ دوں گی تمہارے۔

اپنے دانتوں کی فکر کرو کہی ہاتھ میں نہ آجائے۔

شرم حیا تمھیں چھو کے بھی نہیں گزری پہلے دن کی دلہن اور گز بھر کی زبان تو  
ملاحظہ کرو۔ شاہ نے ماہی کو لتاڑا۔

کان کھول کے سن لوں میں منکوحہ ہو صرف تمھاری۔ اور تم کر لو شرم میری  
جگہ۔ روب کسی اور پہ جھاڑنا۔

اف اچھا سنو بعد میں لڑ لینا۔ کچھ بنا لاؤں نہ بھوک لگ رہی ہے ٹائم دیکھو نو ہو  
گئے ہے۔ اس نے مصلحت اختیار کی۔

لیکن آگئے بھی ماہی تھی۔

دیکھو مجھے کچھ بنانے ونانے نہیں آتا باہر سے کے آو۔ ماہی نے کہا۔

اب تو شاہ نے صحیح کر کے اپنا ماتھا پیٹا۔

تم کچھ بنانا سیکھ لو دیکھو مجھے باہر کے کھانا کھانے کی عادت نہیں۔

سن لو میں نے پوری زندگی نہیں تمھارے ساتھ رہنا یہ حکم کسی اور پہ چلانا

اور جاو کچھ لے او کل سے کچھ نہیں کھایا۔ پر نہیں تمہیں بحث کرنی آتی ہے  
بے حس آدمی تمہیں کیا پرواہ کوئی جیے مرے۔

اب زیادہ ایمو شئل نا ہو جا رہا ہوں شاہ نے چابی اٹھائی اور باہر نکل آیا۔



احد مجھے لگتا ہے کے ماہی کو ہمیں اپنے گھر رکھنا چاہیے ماہی کا شاہ کے گھر رہنا  
ٹھیک نہیں ہے

مجھے بھی تیمور یہی ٹھیک لگ رہا ہے بابا بھی یہی کہہ رہے ہیں

تو پھر تھوڑی دیر میں نکلتے ہیں یہاں سے شاہ کو بھی بتا دینا کہی سوئے ہی نہ  
ہوئے ہو تیمور نے کہا

اور میرے پاس ایک اور پلین بھی ہے پراپرٹی ماہی کو دلوانے کا  
وہ کیا احد نے کہا



تیمور نے جب پلین اسے بتایا تو وہ چونکا اور خوش ہو کر بولا۔  
اس سے اچھا آئیڈیا نہیں ہے بس شاہ آجائے تو اسے بتاتے ہیں۔  
ماہی کو نہیں بتانا نہیں تو شاہ کو کچا چبا جائے گی۔  
احد نے کہا تو دونوں ہنسنے لگے۔



شاہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بریڈ انڈے اور دودھ تھا  
ماہی کو تو دیکھ کے ہی آگ لگ گئی

تم ناشتا لینے گئے تھے تو یہ سب کیوں اٹھا لائے ہو۔ ماہی نے غصے سے کہا  
تو اور کیا لاؤں مجھے نہیں سمجھ آئی کیا لاؤں مینے آج تک  
خود کچھ نہیں لایا تیمور اور احد ہی گروسری لاتے ہیں یہ میرے سرونٹ جو ہے

خیر اب تم آگئی ہو خود لے آیا کرنا۔ بات کے آخر میں شاہ شوخا ہوا۔

زیادہ بکو نہیں۔ سوچنا بھی نہ ایسا۔ دروازے کب سے بج رہا ہے تمہیں ہوش ہے کھولو بس باتیں کر والو۔ ماہی دروازے تک جانے لگی تھی۔

شاہ نے منع کر دیا اور خود دروازے تک گیا۔

دروازہ کھولا تو احد کی امی اور تیمور کھڑا تھا۔

شاہ نے احد کی امی کے آگئے سر جھکا دیا انہوں نے شفقت سے اس کے شانے پہ ہاتھ پھیرا۔

کیسے ہو بچے

میں ٹھیک ہو آنٹی اور آپ کیسی ہے۔

اللہ کا کرم ہے بیٹا۔

اب یہی کھڑے رکھو گئے یا اندر بھی آنے دو گئے۔ احد نے مسکرا کر کہا



تو وہ سامنے سے ہٹ گیا

سارے اندر آگئے

کیسی ہو سسٹر احد نے پوچھا

ہمیشہ کی طرح حسین تیمور نے جواب دیا

تو بہن کب سے بنی اوئے کہی تو۔۔۔۔۔ احد نے بات ادھوری چھوڑی ۔

تیمور کی بات جب سمجھ آئی تو غصے سے گھورا۔

احد آنٹی ساتھ ہے اس نے تنبیہ کی اسے ۔

یہ ہے میری بہو احد امی نے ماہی کا ماتھا چوم کے کہا ۔

جی ممی یہی ہے آپکی بہو شاہ کی بیوی ۔

احد نے کہا ماشا اللہ بہت پیاری ہے۔

شاہ جو مسکرا کر ماہی کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاؤں پہ پاس کھڑے تیمور نے پاؤں مارا۔

شاہ نے گھور کر اسے دیکھا۔

خبیث انسان کیا تکلیف ہے مارا کیوں ہے۔

تو میری بہن کو گھورنا بند کر شرم نہیں آ رہی بھائی کے سامنے اسے گھور رہا ہے

اوہ یاد آیا یہ لے بھا بھی ناشتا۔ آپ لوگوں نے ناشتا کر تو نہیں لیا کہی احد نے کہا

شکر ہے ناشتا لے آیا نہیں تو آج بھوک ہڑتال تھی۔

ماہی نے شاہ کو گھورا اور کچن کی راہ ہو لی۔

حرم آج دو دن کے بعد ہوش میں آئی تھی آنکھیں کھلنے پہ سامنے کا جو منظر تھا

کچھ اس طرح تھا

اس کے پاس ہی کرسی پہ ایک لڑکا نظر آیا جو سو رہا تھا اس نے ادھر ادھر نگاہ دھوڑائی تو کوئی ذی روح اسے نظر نہ آیا وہ سب کچھ بھولی ہوئی تھی کیا ہوا تھا اس کے ساتھ جو اس کی یہ حالت ہوئی۔

وہ بیڈ سے اتر رہی تھی اس کا پاؤں لڑکھڑایا اس سے پہلے وہ گرتی اس لڑکے نے ایک دم اس کو گرنے سے بچالیا۔

حرم ایک دم ڈر کر پیچھے کو ہوئی۔

میرے گھر والے کہا ہے اس نے لڑکے سے پوچھا۔

آپ کے امی ابو دو دن سے یہی تھے ابھی انہیں تھوڑی دیر ریست کرنے کے لیے گھر بیجا ہے بیٹا۔

جواب اس لڑکے کی جگہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ایک عورت نے دیا

حرم نے جب ان کو دیکھا تو وہ خان کی آنٹی تھی۔ جو منگنی والے دن ان کے ساتھ تھی۔

اس پہ جیسے ہی آگاہی کے درواہ ہوئے۔ اس کو سب یاد آیا۔ اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئی۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

بیٹا کیا ہو کیوں رو رہی ہیں آپ۔ وہ خاتون حرم کو چپ کروانے لگی۔

حرم اور سسک اٹھی اور اشک آنکھوں سے رواں تھے اور ان کے اس طرح چپ کروانے یہ اس کے اشک جوق در جوق گرنے لگے۔

اس کے رونے میں شدت آگئی تھی۔

آنٹی اس کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اپنے ہوش میں تھی ہی کب۔

مسلسل مجھے خان کے پاس جانا کی رٹ لگائی ہوئی تھی وہ اسے دلا سے دے رہی تھی اور وہ چپ ہی نہ ہو بال سارے منہ پہ آئے ہوئے تھے۔ پھر اچانک خاموشی چھا گئی۔

آنٹی نے اس کے بال آس کے چہرے سے ہٹا کر اسے تھپتھپایا۔ لیکن کوئی اسپانس نہ ملا۔

لڑکا کمرے سے نکل کے ڈاکٹر کو بلا لایا

ڈاکٹر نے آ کے اسے سکون آور انجیکشن لگایا اور انہیں اس پر سکون رکھنے کی تلقین کی اور چلے گئے۔

میم آپ رو کیوں رہی ہے۔

بچے مجھ سے اس بچے کی حالت نہیں دیکھی جا رہی۔

خان کہا ہو گا میرا دل پھٹ جائے گا میں نے ہمیشہ آپنی سگی اولاد سمجھا اور اس نے مجھے سگی ماں۔ وہ زندہ ہے بچے میرا دل کہتا ہے۔ اس کو کچھ ہوا میں کیسے رہو گئی۔ مجھے خان بہت یاد آتا ہے اس معصوم لڑکی کا کیا قصور اس کے ساتھ کیوں ہوا۔ اس بچی کا رونا دیکھا نہیں جا رہا کیا کروں میں مجھے سمجھ نہیں آرہی

میم کچھ نہیں ہو گا میں اسے واپس لاؤں گا اعتبار ہے نہ آپ کو مجھ پہ اپکا ایک بیٹا نہیں دوسرا تو ہے نہ اب نہ رویے گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا بس دعا کیجیے گا۔ لڑکے نے ان کے آنسو پونچھے اور ان کے ماتھے پہ بوسا دیا اور ان کا حوصلہ بڑھایا۔



ماہی تیمور اور احد کی امی کے ساتھ احد کے گھر آئی جبکہ احد اور شاہ کسی کام سے گئے تھے ایک گھنٹے تک واپسی تھی

ماہی صوفے پہ بیٹھے لونچ میں پاؤں اوپر کیے بڑے پرسکون ماحول میں اے سی  
آن کیے گود

میں رکھے ہوئے باول میں سے دانہ دانہ کر کے انگور منہ میں ڈالنے میں مشغول  
تھی اور ساتھ ہی میوزک چینل آن کیے عاطف اسلم کے گانے پہ سر دھن رہی  
تھی

جیسے اسی گھر میں پیدا ہوئی ہو اور ابھی اس کو آئے بس پندرہ منٹ ہوئے تھے  
اگر ماہی کو شاہ دیکھ اٹھتا تو اش اش کر اٹھتا

ہادی جو ابھی مارکیٹ سے آیا تھا

گانے کی آواز سن کر لاونچ میں آیا اور وہ ماہی کو براجمان دیکھ کر  
اس نے زور دار آواز میں سلام کیا

ماہی نے ڈر کر چیخ ماری جو باورچی خانے میں کام کرتی احد کی ماما نے بھی سنی وہ  
دھوڑ کر لاونچ میں آئی

کیا ہوا مارخ بیٹا ٹھیک ہو آپ

جی آنٹی ٹھیک ہو بس ہادی نے ڈرا دیا تھا ماہی نے کہا

ماما یہ یہاں کیسے اور آپ کہاں صبح سے غائب ہیں

ماما کی جان یہ میری دوست کی بیٹی ہے اس کی مام اپنے بھائیوں کے ساتھ گئی  
ہے

اور دو تین منٹھ تک آئے گئے تب تک یہ ہمارے ساتھ رہے گئی

یاہو ماہی آپ یہاں ہو گی مزہ آئے گا

چلو بچے تم لوگ باتیں کروں میں کھانا بنا لو اور ایسا کروں کے تم ماہ رخ کو جو

ہمارے بیڈروم کے ساتھ کمرہ ہے وہاں لے جاؤں چینیج کر لے فریش ہو جائے

ہادی بہن کا سامان بھی کے جاؤں کمرے میں تب تک میرے کھانا بنا لوں



شاہ اور تیمور دونوں ماہی کی امو سے ملنے گئے

گھنٹی بجا رہے تھے

لیکن کوئی دروازہ نہ کھولے شاہ پریشان ہو گیا کہی کچھ ہو نہ گیا ہو

اوہ شٹ یار میں بھول گیا تھا

تیمور نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

شاہ جو آگئے ہی چڑچڑا ہوا تھا غصے سے بولا

بکو اب کیا بھول گئے ہو

وہ غرغرایا

یار وہ میں نے ہی فاتی کو بولا

تھا کے جب تک میں فون نہ کروں دروازہ نہ کھولے اس لیے وہ نہیں کھول  
رہی تیمور نے دھیمی آواز میں کہا

تیری تو کمینے انسان دماغ کس کو دے کے آیا ہے تو مر جا تو  
کر فون اسے

آدھے گھنٹے سے کھڑے گھنٹی بجا بجاکے اپنا گھنٹہ بج چکا اور تو

شاہ کا غصہ قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا دل تو کر رہا تھا اسے اٹھا کے زور کا زمین  
پہ دے مارے پر ہائے رے افسوس اسے

اپنی اس خواہش پہ قابو پانہ پڑا کیوں کے دروازہ کھل چکا تھا

اور تیمور صاحب خوش اخلاقی بگھارنے میں مگن تھے

اس نے گہری سانس لے کے خود کو ہشاش بشاش کی

اسلام علیکم اس نے سلام کیا تو

فاتی نے شرمندہ آواز میں

وعلیکم اسلام کہا

وہ تیمور کے ساتھ باتوں میں لگی ہوئی تھی اسے یاد ہی نہیں رہا کوئی ساتھ بھی  
ہے

سوری بھائی وہ۔۔۔

کوئی بات نہیں کیسی ہو آپ

میں ٹھیک ہو بھائی آپ کیسے ہے

ایسا نہیں آئی

فاتی نے پوچھا

بیٹا وہ جلد آئے گئی

بس ابھی اس کا آپ لوگوں سے دور رہنا ہی بہتر ہے اسکی نگرانی کروائی جا رہی ہے ایسے میں ہم کوئی رسک نہیں لے سکتے گڑیا شاہ نے کہا باتیں کرتے کرتے وہ لوگ اندر کی جانب بڑھے

اسلام علیکم آئی

شاہ نے کہا وعلیکم اسلام میرے بچے جیتے رہو انہوں نے باری باری دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی بیٹھو بیٹا

انہوں نے دونوں کو صوفے پہ بیٹھنے کو کہا

اور فاتی کو اٹھنے کا اشارہ کیا کہ کچھ لے آئے کھانے کو

آئی کیسی ہے آپ???

شاہ نے ہی بات کا آغاز کیا

میں ٹھیک ہو بیٹا مارخ کیسی ہے???

سب ٹھیک ہے نہ اسے کوئی خطرہ تو نہیں ???

انہوں نے تابڑ توڑ سوالات کا سلسلہ جاری کیا تو شاہ ان کے ساتھ آ کے صوفے

پہ بیٹھ گیا

اور ان کے گرد بازوں کا حصار کھینچا

ماہی ں ملکل ٹھیک ہے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے بلکل محفوظ ہے

تیمور کے گھر ہے فل حال جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا اس کے بعد میں

آپ تینوں کو گھر لے جاؤں گا امی

بات کے اختتام پہ جو الفاظ شاہ نے کہے

اس سے تو ان کی آنکھوں سے بہہ نکلے جسے بہت نرمی سے شاہ نے صاف کیے

اتنی دیر میں فاتی شیک لے آئی تھی جسے شاہ نے بہت اسرار کر کے انہیں پلایا

فاتی تیمور اور آنٹی اب ان کا ٹارگٹ ماہی ہو گی وہ لوگ اس کا کچھ نہیں بگاڑ  
سکے گئے بس دھمکیاں دے گئے  
آپ اور فاتی دیہان رکھنے آپ لوگ ان کی نظر میں نہیں آئے گا نہیں تو مسئلہ  
بن سکتا

موبائل آن رکھیے گا کوئی بھی بات ہو آپ فون کر دیجیے گا اور گھر کے بعد دو  
بندے ہر وقت ہو گئے یونیفارم کے بغیر ڈرنے کی کوئی بات نہیں بیٹے یہ یقین  
رکھیے گا امی

اور دروازہ جو بھی ہو نہیں کھولنا جب تک میری یا شاہ کی کال نہ آئے  
تیمور نے کہا

بیٹا تم دونوں میرے لیے میری دعاؤں کا پھل ہو دونوں میں بہت شکر گزار ہو  
اپنے رب کی جس نے اس عمر میں دو جوان بیٹے دے دیے

ماہی کی امی نے کہا

آچھا آنٹی ہم چلتے ہے ہمیں آفس بھی جانا ہے اور ساری صورتحال کا جائزہ لینا ہے اب ہم دونوں نہیں آئے گئے یہاں کیا پتا ہماری بھی نگرانی ہو رہی ہو تو میرا کزن ہادی آتا رہے گا خبر گیری کرنے اب چلتے ہیں

اللہ نگہبان

اللہ حافظ

بیٹا

وہ دونوں ماہی کی امی کے گھر کے بعد سیدھا احد کے گھر آئے جہاں کھانا لگ چکا تھا اور سارے بیٹھے کھانا شروع ہی کرنے والے تھے

اسلام علیکم دونوں نے کورس میں اور باآواز بلند کہا

ماہی جو پانی پی رہی تھی اس کے گلے میں پھندا لگ گیا اور اس کو

زور کی کھانسی شروع ہو گئی

آنکھوں سے پانی نکلنے لگا احد کی امی جلدی سے اٹھی  
اور اس کی کمر پہ ہاتھ سے تھپکی دینے لگی کہ وہ ٹھیک ہو

سب پریشان ہو گئے تھے

ہادی نے ماہی کی یہ حالت دیکھی تو چڑ دھوڑا

تم لوگ انسانوں کی طرح نہیں بول سکتے کیا

کیا ضرورت تھی

اتنا اونچا سلام کرنے کی کان کے پردے سلامت ہے میرے آرام سے بھی بول  
سکتے تھے

پا۔۔ پیانی

ماہی نے کہا تو شاہ تڑپ کے آگئے بڑھا اور گلاس اس کے لبوں سے لگایا



اس نے دو گھونٹ پیے گلاس کو لبوں سے جدا کیا

شاہ نے نیچے رکھا گلاس

آر یو اوکے

ماہی نے سر اثبات میں ہلایا

بیٹا آپ نے ڈرا ہی دیا تھا

پیار سے احد کی امی نے کہا

اور اس کے سر پہ بھوسا دیا اور اپنی کرسی کی جانب بڑھ گئی

شاہ ماہی کے سامنے بیٹھا تھا جب کے دائیں جانب آنٹی اور بائیں جانب تیمور تھا

شاہ اور ہادی سامنے بیٹھ کے کھانا نوش فرما رہے تھے

شاہ نے اپنی ٹانگ لمبی کی ٹیبل کے نیچے جو ماہی کے پاؤں کو چھوئے

پہلے تو برداشت کرتی رہی



پھر تنگ آ کے اس نے دونوں ٹانگیں کرسی پہ رکھ لی

وہ سب کھانا کھانے میں ایسے مشغول تھے

جیسے آج کے بعد کبھی کھانا ملے گا ہی نہیں

ماہی نے کھانا جلدی ختم کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی

آنٹی میں کچھ دیر آرام کروں گی دو بجے اٹھا دیجیے گا

اس وقت دن کے 12 ہوئے تھے

دو گھنٹے آفس جانا تھا

اچھا بیٹے آپ جاؤں 2 بجے تک اٹھا دوں گی

شاہ اس کو گھور رہا تھا جب وہ آنٹی سے بات کر کے پلٹنے لگی تو اس نے ٹکا کے

شاہ کو گھوری سے نوازا اسی وقت تیمور نے بھی گردن گھما کے دیکھا تھا اک

زبردست سی مسکراہٹ نے تیمور کے چہرے کا احاطہ کیا وہ سر جھکا کے کھانے  
میں لگ گیا

شاہ بھی دو منٹ بعد اٹھ گیا اور ماہی کے پیچھے

لپکا

سارہ سارہ کہا ہو

ممی روم میں ہو گی آپی اور دوستوں سے لمبی لمبی کالز کے سلسلے جاری ہو گئے

عمر نے ٹی وی دیکھتے ہوئے بے زاری سے کہا

بری بات ہے یہ بہن ہے تمھاری ایسے نہیں کہتے

اوہ ممی بس کرے بہن بہن کی رٹ کو

i just say that mummy

give respect take respect

this is the basic rule of my life

وہ جب آپ کو با با کو کچھ نہیں گردانتی اپنے سامنے تو میں کیوں کروں  
ممی اور ایک بات انکو بس اپنی پڑی ہوتی ہے کسی کی نہیں کیا  
ملتا ہے آپ کو پیار کے بدلے میں ماما آپی پھر بھی آپ سے بد تمیزی کرتی

Why mummy

????? i can't understand

تم میرے خلاف بھڑکانا بند کروں ممی کو سارہ نے چیخ کر کہا  
لو آگئی آپکی بیٹی

آپیا بڑکا نہیں رہا بس آپ کی خصوصیات بتا رہا ہوں  
تم ہوتے کون ہو ہاں تم جلتے ہو ممی پاپا میرا تم سے زیادہ خیال رکھتے ہے مجھے  
زیادہ پیار کرتے ہیں سارہ نے کہا

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

ہاں جلتا ہے میں نہیں میرا دل جلتا ہے جب آپ مئی سے بد تمیزی کرتی ہیں  
آپ

ہاں کرتے ہے آپ سے زیادہ پیار یہ دونوں آپ کیا دیوار ڈے رہی ہے سبکا  
ہاں

عمر نے بھی آج حساب بے باق کرنے کا سوچا

تم یو ایڈیٹ تم اتنے بڑے ہو گئے ہو تم مجھے اتنا کچھ سناؤ تمہاری یہ جرأت تم  
مجھ سے اس لہجے میں بات کروں دیکھا مئی آپ نے آپ کے سامنے مجھے کیا کہہ  
رہا اور آپ چپ ہے گریٹ مئی

آپ کی تربیت کو سلام ہے

سارہ نے بد تمیزی کی انتہا ہی کر دی

خاموش ہو جاؤں سارہ یہ مت بھولو تمہاری تربیت بھی میں نے ہی کی ہے تم  
غور کروں اپنے ہی لہجے کو تم اپنی ماں سے بات کر رہی ہو اپنی کسی دوست سے  
نہیں

میں اپنی حد میں ہی ہو آپ بھی حد میں رہے ماں ہے ماں ہی رہے

بد تمیزی سے کہتی ہوئی سارہ اپنے کمرے میں چلی گئی

عمر نے ماں کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے کے کتنے دکھ  
جھیلے کتنی راتیں وہ جاگی اس کے لیے اور آج وہ کیا کہہ رہی

عمر مئی کے آنسو صاف کرنے لگا تو انہوں نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے اور  
کمرے میں آگئی

عمر کو افسوس ہونے لگا اس نے یہ بات چھیڑی ہی کیوں مئی کو ہرٹ کر دیا  
ایک سال گرنے کو تھا لیکن خان کا کوئی اتا پتا نہ تھا



آخری اطلاعات کے مطابق

خان کو پکڑ لیا گیا تھا ہو سکتا ہے کہ-----

اس سے آگے کسی میں سوچنے کی ہمت نہ تھی

حرم اس واقعے کے بعد بہت خاموش ہو گئی تھی

پچھلے کچھ دنوں سے بابا کی طبیعت بہت خراب تھی

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مصیبتوں نے ان کے در کی راہ دیکھ لی ہے

آئی سی یو سے باہر بیٹھے وہ بے آواز رو رہی تھی

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کرے رات کو بابا کی طبیعت خراب ہو گئی تو اس نے

خان کے دوست کیپٹن کو کال کی اور وہ اس کی مدد کے لیے پہنچ گیا تھا

ابھی بھی وہ میڈسن لینے گیا تھا پچھلے ایک سال میں

کیپٹن ہی ان کے سارے کام کرتا تھا

خود ایک اس کی ایسی کنڈیشن تھی نہیں کچھ کر پاتی

اور بابا کی طبیعت آئے دن خراب رہتی

امی بھی ان دونوں کی فکر میں گھل گھل کر آدھی رہ گئی تھی

رات میں خان کے انکل آنٹی بھی یہی تھے تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے امی کو

بھی ان کے ساتھ ضد کر کے بھیجا

اُئی سی یو کا دروازہ کھلا ڈاکٹر باہر نکلے اسی وقت کیپٹن

بھی میڈیسن لے آیا

ڈاکٹر صاحب ابو ٹھیک ہو جائے گئے نہ حرم نے بہت آس سے پوچھا

ڈاکٹر نے ایک نظر دونوں کو دیکھا اور انہیں اپنے ساتھ اپنے کین میں آنے کا

کہا وہ دونوں ان کے ساتھ روم میں پہنچے تو ڈاکٹر نے اپنی نشست سنبھالنے کے

ساتھ ان کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

دیکھے بیٹے آپ کے والد کا ہارٹ بہت کمزور ہو چکا ہے

پہلے ہی 25% کام کر رہا تھا پتا نہیں کس چیز کی اتنی ٹینشن لی ہے کہ اب ہارٹ

شرنک ہو چکا ہے ان کی کنڈیشن بہت کیٹیکل ہے اور رات سے جتنے ٹیسٹ ہم

نے کیے ہیں وہ سارے کے سارے نیگیٹو آئے ہیں

یہ سب سن کر حرم کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے

بیٹا حوصلہ رکھے ابھی سے ہار جاؤں گئی تو بابا کا کیا ہو گا آپکے آپکو مضبوط رہنا

ہے

کیپٹن اس کے آنسو دیکھ کر اٹھا اور پانی لا کے اسکو دیا

ڈاکٹر اگر ہارٹ ٹرانسپلانٹ کرے تو

ہو سکتا ہے پر بہت اسی ہے

out of 5% %100

اور ہارٹ میچ کرنا بھی بہت مشکل ہے اور کروڑوں کا خرچا ہے بیٹے  
انہوں نے کسی بھی لگی لپٹی کے بغیر سب کہہ دیا  
اب مجھے پشیمٹ دیکھنے ہے

حوصلہ رکھیے آپ ایک الودعی مسکراہٹ کے ساتھ باہر نکل گئے

حرم پھوٹ پھوٹ کے ہچکیاں لے لے کے روئے جائے کیپٹن کے ساتھ یہ پہلی  
دفعہ ہوا اسے صنف نازک کو چپ کروانے کا طریقہ نہ تھا

حرم جب کافی دیر اپنے دل کی بھڑاس نکال کر چپ ہوئی تو کیپٹن نے اسے پانی  
کا گلاس دیا جسے ایک ہی گھونٹ میں پی گئی تھی

حرم اور خان نکل کر باہر آئے دونوں کا رخ آئی سی یو کی جانب تھا  
حرم نے چہرے کو صاف کیا اور اندر کی جانب بڑھ گئی

لیکن پھر بابا کی کنڈیشن دیکھ کے اسکی آنکھوں سے بھر آئی ان کو آکسیجن لگی ہوئی تھی

اور چہرے پہ تکلیف دے تاثرات تھے

انہوں نے اشارے سے حرم اور کیپٹن کو پاس بلایا اور آکسیجن ماسک اتارا

بابا نہ۔۔۔۔۔ حرم بولنے لگی تو انہوں نے اشارے سے منع کر دیا

حرم میں اور زیادہ دن اب نہیں رہو گا تم لوگوں کے درمیان بیٹا تم میری بیٹی سے شادی کر لو تا کہ میں سکون سے مر سکوں

کیپٹن نے بے اختیار حرم کی طرف دیکھا لیکن وہ شاک کی کیفیت میں انہیں دیکھ رہی تھی لیکن بابا اس سے پہلے کچھ کہتی بابا نے ان دونوں کے آگے ہاتھ چھوڑ دیے میری۔۔۔ آخری خواہش ہے انکار۔۔۔ نہ کرنا

انہوں نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی

کمیٹین ان کی حالت دیکھ کے ان کو ہاں کر کے باہر نکل آیا اور

سر کو فون کیا انہیں ساری بات بتائی

کچھ دیر بعد میم حرم اور سر نکاح خواں کے ساتھ آچکے تھے

حرم کے سر پہ سرخ دوپٹہ اسکی امی نے دیا وہ شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی

جانب دیکھ رہی تھی انہوں نے نگاہیں چرائی

مولوی صاحب نکاح شروع کرے

مزاحم علی شاہ ولد حشمت شاہ آپکو حرم فاطمہ ولد نوروز زمان قبول ہے

ایک منٹ اس کا دل کیا بھاگ جائے لیکن جب اس کی نظر حرم کے والد پہ

پڑی تو ان کے چہرے پہ تازگی دیکھ کے اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا

برجودار بولے

نکاح خواں نے کہا

وہ اپنے خیالوں سے واپس آیا اور سب کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے

جی قبول ہے

اس نے تین مرتبہ دہرایا

حرم فاطمہ ولد نوروز زمان آپکو بغور حق مہر پانچ لاکھ مزاحم علی شاہ ولد حشمت

شاہ قبول ہے

جی قبول ہے

احباب و قبول کے بعد سب نے دعا کی اور گلے ملے سرنے سب میں چوہارے

بانٹے



آجکل یونیورسٹی سے چھٹیوں کی وجہ سے سب فارغ تھے



آج بہت دنوں کے بعد ان کو سر نے کال کر کے بلایا تھا

اور ارجنٹ آنے کا کہا تھا

وہ سارے اس وقت حال میں بیٹھے سر کا انتظار کر رہے تھے

اور ان کو جو جو کام ان کے سپرد کیے گئے تھے

ان کی ڈیٹیل بھی ڈسکس کرنی تھی اور پھر کوئی اگلا پلین تشکیل دینا تھا

پانچ منٹ کے بعد کانفرنس روم کا دروازہ کھلا اور سر تشریف لائے

جتنے بھی لوگ تھے کانفرنس روم میں موجود سب کھڑے ہو گئے

سر نے سب کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کو کہا

اسلام علیکم نو جوانوں

آپ سب مجھے جو جو کام آپ کے سپرد کیے گئے تھے ان کی ڈیٹیل دے

اس کام کو جلد ہی ہمیں اختتام تک پہنچانا ہو گا ہمارے پاس وقت بہت کم ہے  
ہمیں اس سب کے خلاف کوئی فائل ڈسین لینا ہو گا لیکن اس سے پہلے ہمیں  
ان کے خلاف ثبوت چاہیے ہو گئے

امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہو گئے

مصطفیٰ

تم ہمیں بتاؤ تمہیں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی تمہارے پاس ان کے خلاف  
کیا کیا ثبوت ہیں

سر: یونیورسٹی میں موجود کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ غیر ملکی ہے انڈین ہے اور  
انہوں نے پیسے دے کے یہاں کی نیشنلیٹی حاصل کی ہے را کا ایجنٹ ہے اور  
اس کا ساتھ عمر انڈسٹریز کے مالک بھی شامل ہیں

سر اسلحہ ان ہی کے ذریعے سوات شمالی وزیرستان کے علاقوں میں آتا ہے

اور ان کے نیٹ ورک میں پڑھے لکھے لوگوں کی بہت بڑی جماعت شامل ہیں  
سر دو روسی لڑکیاں بھی اس گینک کا حصہ ہے  
سر لڑکیاں سمگلنگ کا کام کرتی ہے

اور ان سب کی مدد قادیانی کر رہے ہے سر وہ پاکستان کو کمزور کرنا چاہتے ہیں  
اور سر سب سے بڑی بات تو یہ ہے یہ کوئی عام لوگ نہیں ہیں بلکہ سر یہ نیشنل  
اسمبلی میں بھی ہے

اور اثرورسوخ والے ہیں

اور اسی وجہ سے کوئی ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی کر نہیں پاتے  
سر میرے پاس ان کے خلاف ثبوت تو بہت ہیں لیکن سر انہیں رنگے ہاتھوں  
پکڑنا بہتر رہے گا نہیں تو سر یہ اپنے اثرورسوخ کا استعمال کر کے بچ جائے گئے  
میڈیا کو انوالو کیا جائے سر تو یہ بچ نہیں سکے گئے

مصطفیٰ نے بہت ڈیٹیل سے ایک ایک بات بتائی

ایجنٹ 4

تمہاری طرف سے کیا خبر ہے

سر سب سے بڑی خبر یہ ہے کہ میں بھابی والا ہو گیا ہو اس نے شرارت سے کہا

سر چونکے کیا کہہ رہے ہو تم

سر جو بھی کہا ہے ایک ایک لفظ سچ ہے

سر نے مصطفیٰ کی جانب دیکھا

میں کیا سن رہا ہو جوان

سر یہ سچ ہے میں آپ کو میٹنگ کے بعد بتانے والا تھا پر اس نے بتا دیا

اس نے سر جھکا لیا

جوان کون ہے وہ پھر جس سے ہمیں بتائے بغیر نکاح کر لیا ہمیں بلا لیتے مٹھائی  
ہم بھی کھا لیتے

سر نے مسکرا کے کہا

سر ویسے آپ بھی شادی کر لیں اب 48 سال کوئی اتنی زیادہ نہیں ہوتی

نوجوان تم خاموش رہو تم سے ہم بعد میں نپٹتے ہیں

ہاں ایجنٹ 4 تم بولو

سر چمن بادد کے ساتھ کچھ خانہ بدوش دیکھے گئے ہے انکو اریسٹ کر لیا گیا تھا

اور اس کے بعد اسے اٹک جیل میں بیجھ دیا گیا تھا

سر تین دن پہلے مجھے

وہاں کے جیلر سے پتہ چلا ہے کہ ان کی تفتیش کی گئی جب اس کا ڈیٹا  
چیک کیا گیا دونوں انڈین نکلے اور ان کے دماغ کے اندر ایک جدید چپ کی  
نشاندہی کی گئی ہے

اور ان کے پاس جدید قسم کے وائرلیس بھی برآمد کیے گئے ہیں ان کی شکل  
بلیوٹوتھ جیسی ہے

اور وہ یہاں اٹک ریفرنری پہ حملہ کرنے آئے ہیں باقی گینگ لا پتہ ہے اور سر  
مجھے لگ رہا ہے

اس کے پیچھے بھی یہی لوگ ہیں مزید جو معلومات ملی آپ کو بتاتا رہوں گا  
ایجنٹ 8 اور 5 آپ دونوں کو جو اسائنمنٹ دی اسکا کیا ہوا سر اس کی ڈیٹیل اس  
فائل میں ہیں

سر خوکچھ ایجنٹ 4 نے بتایا بلکل ٹھیک ہے اور سر مصطفیٰ نے جس لڑکی سے شادی کی ہیں سر ان کی مدر بہت مدد کر سکتی ہے ہماری سر میں چاہتا ہوں آپ ان سے ملے اور سر ان کے شوہر آرمی میں تھے اور ایک ایجنٹ بھی سر عمر انڈسٹریز

ان کے شوہر کی تھی

لیکن اس پہ قبضہ ہو چکا ہے

سر جب اس کمپنی کی کنسرکشن کا کام ہوا تھا وہ وہ بھی ساتھ تھی سر وہ ہمیں اس کے کونے کونے کے بارے میں بتا سکتی ہے سر اور جہاں تک اسلحہ اور بلیک منی اور سر باقی جو لین دین ہوتی ہے وہ سب بھی وہی ہوتی ہیں سر مجھے لگتا ہے ہمیں ریڈ مارنی چاہیے ایک بار لیکن اس کے لیے ہمیں ان مادام سے ملنا ہوگا ایجنٹ 8 نے انہیں ساری بات بتائی اور ایجنٹ 5 نے فائل آگئے بڑھائی جس میں کافی ثبوت تھے

ایجنٹ 4 تمھاری پارٹنر نہیں آئی رپورٹ دیں

سر میری پارٹنر ایک مشن پہ یہاں سے جانے کے بعد میں بھی جاؤں گا اگر  
دونوں آجاتے تو سر ہم ایک اہم ثبوت اس قیس کے خلاف گنوا بیٹھتے

ایجنٹ 4 نے محقر اور مودب ہو کے جواب دیا

سر نے اپنے سر کو اثبات میں ہلایا

اوکے تو آگئے کی پلیننگ سنو

مصطفیٰ تم کل جا کے اس آدمی سے ملو گئے جیل میں جس کا ایجنٹ 4 نے بتایا

اور کسی بھی طرح اسکو لے کر فرار ہونا ہے جو کچھ ایجنٹ 4 نے کہا سچ نکلا تو

دشمن جلد ہی اسے فرار کرنے یا مارنے کی کوشش کریں گئے

یہ سب رات کے تیسرے پہر ہوگا

میرا آدمی تم لوگوں کو جیل کا نقشہ شام تک دیں دے گا اور اسسٹ کرو گئے  
مجھے تم سب مجھے  
اور سنو کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے سرے میک اور میں ہو گئے لک بلکل الگ  
ہو سبکی

"over and all now go to back your work we will be meet "

" tomorrow night 11pm best of luck

سرنے کہا

ok sir

سب نے کہا اور سلوٹ کر کے باہر نکل گئے  
ماہی جب اٹھی تو جی یہ کیا پانچ بج گئے تھے

اس نے جوتا پہنا بال سمیٹے باہر آئی تو شاہ تیمی احد ارہان بیٹھے میز پہ کچھ کھولے  
بیٹھے تھے اسے اپنی طرف آتا دیکھ کے انہوں نے فٹافٹ سب سمیٹھا  
تیمی مجھے اٹھایا کیوں نہیں آفس جانا تھا پتا نہیں کتنی امپورٹنٹ میٹنگ تھی  
ماہی نے شاہ کو غصے سے گھورتے ہوئے بولی

شاہ بھی یو پوز کر رہا تھا جیسے وہ یہاں ہو ہی نہیں  
بہنا کول ڈاون میٹنگ کینسل ہو گئی تھی صبح نو بجے ہو گی  
اس لیے اٹھایا نہیں

ہم بھی کھڑے ہے آپکی راہوں میں آپکی نگاہوں کے منتظر ارہان نے اس کے  
اسے نظر انداز کرنے پہ دہائی دی

اوہ آپ بھی اسی دنیا میں پائے جاتے ہیں ماہی نے طنز کیا  
جی بالکل پائے جاتے ہیں میڈم کیوں میں مرتخ سے نہیں آیا نہ ہی کوئی پراہوں

تم پر انہیں جن ہو

کہاں تھے نمبر کیوں اف تھا تم اور ثناء دونوں بے وفا ہوں

نمبر ایک کا بھی نہیں ملتا

ماہی نے کلاس لی

وہ یارا اس کا مجھے نہیں پتا

وہ میرا موبائل چھین گیا تھا تو اس لیے سم بھی سات گئی تو پھر نکلوائی ہی نہیں

وہ دونوں آپس میں لگے ہوئے تھے جب شاہ بولا میں بازار جا رہا ہوں تھوڑی

دیر تک آجاؤں گا وہ جانے لگا تو ماہی نے آواز دی

رکو مجھے بھی کچھ لینا ہے میں بھی سات چلوں گی

سب مسکرانے لگے احد تو باقاعدہ ہنسنے لگ گیا

شاہ نے نظر انداز کیا سبکو

اس حلیے میں؟؟؟؟؟ شاہ نے کہا

کیوں کیا ہوا ہے میرے حلیے کو

ماہی نے اپنی گھٹنوں تک آتی شرٹ ساتھ اپنی پٹیا لہ شلوار کو دیکھا ڈوبٹہ بھی لیا

ہوا تھا پھر اس نے ایسا کیوں کہا

ماہی آپ ساتھ چادر لے لو اسکا نکاب کر لو اور گلز بھی پہن لو میں نہیں چاہتا  
کوئی ہمیں دیکھے

ماہی نے سر اثبات میں ہلایا اور تیار ہو کے پانچ منٹ میں آگئی

بلیک شال میں اس کی رنگت اور چمک رہی تھی

شاہ جو گاڑی کے پاس کھڑا تھا اسے آتے دیکھ کر ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا

ماہی نے یہ دیکھا تو اس کا پارہ ہائی ہونے لگا وہ بھی غصے سے دروازہ کھول کے

اندر بیٹھ گئی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

دروازے کو زور سے دے مارا

شاہ پھر بھی خاموش رہا جیسے نہ بولنے کی قسم کھائی ہو۔

ماہی کو کوفت ہونے لگی تنگ آ کے اس نے موبائل نکالا اور اس کو سپیکرز سے کنیکٹ کر کے اپنا پسندیدہ عابدہ پروین کا کلام لگا دیا۔

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا

اور اس پہ سر دھنے لگی وہ مکمل طور پہ کلام میں مگن نظر آئی شاہ نے ایک نظر اسے دیکھا تو دیکھتا رہا وہ سیٹ سے ٹیک لگائے لپسنگ کر رہی تھی۔

اس کا نکاب ایک جانب سے ڈھلک چکا تھا جسے اس کے ہونٹ کے کونے نظر رہا تھا

اچانک اسے کیا ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کے اس کی چادر کو اس کے منہ پہ کیا

ماہی نے بے اختیار آنکھیں کھول کے اسے دیکھ۔

کیا کر رہے ہو اس نے گھبرا کے کہا۔

شاہ نے موبائل سے پن نکال کے اسے پکڑا یا۔

تمہیں مینے کیا کہا تھا چہرے کو اچھی طرح کور کرنا تمہیں کوئی ہوش تھا تمہیں  
بتا بھی ہے تمہاری جان کو خطرہ ہے پھر بھی اتنی لا پرواہی پکی نہیں ہو تم  
تمہیں سب بتانا پڑے

شاہ اس پہ بری طرح برس اٹھا وہ ہکا بکا رہ گئی اس کے اس روپ پہ سہم سی گئی

اس نے اسکی جانب دیکھا جہاں تفکرات کی گہری لکیر چھائی ہوئی تھی

اس نے موبائل اٹھایا کسی کو میسج بھیجا پانچ منٹ بعد وہ ایک مشہور مال میں آچکے

تھے جہاں ہر وقت ہی رش ہوتا تھا

شاہ نے گاڑی پارکنگ کی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے مال میں لے گیا اور ایک شاپ میں گھس گیا اور وہاں سے ایک ڈریس اسکو پکڑایا اور چینج کرنے کو کہا تھوڑی دیر بعد نکلی تو وہ ڈوبٹہ لیے ہوئے تھی

شاہ نے پہ منٹ کی اور دونوں نکل آئے ایک شاپ پہ جا کے شاہ نے اس کے لیے سندھی چادر لی اس نے وہ اوڑ لی اور شاہ نے بھی اپنا حلیہ بدل لیا کہی سے بھی دونوں وہ ماہی شاہ نہیں لگ رہے تھے کے کوئی انہیں پہچان پاتا۔

\*\*\*\*\*

جاری ہے



شرقیں

عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں

"زخا نور"

# "شدتیں عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں"

از "زش نور"

## پارٹ 3

بیٹا تم حرم کو گھر لے جاؤ ہم آج یہی رہے گے۔ سر نے کیپٹن سے کہا  
نہیں نہیں انکل میں بابا کے پاس رہو گی۔ حرم نے سنا تو بولی۔  
نہیں بیٹے ابھی آپ لوگ گھر جاؤ۔ میں۔ آپکی آنٹی اور می یہی ہیں۔ صبح آ جائے  
گا آپ کو ابھی بھر پور نیند کی ضرورت ہے صبح فریش ہو کے آئیے گا تو رہ لیجیے  
گا

حرم نے ماما کی طرف دیکھا تو انہوں نے بھی سر اثبات میں ہلا کہ جانے کی  
اجازت دی

اسے ناچار اٹھنا پڑا

وہ حب دونوں سب سے مل کے باہر آئے تو دونوں نے مڑ کر اک نظر ہسپتال کو دیکھا اور گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔ انہیں نہیں پتا تھا ان کی زندگی میں ایک اور حادثہ لکھا ہیں

جیسے ہی وہ لوگ گھر پہنچے تو کچھ دیر بعد کال آئی کیپٹن کو۔ ہسپتال میں بلاسٹ جس میں کوئی زندہ نہیں بچا تھا حرم کو اس نے کچھ نہیں بتایا لیکن جب وہاں پہنچے تو حرم وہی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی ساکت سی کیپٹن کی آنکھیں خون رنگ ہو چکی تھی۔

آنسوؤں روکنے کے چکر میں کچھ موتی پھر بھی اپنی چھب دکھلا گئے ہر طرف دل دہلا دینے والے مناظر تھے۔

آہوں سسکیوں لوگ اپنے پیاروں کو نہ پا کے پاگل پھر رہے تھے۔

ہر طرف خون ہی خون تھا

ہر طرف افراتفری تھی

حرم جو سکتے میں بیٹھی تھی

اک دم پاگلوں کی طرح اٹھی اور ماما بابا چلاتے ہوئے آگئے بڑھی اس کو ہوش  
نہیں تھا اس کا ڈوبٹا کہا ہے بس اس کو ماما بابا چاہیے تھے کیپٹن نے اس کو پکڑ کر  
اپنی طرف کھینچا اس کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیے لیکن وہ مچھلی کی طرف  
تڑپتی اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ماما بابا ماما بابا وہ چلا رہی تھی تڑپ رہی تھی۔

کیپٹن نے اس کے اوپر اپنے بازوؤں کی گرفت اور سخت کر دی کچھ لمحے ایسے  
ہی گزرے پھر اس نے زمین پر گری ہوئی چادر اٹھا کے اس کے سر پہ کی پھر  
اس کو بازو کے گھیرے میں لیے وہ ایک انسپکٹر کے پاس پہنچا اور اسے اپنا کارڈ  
دکھایا تو اس نے اندر جانے سے نہیں روکا۔

سر آپ جاسکتے ہیں اس بلے کے پاس لیکن سر میم کو نہیں اجازت دے سکتے جو  
وہاں حالت ہیں سر یہ برداشت نہیں کر سکیں گی۔

اسکی حالت دیکھ کر خان نے اس کو گاڑی میں بٹھا کر شیشے چڑھا کر گاڑی کو لاک کر دیا باہر نہ نکل سکے ہر طرف آہ و بکا چیخ و پکار تھی۔ میڈیا رینجرز کی بہت بڑی تعداد پہنچ چکی تھی ریسکیو ٹیمیں لوگوں کو ریسکیو کر رہے تھے۔

آس پاس کی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ چکے تھے سڑک پہ رواں دواں گاڑیاں جو دھماکے کی زد میں آئی تھی ان میں موجود زخمیوں کو ریسکیو کر رہے تھے کیپٹن کا دل کرے یہی دھاڑے مار مار کر رونا شروع کر دے خود پہ ضبط کرتا آگئے بڑھ رہا تھا لیکن یہاں سوائے ملبے کے کچھ نہیں تھا وہ رینجرز کے ساتھ وہ بھی ملبہ ہٹانے لگا جب اسے سر کی گھڑی ملی اور اس کا شک یقین میں بدل گیا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے۔

آج وہ دوسری بار رویا تھا اپنی زندگی میں پہلی بار تب رویا تھا جب وہ بارہ سال کا تھا اور اسکی ماں مر گئی تھی باپ نے دو شادیاں کر رکھی تھی .  
دوسری بیوی کے بھی دو بیٹے تھے اسی کے ہم عمر تھے اور ایک بیٹی تھی جو تینوں سے چھوٹی تھی۔ بھائیوں کا آپس میں بہت پیار تھا .

امی کے فوت ہونے کے بعد جب اس پہ آگاہی کے درواہ ہوئے تو اسے پتا چلا اس کے پاس ایک ہی مخلص رشتہ تھا جو گنوا چکا ہے .

پھر جب وہ آرمی میں گیا تو سر خان اور انکی وائف اسکی فیملی تھی خان اور وہ بھائیوں جیسے تھے خان کے لاپتہ ہونے پہ وہ بالکل بکھر چکا تھا اور آج اسے لگ رہا تھا سب کچھ کھو چکا ہے اس کی حالت گھڑی کو دیکھ کر پاگلوں والی تھی .  
وہ بھول ہی چکا تھا کسی اور نے بھی تو اپنا سب کچھ کھویا ہے کوئی اب اس سے جڑ چکا ہے اکیلا نہیں رہا اس وقت وہ ایک لٹا ہوا مسافر لگ رہا تھا .



ماہی کا روپ بالکل بدل چکا تھا لیکن پھر بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

وہ مال سے نکلنے کا سوچ رہا تھا تو سامنے سے وہی آدمی اسے آتا ہوا نظر آیا اس نے ایک دم ماہی کا بازو پکڑ کر اسکو ایک کونے کی جانب کھینچا اور اس کو اپنے ساتھ بالکل لگا لیا ماہی کچھ بولنے ہی لگی تھی اس کی اس بدتمیزی پہ تو اس نے اپنی انگلی اسکے لبوں پہ رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اس کی بڑی بڑی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی ہوئی تھی وہ اس منظر میں کھویا ہوا تھا کہ اس کا موبائل واٹیریٹ کرنے لگا اس نے اس کے لبوں سے احتیاط سے انگلی اٹھائی اور اس کو بازو کے گھیرے میں لیے ہوئے ہی کال اٹینڈ کی اب وہ آدمی وہاں نہیں تھا آگے جاتا ہوا دکھائی دیا۔

کال اٹینڈ کی تو تیمور نے اسے کچھ کہا اور اس نے اوکے کہہ کر کال کاٹ دی ماہی تم یہی رکو میں بس دومنٹ میں آیا۔ اس نے ماہی کے گال کو تھپتھپا کر نکل گیا۔

ماہی جو ان لمحوں کی گرفت میں تھی اس کے جاتے ہی باہر نکلی کیا ضرورت تھی  
اتنا کنفیوز ہونے کی اس نے خود کو سرزنش کی  
اپنی ہی سوچوں کے درمیان اسے پتا ہی نہیں چلا کب وہ اس آدمی کے قریب آ  
گئی جو دوسری طرف منہ کیے کال سن رہا تھا۔

وہ مڑا ہی تھا کہ شاہ کہی سے آیا ایک دم اس کو اپنے سینے سے لگا لیا جس سے  
ماہی پوری کی پوری چھپ گئی تھی۔

اس نے یہ منظر دیکھا لیکن پھر اس آدمی کو کچھ نظر آیا اس کے پیچھے لپکا۔  
ماہی جو کب سے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی نکل نہیں پا  
رہی تھی شاہ نے اسے خود سے الگ کیا۔

کیا بد تمیزی تھی یہ اپنا چپک کیوں رہے ہو دور رہو یہ پبلک پلیس ہے کوئی تمھارا  
بیڈروم نہیں جو اس طرح کی بد تمیزیاں کر رہے ہو۔ ماہی نے آواز آستہ رکھتے  
ہوئے اسے غصہ کر رہی تھی اس کی گلابی رنگت اب سرخ ہو رہی تھی۔

مادام مجھے کوئی شوق نہیں چکنے کا تمہیں جب کہا تھا کہ وہاں سے ہلنا نہیں تو  
کیوں یہاں آئی ہو تمہارے پاس دماغ نامی چیز ہے یہاں تم سیو نہیں ہو تمہیں  
پتا نہیں چل رہا۔ تمہاری مثال ایسی ہے کہ آئیل مجھے مار۔  
اور تمہارا مطلب بیڈروم میں جو مرضی کر سکتا ہوں۔ غصہ کرتے ہوئے آخر  
میں شوخ ہو گیا۔

ماہی نے غصے سے گھورا تو مسکراہٹ دانتوں تلے دبا گیا۔

چلے مادام اب شاپنگ کر لے شاہ نے کہا۔

ماہی نے بھی سر اثبات میں ہلایا۔

اچانک ماہی بولی شاپر کہا ہے کپڑوں والا۔

چھوڑو کپڑوں کو اور جیسے زبان چلتی ہے اس سے زیادہ ہاتھ اور دماغ چلانا آدھا  
گھنٹہ ہے پاس تمہارے



زرلش میں بہت بور ہو رہی ہو یار میرال نے کہا

میں تمہیں جو کر لگتی ہو میرا زری نے کہا

خیر اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے تمہارا بھائی کب آئے گا چھٹیاں ہو چکی ہے  
پھر بھی نہیں آیا نظر رکھنا کہی ساتھ کوئی دم چھلا نہ لے آئے

میرا آپیا بھائی کے بارے میں فکر نہ کرے آپ اپنے بھائی پہ دیہان رکھے جو

آجکل کافی مشکوک سرگرمیوں میں ملوث لگ رہے ہیں راتوں کو غائب رہنا

اچھی بات نہیں کہی وہ ہی نہ آپ کی امیدوں پہ پورا نہ اتر آئے میرا نے اس

کو کچا چبانے والی نظروں سے گھورا

اس کی زبان جو ایک منٹ کے لیے رکی پھر فراٹے بھرنے لگی

میرا مطلب تھا کہی وہ ہی نہ کوئی دم چھلا لگا کے ساتھ لے آئے بھیا کے بارے

میں سوچنے سے اچھا ہے آپ زرا طغرل بھائی پہ دیہان دے

زائیشہ نے کہا

زری اپنی ہنسی کنٹرول کرنے لگی ہوئی تھی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

تم سن لوں کان کھول لوں میں نہیں کسی کی اپیا ہو اتنی بچی بھی نہیں ہو تم  
میرال ہی کہوں مجھے

وہ دراصل نہ اپیا آپ مجھ سے تین سال بڑی ہیں اور مجھے یہ سکھایا گیا ہے کہہ  
اگر کوئی ایک دن بھی بڑا ہو تو اسکی عزت کرنی چاہیے بے شک دا جی سے پوچھ  
لیں بلاوں دا جی کو

اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کے کہا تو میرال جھٹکے سے اٹھی اور باہر  
نکل گئی

زاشی بری بات مہمان ہے وہ ہمدی زری نے ہنستے ہوئے کہا  
زری اس نے دوبارہ بھیا کے بارے میں کچھ کہا تو اس سے بھی برا ہوگا سمجھا دینا  
اوہ ہاں یاد آیا بھیا کو کال کرنی تھی دا جی نے کہا ہے تم رکو میں آئی  
کمرے کے وسط میں صوفے پہ بیٹھا آدمی سگا سلگائے ہوئے ٹانگ پہ ٹانگ جمائے  
بیٹھا تھا

اس کی عمر لگ بھگ 55 سال لگ رہا تھا

دیکھنے میں وہ ایک سفید رنگت آدمی میں صحت مند تھا

لیکن اس کے چہرے پہ چھائی مکروہ نہی اس وقت اس کی خباثت کا پتا دے رہی تھی

کچھ سوچ کر وہ صوفے سے اٹھا اور الماری کھول کر جدید قسم کا وائرلیس نکالا اور

فریکوئنسی ایڈجسٹ کی

تھوڑی دیر بعد ایک آواز برآمد ہوئی

شیر شکار کے لیے تیار ہے

اسے کہو چوہا بل میں ہے

دونوں طرف سے کوڈ کے تبادلے کے بعد

ہاں ٹونی بولو کیا خبر ہے

سر رات کو ہم نے حملہ کر دے گئے کام ہو جائے گا اور وہ بندہ کوئی بیان نہیں  
دے پائے گا چیف

ٹونی سنو کوئی بھی غلطی نہیں ہونی چاہیے آئی آیس آئی اس کام میں پڑ چکی ہے  
کل انکا اجلاس بھی تھا

اور ہو سکتا وہ اس کو کہی اور لے جائے اس لیے تمہیں ان کے ایکشن سے  
پہلے اسے مارنا

ہو گا اس سب کے لیے تمہیں میرے بیٹے سے رابتا کرنا ہو گا وہ تمہیں آئی ایس  
آئی کے سب ایجنٹس کی تصاویر بیچھ دے گا

ان سب کی نگرانی تمہیں کرنی ہو گئی اطلاعات کے مطابق

وہ سب جان چکے ہیں اور اب جب تک وہ مارے نہ گئے تو تب تک چین سے  
بیٹھے گئے

ان کو شاید آج سے 22 سال پہلے جو ہوا بھول چکا ہے جو پھر میرے پیچھے

اس نے خباثت سے بھرپور کہکھ لگایا

دوسری طرف مکروہ ہنسی گونجی سر آپ فکر نہ کرے ٹونی کے ہاتھوں کوئی نہیں  
بچ سکتا

اتنے اور کونفیڈنس نہ ہو وہ پاک آرمی کے جوان ہے انہیں زرا سی بھی ہنکھ

پڑی تو جان سے جاؤں گئے اب جو کہا ہے کرو

جی چیف اور

اور اینڈ آل

ماہی شاہ کو احد کے گھر چھوڑ کر خود سپورٹ بانیک لے کر نکل گیا اس نے

ٹرانسمیٹر کو بلیوٹوتھ کے سات کنیکٹ کیا اور ہیلمٹ کو سر پہ چڑھا کے نکل گیا

وہ بانیک کو اڑاتے ہوئے تیمور کی بتائی ہوئی جگہ پہ پہنچا لیکن وہاں اس آدمی کے

ساتھ دو اور لوگ بھی تھے جن میں ایک لڑکی اور باقی دو لڑکے تھے

اس ٹائم سب ان کی حراست میں تھے اور سب کے سب بندھے ہوئے تھے

اس کے اپنے بندوں نے ماسک چڑھائے ہوئے تھے تیمور اور آس کے ساتھ  
موجود لڑکی دونوں نے میک اوود کیا ہوا تھا اس لیے اگر دونوں ماسک میک اوور  
والا اتار دے تو کوئی نہ پہچان سکے

ہوا کچھ یوں تھا کہ شاہ کو جیسے ہی احساس ہوا اس کا پیچھا کیا جا رہا ہے اس نے  
تیمور کو میسج کر دیا اور گاڑی سے نکلتے ہوئے وہ ماسک نکال لایا تھا اس کو لگانے  
سے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ یہ ماسک ہے یا اوور جنل سکن ہے  
پھر مال میں انہوں نے اور کپڑے لیے اور جو پہنے ہوئے تھے ان کو ایک شاپر  
میں ڈال کے شاہ نے ہاتھ میں پکڑ لیا  
شاہ نے وہ شاپر تیمور کو دیا

وہاں تیمور اور انکی ایک ایجنٹ تھی دونوں نے وہ کپڑے پہنے اور ماہی شاہ بن  
کے جان کے اس آدمی کے سامنے سے گزرے جو انہیں ٹریک کرنے کی  
کوشش کر رہا تھا حالانکہ یہ غلط تھا وہ خود ہی خود کو ٹریک کر رہا ہی تھے

اور پھر ایجنٹ 4 8 نے انکا پیچھا کیا اور اب وہ پکڑے جا چکے تھے  
انہوں نے کچھ بتایا شاہ نے تیمور سے پوچھا  
شاہ۔۔۔

ایجنٹ 5 مصطفیٰ ہو میں اس نے تیمور کو ڈپٹا  
کچھ نہیں بتا رہا بہت ڈھیٹ ہے  
اس کا تو باپ بھی بتائے گا

اس نے پاس پڑی کرسی کو اٹھایا اور لڑکی کے سامنے بیٹھ گیا اور چاقو نکال کر  
ایجنٹ ایس کو پکڑا دیا

جس سوال کا جواب اس نے نہ دیا یا غلط دیا تم اس کے ہاتھ کی انگلیاں کاٹتی جانا  
شاہ نے سرد آواز میں ایجنٹ ایس کو کہا  
یس سر

سامنے بیٹھی لڑکی کے اس کے اس سرد لہجے پر اوسان خطا ہونے لگے

ہاں بولوں تمہارا نام کیا ہے

ٹینا

ہاں تو ٹینا تم کرتی کیا ہو

سر میں ایک ڈیسکٹو ہو اور یہ میرے بندے ہمیں آپکے خلاف ہار کیا گیا تھا

ہمیں آپکی جبریں اور آپ کی ہر ایک کاروائی پہ نظر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے

سنو لڑکی اس میں سے کچھ بھی جھوٹ نکلا تو تمہاری گردن مروڑ دو گا

یاد رکھنا

سر میں سچ کہہ رہی ہو میرے آفس سے پوچھ لے اور یہ میرے بندے ہے یہ

کچھ نہیں جانتے ہیں

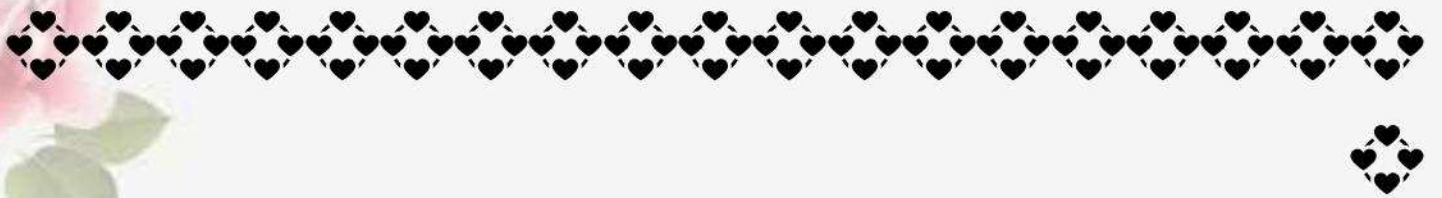
اچھا پھر ایک ڈیل کرتے ہیں اس طرح تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور ہمارا

کام بھی ہو جائے گا کیا خیال ہیں

شاہ نے ٹینا سے کہا

کیسی ڈیل ٹینا نے اچھنبے سے پوچھا

شاہ نے اپنی پرسوج نگاہیں اس پہ ٹکا دی اور تھوڑا سا آگئے ہوا دیکھو بات بالکل  
سیدھی ہے کچھ دو اور کچھ لوں کی دنیا ہے اگر تم تینوں کو موت نہیں زندگی  
چاہیے تو جو خبریں تم ان لوگوں کو دیتی تھی اور جو ہم پہ۔ نظر رکھو گی اور ان  
کی سرگرمیوں یہ نظر رکھو گی تو ہی آزادی کا پروانہ ملے گا سوچ لوں  
میں تیار ہو اسے چند ثانیے کے بعد کہا



داجی بھائی کو کہے نہ اب واپس آجائے

زاویار داجی کے گھٹنے سے لگا کہہ رہا تھا

یہ کیاں میویوں کی طرح میرے گھٹنے سے لگ کے بیٹھا ہے چل جلدی جا اپنی  
ماں کو ناشتا دے

بوڑھا ہو گیا ہو اس لیے کوئی پوچھتا نہیں ہے داجی نے غصے سے منہ بناتے ہوئے کہا

زاویار پہلے تو غور سے انکا جائزہ لیتا رہا لیکن جب پھر بھی بات کا سراغ نہ ملا تو داجی سے پوچھ بیٹھا

داجی ہوا کیا ہے سب ٹھیک ہے نہ کچھ ہوا تو نہیں ہے ؟؟؟؟؟

اچھا تو تم چاہتے ہو مجھے کچھ ہو جائے واہ واہ یہ دن بھی آنے تھے

بوجھ ہو گیا ہے اب دادا پہلے غصے سے کہتے کہتے آخر میں دھیمے ہو گئے

داجی کیا ہوا ہے آپ ہم پہ بوجھ کبھی نہیں ہو سکتے سب آپ سے بہت پیار

کرتے ہیں آپکی بہت ضرورت ہے سبکو ابھی

اب بات کیا ہوئی ہے وہ بتائے زاویار نے داجی کو دونوں بازوؤں سے تھام کے

پیار سے کہا

کل تمھاری پھوپھو آ رہی ہے

داجی نے کہا

زاویار نے انکو اچھنبے سے دیکھا

داجی آپ کو تو اس خبر پہ خوش ہونا چاہیے آپکی بیٹی آرہی ہے پھر آپ کے

چہرے پہ یہ اداسی کا پہرا کیوں ہے

وہ چاہتی ہے کہ میں شاہ کارشتہ میرال اور زرلش کا طغرل سے کر دوں

لیکن وہ دونوں مغربی تہذیب کے دلدادہ ہے کیسے میں یہ کروں

شاہ میرال کو کبھی نہیں اپنائے گا اور زرلش کے لیے ہم نے پہلے ہی کچھ سوچ

رکھا ہے

میرے منع کرنے کے باوجود وہ آرہی ہے اور اس نے مشارق سے بات بھی کی

اب پریشرا نر کر کے بات منوائے گئی بے شک وہ میری بیٹی لیکن اس کے با

وجود میں نہیں چاہتا یہ سب ہو

داجی نے اسے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی تو تھوڑی دیر وہ بھی سنائے میں آگیا

تھوڑی دیر بعد جب وہ اس شاک سے نکلا تو بے اختیار بولے  
اب کیا ہو گا

سب ٹھیک ہی ہو گا بھاگ جا اب شرم کر کب تک بوڑھے داجی کا  
دماغ کھاؤں گئے اب ناشتہ لے آؤں لیکن نہ کوئی میری سنتا ہی کب ہے

اچھا اچھا لا رہا ہو داجی اب اتنا

ایموشنل بھی نہ کریں گلیسرین بھی ختم ہو گئی ہے نہیں تو میں وہ ہی لگا کے دو

چار آنسو بہا لیتا

زاویار نے کہا

کھوتے داپتر میرا مزاق اڑائے گا تو اب تیری یر مجال اس سے پہلے وہ جوتا

اٹھاتے زاویار جلدی سے وہاں سے رفو چکر ہوا کہی گردن پکڑی ہی نہ

جائے



ان سب کے چالیسویں کے بعد کیپٹن حرم کو ساتھ لے کے شاہ ولا آگیا  
چونکہ اپنے ابو کو وہ سب بتا چکا تھا اور انہوں نے سبکو بتا دیا تھا تو انکو ہاتھوں  
ہاتھ لیا گیا

لیکن کچھ دن بعد جب کیپٹن دوبارہ ڈیوٹی پہ چلا گیا

پہلے پہل تو حرم کو سب اچھے لگے

لیکن آستہ آستہ ہر نکاب سب کے چہروں سے اترتا گیا

تب اسے اس بات کا ادراک ہوا کہ لوگوں پہ بے شمار تہیں ہوتی ہے

جو ساس کیپٹن کے سامنے صدقے واری جاتی تھی اب یو اپنا رنگ چال ڈھال

بدلے کے گرگٹ بھی شرما جائے

اور بھابھیوں کا بھی یہی حال تھا

ایک سرسرتھے جو ہمیشہ اسے بیٹی سمجھتے تھے

اس کی زندگی جن مسائل سے گزر رہی تھی یہ کچھ بھی نہیں لگتا تھا ماں باپ ہو  
تو سب اپنے ہوتے ہے وہ تایا چچا خالہ میری بیٹی میری بیٹی کرتے تھے جب  
مشکل وقت آیا انہوں نے بھی آنکھیں ماتھے پہ رکھ لی  
اس چیز سے وہ اتنی دلبرداشتہ ہوئی کہ اسکو اب کسی پہ اعتبار نہیں رہا  
یہاں اسے ایک جانور سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں تھی بس اس کا کام تھا کولہوں  
بیل کی طرح کام کروانا اور اف تک نہ کرنا  
وہ حرم جس نے کبھی کام نہ کیا تھا اب اس کے ہاتھوں بازوؤں پہ جلنے کے نشان  
بنے ہوئے تھے



رات کا آخری دوسرا پہر اپنے اوائل لمحات میں داخل ہو چکا تھا اور چونکہ چاند  
کی شروع کی تاریخی تھی اس لیے چاند ستاروں کے جھرمٹ میں کہی چھپ چکا  
تھا جب کہ تارے اپنی آب و تاب پہ تھی  
اندھیری نگری تھی چاند نہ ہونے کے باعث

ابھی کچھ دیر ہی گزری کے جیل سے دس منٹ کے فاصلے پہ گاڑی روک دی گئی اور ڈرائیور کو چند ہدایات دینے کے بعد پانچ لوگوں نے اپنی مشین گزراٹھائی اور جیل کی جانب رواں ہو گئے

جیل کے پاس پہنچ کے اس کے بڑے دروازے کو دیکھا گیا اور اس کی دیواروں کو دیکھا وہ انہیں دیوار چین ہی دکھائی دی بہر حال انہیں کسی بھی طرح اس دیوار کو عبور کرنا تھا

لیکن۔ دیوار پہ لگے کانچ انہیں یہ کرنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے کافی سوچ بچار کے بعد دروازے پہ چڑھ کے اندر جانے کو بہتر جانا لیکن جیسے ہی انہوں نے دروازے پہ چڑھنے کی کوشش کی انہیں زور کا کرنٹ لگا اور جھٹکا کھا کے پیچھے ہوئے

سریار یہ کیا ہے اتنی سختی کب سے ہونا شروع ہو گئی ہے اب کیسے اندر جائے گئے

ایجنٹ 4 نے کہا

سر یہ اس قابل تھا کہ آپ اس سے آئی ایس آئی میں لائے اس سے زیادہ  
گٹس ایک سپاہی میں ہوتے ہے ڈفر کہی کا  
مصطفیٰ نے کہا

تو تم اگر خدا کو بڑا عقل کل سمجھتے ہو تو بتاؤں راستہ پھر ایجنٹ 4 نے کہا  
مصطفیٰ نے ایک سخت نظر اس پہ ڈالی اور پھر سر کی طرف مڑ کر کہا اجازت ہے  
تو سر کو خم دیا

اوکے میرے پیچھے آئیں

سب اس کے پیچھے چل پڑے وہ لوگ چلتے چلتے

جیل کی بیک یہ اس سے آدھا کلومیٹر دور آئے اور مصطفیٰ نے ان سب کو

کھدائی کا کہا چونکہ وہ کھدائی کا سارا سامان یہاں پہلے ہی چھپا کے رکھ گیا تھا اس

لیے انہوں نے 5 منٹ میں زمیں کو اتنا کھود ڈالا کہ نیچے سے کسی لوہے کی آواز آنے لگی مصطفیٰ آگئے بڑھا اس جگہ سے مٹی ہٹھائی تو یہ ڈھکن سا بنا ہوا تھا مصطفیٰ نے جب ڈھکن اٹھایا تو اس کے اندر گھپ اندھیرا تھا کچھ نظر نہیں آرہا تھا

سب اپنی ہیڈلائٹس آن کر لے گاٹز اپنڈ موو ہری اپ یہاں ہر پندرہ منٹ بعد پہرے دار پہرا دیتا ہے ہم اسے نظر نہیں آنے چاہیے اور ایجنٹ 5 ہم جب اندر جائے گئے تو فوراً ڈھکن رکھ کے اسکے اوپر مٹی ٹھیک کر کے باہر ہی ہمارا انتظار کرے گئے اور اگر 1 گھنٹے تک ہم نہ آئے تو پھر تم کوئی بھی ایکشن لے سکتے ہو سرنے کہا اور سب اندر اتر گئے

وہ لوگ آگئے بڑھ رہے تھے نیچے پانی تھا جو ان کے ٹخنوں تک آرہا تھا انہوں نے آستہ آستہ قدم بڑھائے کیوں کے ان کے پاؤں کی دھمک سے کہی کسی کو پتا نہ چل جائے سب ایک دوسرے سے کافی فاصلے پہ چل رہے تھے

تقریباً 15 منٹ چلنے کے بعد

مصطفیٰ نے انکو رکنے کا اشارہ کیا اور خود اوپر لگے ہوئے

ڈھکن کو دیکھ کر اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگا

اس نے اپنے بیگ سے رتیچ نکالا اور آستہ آستہ اسکے پیچ کھولنے کے ساتھ ساتھ

اوپر سب کے آنے جانے کی موومنٹ کو بھی سن رہا تھا

دو منٹ بعد ڈھکن اس نے تھوڑا سا اوپر کیا تو وہ ایک جیل کا کمرہ تھا جہاں ایک

شخص بے حال سا پڑا تھا ایک زرد بلب روشن ہوا ہوا تھا جسکی روشنی کمرے کے

لیے ناکافی تھی اور ان کے حق میں بہتر بھی تھی

اس نے آہستگی سے ڈھکن اٹھایا اور دوسروں کو وہی رکنے کا اشارہ کر کے وہ اور

سر اوپر آئے

ڈھکن ٹھیک کرنے کے بعد سر اور مصطفیٰ دیوار کی اوٹ میں ہو گئے

پہرے دار وہاں سے چکر لگا کر گیا

مصطفیٰ نے جب پوری کال کو ٹھڑی کا جائزہ لیا تو اسے پتا چل گیا جس جگہ وہ دن کو آیا تھا وہی جگہ ہے سر کو رکنے کا اشارہ کر کے اس نے رومال اس شخص کے منہ پہ رکھ کے اسے بے ہوش کیا اور اسکو کاندھے پہ لاد کے ڈھکن اٹھا کے اس آدمی کو نیچے کی جانب گیا اور آگئے سے پکڑ کیا گیا وہ لوگ بھی نیچے آگئے ویسے ہی ڈھکن رکھا اور ایجنٹ 5 کو اپنے باہر آنے کا بتایا اور باہر کی صورتحال کا پوچھا سر آپ لوگ جتنی جلدی نکل سکتے نکل آئے سر مینے ابھی ایک کیری ڈبا دیکھا ہے جیل کی جانب سر مجھے لگ رہا ہے وہ لوگ بھی اسی شخص کی تلاش میں آئے ہیں جتنی جلدی نکل سکے نکلے

ایجنٹ 5 نے کہا

ہم بس پہنچ گئے ہے ڈھکن کھولوں جلدی سے اوور

مصطفیٰ نے کہا

اگلے دس منٹ میں وہ جیل کی حدود سے نکل چکے تھے

لیکن جیسے ہی وہ یو ٹرن لینے لگے انکی گاڑی پہ اندھا دھند فائرنگ ہونے لگی  
موو موو مصطفیٰ چلایا

لیکن گاڑی کے ٹائرز کو نشانہ بنایا جا رہا تھا گاڑی کو آگ لگ چکی تھی  
مصطفیٰ نے اس آدمی کو کندھے پہ رکھا اور باقی سب فائرنگ کر کے اس نکلنے کا  
راستہ دینے لگے فائرنگ دونوں طرف سے جاری تھی مصطفیٰ نے اس آدمی کو  
پاس کھڑی جھاڑیوں میں لٹایا اور

اپنی پستل لے کے نشانے لینے لگا اتنی دیر میں پولیس کی وین کا سائرن بجنے لگا تو  
سب غائب ہونے لگے لیکن اس افراتفری میں ایک گولی سر کے بازو کو لگ گئی  
وہ جلدی سے سر کو لے کے جھاڑیوں کی طرف گئے

ان کی وین جل گئی تھی بری طرح اس لیے وہ مطمئن تھے  
انکے بارے میں کسی کو نہیں پتا چلے گا دس منٹ تک پولیس اور ان۔ لوگوں کے  
درمیان مقابلہ رہا اور آس عرصے میں انہیں فرار ہونے کا راستہ مل گیا



مصطفیٰ نے فون کر کے گاڑی منگوا لی تھی  
سر کو وہ ہسپتال لے کے نہیں جاسکتے تھے  
کیوں کے دشمن اور پولیس دونوں خون دیکھ چکے تھے  
اس لیے بہت ر سکی تھا



غصے سے اس کے جڑے بیچے ہوئے تھے اور بار بار ہاتھ کی انگلیوں کو  
آپس میں جھکڑ رہا تھا

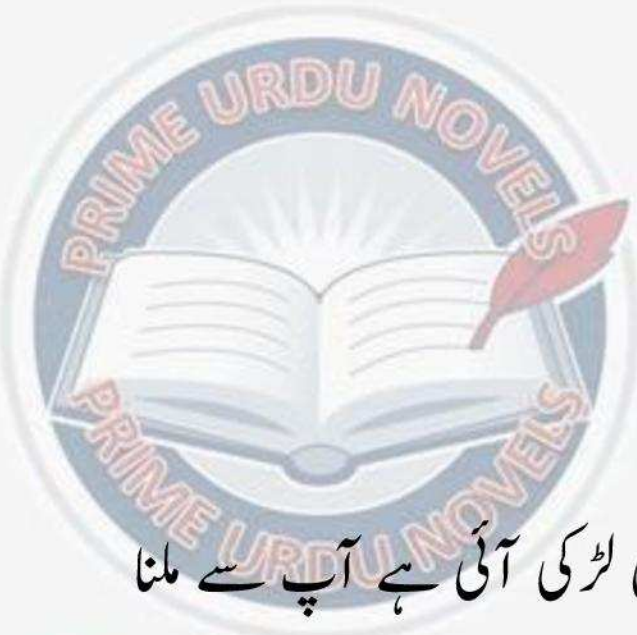
کیسے ہو سکتا ہے کیسے کوئی اور اس کو جیل سے نکال سکتا ہے کسی کو کیسے خبر  
ہوئی

کرمو کرمو وہ چلایا

جی صاحب بولے وہ بوکھلا کر بولا

کہاں ہے سب حرام خور

بلواؤں سبکو



بس کھانے پینے کے لیے بابا نے پالے ہوئے ہے

لے کے آؤں سب حرام خوروں کو

آج ٹھیک کرتا ہوں سب کو وہ دھاڑ کر بولا

وہ ابھی بول ہی رہا تھا ایک آدمی اندر آیا سر کوئی لڑکی آئی ہے آپ سے ملنا

چاہتی ہے

اس نے گھور کر ایک نظر ملازم کو دیکھا اور کہا بلوا لاؤں اور چائے بھی لے آنا

ساتھ

جی سر

ملازم نے مودب ہو کے جواب دیا اور چلا گیا

اور تم کیا میری شکل دیکھ رہے ہو جاؤں یہاں سے تم سب حرام خوروں کو تو

میں بعد میں پوچھتا ہوں

اسی وقت ایک ماڈرن سی دوشیزہ اندر داخل ہوئی

جینز کے اوپر کالے چست شرٹ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے جو کندھوں تک آ رہے تھے

بالوں کو براون رنگ کیے ہوئے  
کالے ہی رنگ کی ہیل میں

کوئی حسین بلا لگ رہی تھی اور اوپر سے سرخ رنگ کی لپسٹک سونے پہ سہاگا  
تھی

اسکو دیکھ کر کسی کی رال بھی ٹپکنے لگ جائے تو یہ کیا چیز ہے  
ویلم جی موسٹ ویلم

وہ اس خوبصورت تباہی کے سامنے بھپا جا رہا تھا

ٹینا کہاں تھی مس کر رہا تھا تمہیں

ہائے ڈیر میں بھی مس کر رہی تھی بس مصروف تھی کچھ

اس نے نزاکت سے اپنے یا قولی لبوں کو ہلایا

ہائے آپ ہمیں بتایا کرے نا اپنی مصروفیات ہم آپ کے کام کر دیا کرے گئے  
بدلے میں آپ ہمیں اپنا وقت عنایت کر دے  
دیکھیے طغزل صاحب ہمارا کام ہی کچھ ایسا ہے اس میں آپ جیسے لوگوں کی پشت  
پناہی بہت ضروری ہوتی ہے

ٹینا جی ہم آپ کے غلام آپ اشارہ کرے اور ہم وہ کام نہ کرے ہو نہیں سکتا  
بڑے دلبرانہ انداز میں سر کو اس کے قریب لا کے کہا  
چلے پھر ایسی بات ہے تو ہم آپ کو آزمانہ چاہے گئے  
اچھا وہ جو جیل سے آدمی فرار کروانا تھا ہوا

نہیں وہ نہیں پکڑا گیا حرام خوروں سے وہاں کچھ اور لوگ آگئے تھے کل بابا  
آئے گے تو ان سب کو دیکھے گئے بے بی تم بھی کن چکروں میں پڑھ گئی ہو  
بتاؤں پھر کب فری ہو تمہیں اپنا فارم ہاوس دکھاؤں گا  
ڈیر اب میں چلتی ہو پھر کبھی چلے گئے

ابھی آئی ہو رکوں تو

نہیں پھر کبھی ابھی ایک کام سے جانا ہے پھر ملتے ہے  
سنو ایجنٹ 5 اور میں یہاں قریب ایجنٹ 5 کا فلیٹ ہے ہم وہاں جا رہے ہیں سر کی  
حالت بہت سیریس ہے اور دشمن بھی پیچھے پڑے ہیں ان کو چکما دینا ہے اس  
کے لیے باقی جلدی سے گاڑی کے نکلو وہ تمہارے پیچھے آئے گئے اور فالو  
کرنے کی کوشش کرے گئے

تو تم انہیں گھیر لینا میں اور ایجنٹ 5 سر کو پچھلی سڑک سے لے کے نکلتے ہیں تم  
لوگ فوراً نکلو

مصطفیٰ نے سب کو ہدایات دینے کے ساتھ سر کو کاندھے پہ اٹھایا اور ایجنٹ 5

نے سر کے بازوؤں سے لپیٹا کپڑا ٹائٹ کر کے پکڑا

خون نہ زیادہ نکلے 5 منٹ پیدل چلنے کے بعد مصطفیٰ نے کسی کو فون کیا

اور یس کا جواب پا کے وہ لوگ آگئے آئے یہ ایک کالونی تھی

صرف گارڈر جاگ رہے تھے

ان کے ساتھیوں نے انہیں بے ہوش کر دیا وہ بہت تیزی میں لفٹ کی جانب  
بڑھے اور سیکنڈ فلور پہ پہنچ کے ابھی دروازے پہ ہاتھ رکھا دروازہ ایک جھٹکے  
سے کھل گیا

وہ جلدی سے سر کو اندر کمرے کی طرف لے گئے

تیمور جلدی سے ریسکیو بوکس لاو

مصطفیٰ چلایا

بھائی یہ کیا فاتی منہ پہ ہاتھ رکھے شک تھی

اتنی دیر تیمور بھی آگیا

اسنے ریسکیو بوکس سے ایک

رسی نکالی اور اس کو گولی والے حصے سے 2 انچ اوپر باندھا

فاتی گھر میں ٹیوزر ہو گا کیا



بھیا ہاں میں ابھی لائی

مصطفیٰ نے جلدی سے ایک بالکل چھوٹے سائز کا چاقو نکالا

فاتی کا لائی ہوئی چمٹی اور چاقو کو گرم کیا

اور تیمور نے ان کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا

فاتی تم جاؤں بیٹا اور دعا کرنا

اس نے فاتی کو باہر بھیجا کیوں کے وہ دیکھ نہ سکتی یہ سب انہیں تو عادت تھی یہ

سب دیکھنے کی

مصطفیٰ نے پہلے گولی والی جگہ پہ چاقو سے کراس کی شکل میں گہرا کٹ لگایا

جس سے سر کے کراہنے کی آواز ہوئی انہوں نے انہیں نار کو ٹکس کا پودا پیس

کے کھلایا تھا درد کم ہو کیوں کے ان کے پاس اس وقت پینا ڈول کے علاوہ کوئی

میڈسن نہ تھی

مصطفیٰ نے بہت احتیاط سے چمٹی اور چاقو کی مدد سے گولی نکالی اور بینڈیج کر دی  
یہ سب انہیں ان کی ٹریننگ کے دوران سکھایا جاتا تھا  
لیکن ابھی بھی خطرہ ٹلا نہ تھا انفیکشن ہونے کے چانسز تھے  
اتنی دیر میں امو بھی اٹھ گئی تھی دروازے پہ دستک ہوئی مصطفیٰ نے دروازہ  
کھولا تو سامنے ماہی کی ماما کھڑی تھی  
بیٹا۔ کیا ہوا ہے فاتی بتا رہی تھی کسی کو گولی لگی ہے آپ ٹھیک ہو بیٹا  
آئی ہمارا کام ہی ایسا ہے آپ کو پتا ہے  
ساری باتیں بعد میں بتاتا ہوا بھی آپ ہلدی والا دودھ دے  
یہ لو بندہ میڈسن لے آیا ہے جو کہی تھی  
تیمور نے مصطفیٰ کو میڈیسن پکڑائی  
اتنی دیر میں دودھ لے آئی امو پر جب سامنے موجود وجود پہ نظر پڑی تو ان  
کے ہاتھ کانپنے لگے آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے

مصطفیٰ نے جلدی سے ان کے ہاتھ سے دودھ لیا

آپ ٹھیک ہے نہ ماں کیا ہوا ہے سر ٹھیک ہے

فاتی نے بھی ماں کے کندھوں کے گرد اپنی بانٹیں پھیلا دی لیکن انہیں تو کچھ

سنائی ہی نہ دے اتنے عرصے بعد دیکھا اور وہ بھی اس حالت میں

سامنے موجود وجود اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا

ان کے لبوں سے آہستگی سے خان نکلا اور پھر وہ باہر نکل آئی

اس شخص کو جسے سب سے زیادہ چاہا تھا اس کو اس حالت میں دیکھ نہیں سکی

زیادہ دیر

اللہ اس شخص سے میں بہت محبت کرتی ہے اسے ہمیشہ تیرے حفظوں امان میں

دیا ہے

اللہ اسکی سارے درد ختم کر دے اس کو صحتیاب کر دے میں اسے اس حالت

میں نہیں دیکھ سکتی

وہ دل ہی دل میں اس کی سلامتی کی دعائیں کر رہی  
تھی



صبح کے نو بج چکے ہے اور یہ آدمی ابھی تک نہیں آیا

ماہی بار بار اپنی نگاہ ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی کی طرف جارہی ہی جتنی بار

وہ گھڑی کی جانب نگاہ کرتی غصے کا گراف بڑھتا ہی جا رہا تھا

بار بار کال ملا رہی تھی وہ تھا کے اٹھانے کا نام نہ لے تیمور بھی غائب تھا کس

سے پوچھتی

وہ تیار ہوئی شاہ کا انتظار کرتے ہوئے صوفے پہ بیٹھی تو وہی اسکی آنکھ لگ گئی

شاہ جو ساڑھے نو بجے پہنچا تھا سارا راستہ ڈرتے آیا جنگلی بلی غصے میں ہو گئی

پر یہاں اسے نک سک سے تیار سوتے دیکھ کر سکون ہوا

گرے شرٹ اور پنک کیپری میں ہم رنگ ڈوبٹہ لیے سیدھا دل پہ لگ رہی تھی

اس نے کبھی کسی لڑکی پہ گرے کلر اتنا پیارا لگتے نہیں دیکھا بالوں کی چھٹیا کیے  
اور ہلکے ہلکے میک اپ میں ایک نازک سی گڑیا لگتی ہے یہ آفت  
شاہ نے ماہی کو دیکھ کر سوچا

اگر اسے میرے خیالات کا پتا چل گیا نہ یہی میرے موت کے فرشتے کو بلا لے  
گی

شاہ نے اپنا سر جھٹکا اور

اس کو اٹھانے لگا

وہ اس کو اٹھانے کا سوچنے لگا کیسے اٹھائے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے اس کا  
ہاتھ پکڑ کے زور کا جھٹکا دیا

ماہی کے منہ سے ایک چیخ برآمد ہوئی

شاہ نے ایک دم اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا کہی کوئی سن نہ لے  
ماہی نے شاہ کو گھورا اور اسے ہاتھ کے اشارے سے ہاتھ اٹھانے کا کہا



لیکن وہ بھی ڈھیٹوں کی طرح  
اسکے اشاروں کو نظر انداز کرتا رہا  
ویسے تم کتنی پیاری لگ رہی ہو  
ویسے مجھے تو جب دیکھو پہلے سے بڑھ کر پیاری لگتی ہو  
پھر تمہیں بتانا اور بھینس کو رستہ دیکھانا ایک ہی بات ہے  
ویسے تم جب چپ ہو تو اتنی پیاری لگتی ہو کہ دل کرتا ہے کہ۔۔۔۔  
شاہ جو اپنی رو میں بول رہا تھا جیسے ہی ماہی پہ اس کی نظر پڑی تو گڑبڑا گیا  
اس کے ماتھے کے بل باسانی گنے جاسکتے تھے  
وہ اس کی تیور دیکھ کر گڑبڑا گیا  
پھر سنبھل کر بولا

اتنی بھی کوئی پیاری نہیں لگتی ہے پوری پوری کی چڑیل لگتی ہو  
اور تمہارے ناخن بھی بالکل ان جیسے ہی ہے

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

لیکن ایک تم ایک حسین بلا۔۔۔ ہو ہو اور اس کے منہ کو اور اس کے ہاتھوں کو  
اپنے ہاتھوں سے آزاد کیا اور فٹ سے چھلانگ لگاتا  
بیڈ کی دوسری طرف پہنچ گیا  
آخر کو وہ شیرنی کو چھیڑ بیٹھا تھا

جیسے ہی ماہی کا منہ شاہ کے ہاتھ سے آزاد ہوا  
وہ بیڈ کی جانب بڑھی سائیڈ ٹیبل پہ پڑا کانچ کا گلاس مارا  
جسے دوسری طرف سے مہارت سے پکڑ لیا گیا  
تمہیں میں بتاتی ہو چڑیل کسے کہتے ہیں رکوزرا  
تمہیں میں اچھا سمجھنے لگ گئی تھی پر وہ ایک دم خاموش ہوئی  
شاہ بیڈ کی دوسری طرف سے نکل کے اس کے پاس آیا  
اور آنکھوں میں اشتیاق برہ کر پوچھنے لگا  
تمہیں میں اچھا لگتا ہو شاہ نے پوچھا

ماہی کو اس کی جھلمگاتی آنکھوں میں اپنا آپ صاف نظر آرہا تھا وہ مسمرانز ہو گئی

شاہ مسکرانے لگا

جیسے ہی ماہی کو اس بات کا احساس ہوا ایک دم پیچھے ہوئی اور شمال لے کے باہر نکلنے لگی تو دروازے کے پاس رک کر پیچھے مڑی جلدی کرو دیر ہو رہی ہے اور نکل گئی

شاہ جیسے ہی ہاتھ بالوں پہ پھیرنے لگا تو ہاتھ پہ اسکے ماہی کے لبوں کے نشان بنے ہوئے تھے

شاہ کی مسکراہٹ بہت گہری ہو گئی

اور ہاتھ کو اپنے لبوں تک لے گیا اور پھر ٹشو کے صاف کیا اور نیچے

آگیا



آفس جیسے ہی ماہی پہنچی کاظم صاحب پہلے سے بیٹھے ہوئے تھے  
شاہ علیحدہ آیا تھا بانیک پہ ماہی نے اندر آ کے جب کاظم صاحب کو بیٹھے دیکھا  
ایک نظر ٹھنکی پھر سلام کا جواب دیتی آپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئی  
آئیے ماہ رخ بیٹا

کیسی ہے آپ فاتی بیٹا اور آپکی امی کہاں ہے آئی۔ نہیں اور آپ بھی گھر نہیں آ  
رہی ہے سب ٹھیک ہے میں اور تمھاری آنٹی سارہ سب بہت پریشان ہے  
کاظم صاحب نے بڑی مہارت سے بات بنائی کے ماہی بھی اش اش کر اٹھی  
سب ٹھیک ہے انکل میں بابا کے فرینڈ کے گھر رہ رہی ہو انہوں نے بہت  
انسٹ کیا رکنے کو تو رک گئی امواور فاتی

ابھی تک نہیں آئی ہے کیا پتا مزید ایک ہفتہ لگ جائے ماہی نے کہا  
دیکھو ماہ رخ بیٹا مجھے تم۔ سے ایک بات کرنی ہے مان جاؤں تو بہتر ہے نہیں تو  
کیا مطلب انکل میں سمجھی نہیں

دیکھو ماہ رخ میں چاہتا ہوں کہ تم یہ کمپنی مجھے بیچ دوں میں تمہیں مناسب رقم  
دوں گا

مجھے ہر حال میں چاہیے یہ اگر کہوں تو میں تمہیں اسکی جگہ کہی بھی سیٹل کر  
دوں گا مان جاؤں تو ورنہ انہوں نے پوسٹل ٹیبل پہ رکھی  
او تو آپ مجھے یہاں ڈرانے آئے ہے پوسٹل دکھانے آئے ہیں  
کیا آپ کو لگتا میں اس سے ڈر سکتی ہو

ماہی نے تمسخر بھرے انداز میں انکی طرف دیکھا  
تو سنے کاظم صاحب آپ مجھے اس پوسٹل سے ڈرا رہے ہیں  
موت خدا کے ہاتھ میں میں نہیں ڈرتی  
اٹھائیں اور مارے

اس سے پہلے کاظم صاحب کچھ کرتے

شاہ ایک دم اندر داخل ہوا تو کاظم صاحب نے جلدی سے پستل جیب میں ڈالی  
پر شاہ دیکھ چکا تھا  
وہ میڈم آپ نے یہ فائل لانے کا کہا تھا میں دینے آیا ہوں اور دیکھ لے کچھ رہ  
گیا ہو تو بتا دے میں کر دوں

شاہ یوں بات کر رہا تھا جیسے بس اسے اپنے کام سے کام ہو  
جب کاظم صاحب نے دیکھا شاہ نہیں جائے گا کام کیے بغیر تو انہوں نے ماہی کی  
طرف دیکھا اور کہا ابھی چلتا ہوں لیکن میری بات پر غور کیجیے گا  
انہوں نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور نکل گئے  
ان کے جاتے ہی شاہ نے فائل پھینکی

اسکا تو کچھ کرنا پڑے گا اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو یہ سب کہنے کی  
اسے میں چھوڑوں گا نہیں

اور تم۔ کیا شیرنی بن جاتی ہو ہر جگہ کچھ کر دیتا گولی چلا دیتا تو تمہیں احساس ہے اس بات کا

پر تمہیں کسی کی پرواہ نہیں ہے میری بھی نہیں کچھ خیال تو کیا ہوتا بس کہہ دیا چلا دوں

شاہ نے اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا  
شاہ کو غصے میں کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

اس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی سب کچھ جیسے آج تہس نہس کر دے گا  
ماہی نے اس کے ہاتھ ہٹانا چاہے تو اس نے اور مضبوطی سے بازوؤں کو پکڑ لیا سنو  
آج کے بعد ایسی بہادری دکھائی نہ تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں مار دوں گا  
تمہیں اندازا ہے کتنا ڈر گیا تھا میں تمہیں کچھ ہو جاتا توں  
ماہی اسکو دیکھتی رہ گئی اتنی پرواہ اتنا خیال  
احد اس وقت سر کے پاس بیٹھا



ان کو ڈوپ لگا رہا تھا

جب احد نے آواز لگائی فاتی ٹیپ لانا

فاتی جب کافی دیر تک نہیں آئی تو احد نے دوبارہ آواز لگائی

تو امو ٹیپ لیے اندر آئیں

خان جو احد کو منع کر رہا تھا وہ ٹھیک ہے لیکن وہ سر کی کوئی بات نہیں سن رہا

تھا

حرم کو دیکھ کر وہ بالکل ساکت ہو گیا

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اس طرح وہ اس کے سامنے آئے گئی جسے وہ کتنے

سالوں سے کھو چکا تھا

جس کے ملنے کی امید بھی نہیں رہی تھی

وہ اس طرح

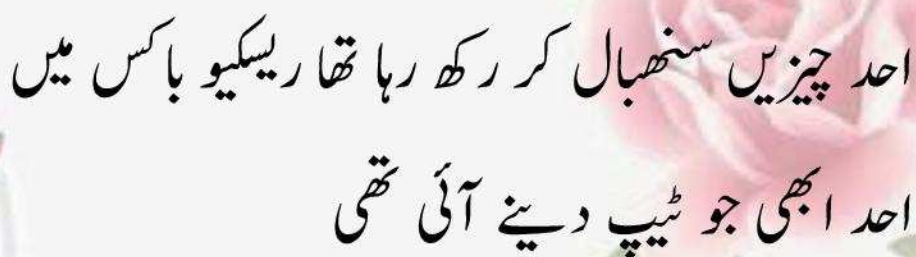
حرم بھی ٹرانس کی کیفیت میں تھی کچھ دیر تو بلکل ساکت رہی پھر اچانک باہر نکل گئی

احد جو ڈرپ لگا رہا تھا اس کو یتا بھی نہ چلا کے دو منٹ میں کیا قیامت گزر چکی ہے

سر احد نے بلایا لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا  
سر اس بار وہ پہلے سے زیادہ اونچی آواز میں بولا  
تو وہ چونکے

سر کیا ہوا آپ ٹھیک ہے احد نے پوچھا  
جی میں ٹھیک ہو

یہ جو ابھی آئی تھی کون تھی سر نے گہری سانس لے کر پوچھا وہ اپنا تنفس بحال کرنے کی کوشش کر رہے تھے دل نے تو حد ہی کر دی دھڑکنے کی کون سر کس کی بات کر رہے ہیں



اوہ اچھا سر یہ ہمارے مصطفیٰ مطلب شاہ کی ساس ہے

آپ کو بتایا تھا نہ ان کو مارنے کی دھمکیاں دی۔ جا رہی ہے تو ہم انھیں یہاں

لے آئے ہیں ان کا پتا نہیں ہے ان کا ہی تو کہا تھا کہ یہ عمر کمپنی کی اوپر ہے

اور جب بنی تھی تو نقشے کی ایک کاپی انکو بھی دی گئی تھی

اس لیے اب ہم ان کی مدد سے ہی اس کمپنی پہ ریڈ کر سکے گئے

احد ان کو اپنی ہی سنائی جا رہا تھا

اور وہ ابھی تک حرم کو ہی سوچے جا رہا



شاہِ ولا میں اس وقت سب چٹائی بچھائے ناشتا کر رہے تھے جب گاڑی کے ہارن

کی آواز آئی

داجی جو زاوی کے ساتھ کسی بات پہ الجھ رہے تھے یک دم خاموش ہوئے  
اب کون آگیا صبح صبح لوگوں کو سکون نہیں ہوتا  
زائشہ نے کہا

اور کون ہونا ہے وہی ناہنجار ہو گا ساری رات گھر آتا نہیں اور صبح ہوتے ہی  
کسی ناگہانی آفت کی طرح ٹپک پڑتا ہے  
داجی نے منہ کے زاویے بگھاڑ کر کہا

اسکی ماں کو کہا ہے میں نے میرے گھر میں رہنا ہے تو انسان بن کے رہے نہیں  
تو اپنا بوریا بستر باندھ لے میرے گھر میں ایسے لوگوں کے لیے کوئی۔۔۔۔۔  
اس سے پہلے داجی اپنا جملہ مکمل کرتے اسی وقت لاونچ کا دروازہ کھلا سامنے  
طغزل کھڑا تھا اس کے ساتھ اس کے ماں اور باپ بھی تھے  
داجی سکتے میں آگئے ہو جیسے

پھر ایک دم کھڑے ہوئے اور ان کی طرف بڑھے بیٹی کو اتنے عرصے کے بعد  
دیکھ کر ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں  
لیکن دوسری طرف یہ جزبہ مفقود تھا  
بیٹی اور داماد کے انداز میں واضح ناگواری دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ گئے بھائیوں نے  
بھی بس سر پہ ہاتھ رکھا اور ہٹ گئے

اور ساری نوجوان پارٹی جو پھوپھو کو بس ویڈیو کالز میں دیکھتے تھے آج جب پھو  
پھو سے ملنے لگے تو یہ کہہ کر منع کر دے دیا ف گرمی لگ رہی ہے تھکاوٹ ہو  
گئی ہے شاور لے لوں ہٹنا زرا آگئے سے یہ سن کے تو  
سب کے دلوں کو ٹھیس پہنچی اور سارے آگئے پیچھے ہو گئے اور سنائے کیسے گز  
رے دن

مشارق صاحب نے کہا اب وہ دوسروں کی طرح اٹھ کے جا نہیں سکتے تھے اور کچھ بہن کی وجہ سے مجبور بھی تھے تو انہوں نے آداب مہمان نوازی نبھاتے ہوئے حال چال پوچھا

سب ٹھیک ہے کیا ہونا ہے ٹھیک ہی ہے تو آئے ہے یہاں اس قدر اور روکھے پیکھے رویہ کی امید نہ تھی پر یہ آدمی نہ پہلے بدلا تھا نہ آج ہے

وہ اس کا خشک رویہ صرف بہن کی وجہ سے سہے جا رہے تھے بیٹا بتایا نہیں تم آرہی ہو ابھی پرسوں تو بات ہوئی تھی داجی نے کہا

یاد نہیں رہا ہوگا پھر جو نہیں بتایا اب آگئے ہے تو اچھے نہیں لگ رہے کیا اور بھابیاں کہا ہے

میں کب سے اتنی ہو ملنے بھی نہیں آئی اب اتنی اہمیت بھی نہیں رہی میری کیا

اس نے پہلے اکتائے ہوئے میں کہا پھر کچھ یاد آنے پہ ان کے لہجے میں نرمی اور ان کے چہرے پہ ایک لمحہ مکروہ مسکراہٹ آئی جسے فوراً

چھپا لیا۔

تیمور اب اور نہیں تم بات کروں سر سے اور آس معاملے کو نبٹنائے میں اور

نہی اسے باہر برداشت کر سکتا وہ میری بیوی کو دھمکا رہا تھا

وہ تو ماہی نے بلیو ٹوٹھ لگایا ہوا تھا تو انہیں پتا نہیں چل سکا

کہ کوئی بات ان کی سن رہا ہے

اور وہ تیری بہن اسے کوئی پرواہ ہی نہیں کہتی مار دوں

شاہ نے غصے سے کہا

اچھا اچھا بھائی بات تو سن

میں کچھ کرتا ہوں اسکا

تو اور باقی بے شک میری بہن ہے

پر تیری بیوی بھی ہے تو جان اور وہ میں کیا کروں کوئی سنتا کب ہے میری  
اوائے تیرا موبائل بج رہا ہے اٹھالے اب کیوں میرا اور دماغ خراب کرتا ہے  
شاہ نے غصے سے تیمور کو کہا

تیمور نے ایک نظر شاہ کو گھورا اور موبائل اٹھایا اور سلائڈ کو انگلی سے دوسری  
طرف کر کے کال موصول کی  
اسلام علیکم تیمور نے کہا

وعلیکم اسلام تیمور وہ ماہی کہی چلی گئی ہے شام سے مل نہیں رہی اب رات ہو  
رہی ہے لیکن ان کا نام و نشان نہیں مل رہا  
دوسری طرف سے ہادی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی

کیوں کے سپیکر آن تھا فون کا  
تو یہ ہادی کی آواز با آسانی شاہ کی سماعت سے ٹکرائی  
ایک دم

شاہ نے اس سے فون کھینچ لیا

ہادی کس وقت گئی ہے وہ شاہ نے پریشانی سے پریشانی پہ ہاتھ پھیرا  
شاہ وہ دن میں آئیں تھی

اور کچھ دیر بعد کھائے پیے بغیر نکل گئی ہے اور اس کے بعد رات کے نو ہو

رہے ہیں ابھی تک نہیں آئی ملازمہ میں آیا تو ملازمہ نے بتایا

شاہ نے کچھ سنے بغیر ہی موبائل تیمور کو پکڑایا اور بانیٹ سٹارٹ کی تیمور بھی

اس کے پیچھے بیٹھ گیا

وہ اڑا رہا تھا بانیٹ کو اس کے دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی ماہی کو کچھ

ہو گیا تو کیسے معاف کرے گا خود کو کیسے جیوں گا

مجھے اسے ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا

وہ لوگ پانچ منٹ میں اس کے گھر پہنچ گئے لیکن سامنے لگا تالا انکا منہ چڑا رہا

تھا

تیمور جلدی سے پچھلی طرف سے تم سارہ کے گھر کا ایک ایک کونا چھان ماروں  
اور میں ٹینا کی طرف جا رہا ہوں لازمی وہ میری مدد کرے گی اسے پتا ہوگا



ٹینا جو طغرل کی مسلسل نگرانی پہ معمور تھی

اس وقت وہ گاڑی کے پیچھے چھپی ہوئی طغرل پہ نظر رکھے ہوئے تھی اس نے  
دیکھا کہ ایک گاڑی طغرل کے قریب آرکی اور وہ اس میں ان لوگوں کے  
ساتھ

ہو لیا اسی وقت اس کی پاکٹ میں موبائل واہریت کرنے کی آواز آئی  
اس نے موبائل نکالا تو مصطفیٰ کی کال دیکھ کر وہ چوکنی ہو گئی اور فوراً کال  
موصول کی

یس سر اس نے مودب ہو کر کہا

ٹینا تمہیں میں نے کہا تھا جس نے تمہیں میرے خلاف ہائر کیا تھا مجھے اس کے بارے میں ساری معلومات تفصیلاً دوں اور وہ اب کس جگہ موجود ہے اس ٹھکانے کا پتا بھی دوں تمہارے پاس بس دو منٹ ہے ہری اپ سر میں اسکا پیچھا کر رہی تھی تو ایک گاڑی آئی اس میں بیٹھا اور چلا گیا میں پیچھے جانے والی تھی آپ کی کال آئی تو رک گئی دوسری طرف مصطفیٰ نے غصے سے مکا بایک کے ہینڈل پہ مارا سنو ٹینا مجھے ہر حال میں اسکا پتہ چاہیے ہر حال میں دو منٹ میں سر ہوا کیا ہے

ٹینا یہ وقت باتوں کا نہیں جو کہا کروں سر میں آپ کو میں بتاتی ہو اس کے لیے مجھے پندرہ منٹ چاہیے کیوں کے سر میرے آفس میں ڈیوائس موجود ہے جسے کنیکٹ کر کے میں اسے کال کروں گی اور اس کی لوکیشن سامنے آجائے گی

ٹینا میں بھی وہی آرہا ہوں جلدی پہنچنا

یس سر کے ساتھ ہی اس نے گاڑی نکالی اور اگلے پانچ منٹ میں آفس میں  
پہنچی

مصطفیٰ وہاں پہلے سے موجود تھا

ٹینا نے چابیوں کا ایک گچھا اپنے پرس سے برآمد کیا اور آفس کا دروازے کھول  
کر وہ دونوں ایک کمرے کی طرف چل دیے

جہاں جدید مشینری پڑی ہوئی تھی

اندر آتے ہی ٹینا نے کال ڈیوائس سے کنیکٹ کی اور سپیکر آن کر دیا

مصطفیٰ کا برا حال تھا اس کے دماغ میں برے خیالات حملہ آور تھے وہ ان سے

چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کر نہیں پا رہا تھا

وہ کال نہیں اٹھا رہا

ٹینا نے دوبار کال کی



ٹینا بار بار کرتی رہو جب تک نہیں اٹھاتا وہ مصطفیٰ نے اونچی آواز میں کہا اور  
پیشانی مسلنے لگا

مصطفیٰ کے موبائل کی گھنٹی بجی  
مصطفیٰ نے فوراً کال موصول کی

مصطفیٰ ماہی کے اغوا کاظم صاحب نے کیا ہے دوسری طرف سے تیمور نے کہا  
مصطفیٰ کو لگا اس کی جان نکل جائے گی آج

تیمور اس وقت کہا ہے وہ پتا چلا

نہیں پتا چلا کاظم صاحب گھر نہیں ہے اور میں نے اور احد نے سارہ اور اسکی  
ممی کی باتیں سن لی تھی

ان سے پوچھ گچھ کی تو بھی کچھ سامنے نہیں آرہا

سر سر کال اٹھالی گئی ہے

ٹینا نے کہا

تیمور کی ایک منٹ  
کیسی ہو ٹینا

میں تو ٹھیک ہو آپ کے مزاج نہیں مل رہے ہیں آجکل  
ٹینا نے لگا وٹ سے کہا

ٹینا میں ایک کام میں مصروف ہو جیسے ہی فارغ ہوتا ہوں تمہیں کال کرتا ہوں  
دوسری طرف سے مصروف سی آواز آئی

مصطفیٰ نے ٹینا کو اشارہ کیا ابھی کال نہ بند کرنے دے اسے

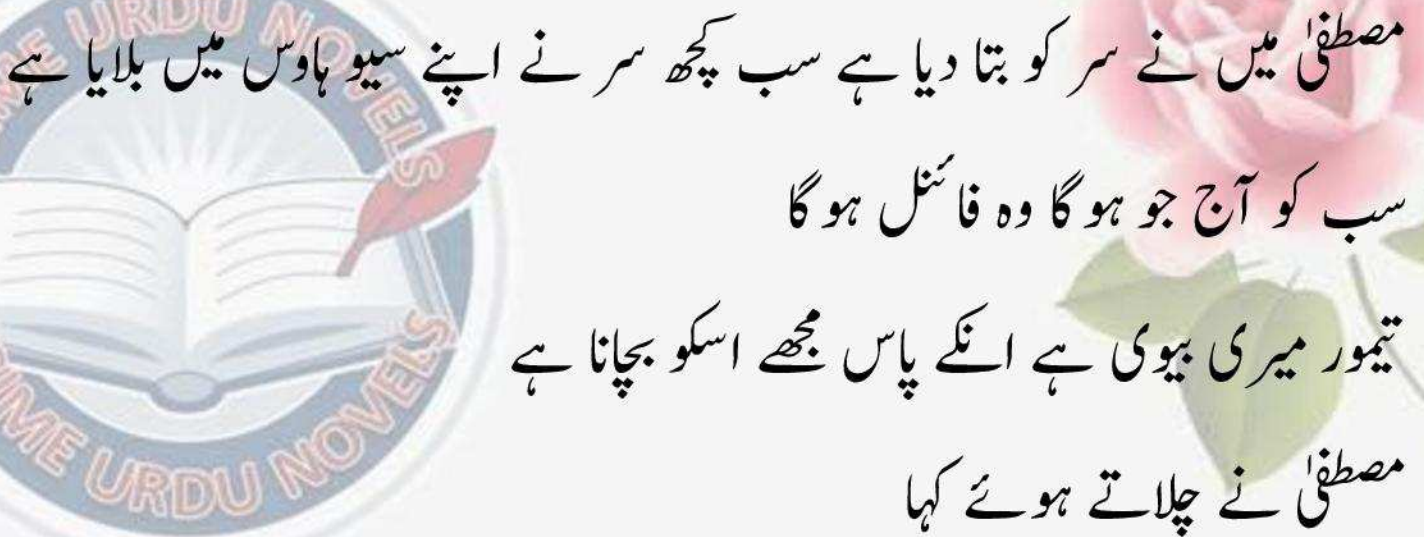
سنیں تو ہم سے زیادہ بھی کیا مصروفیت ہے آپکی میں بتانا چاہ رہی تھی کے کل

میں فارغ ہو فارم ہاوس چلے پھر ٹینا

اسے باتوں میں مصروف کر چکی تھی

تیمور کو لوکیشن بتا کے اس نے ٹینا کو اشارہ کیا کال بند کرنے کا کہا اور جانے کا

اشارہ کیا



تیمور نے سختی سے کہا تو وہ سیف ہاوس کی طرف روانہ ہوا ٹینا بھی ساتھ

کے ہادی کے گھر گئی اور اس کے بعد وہ اپنے گھر آگئی تھی اس نے تالا کھولا

جیسے ہی اندر داخل ہوئی اسے بدلا بدلا سب لگا

اسے گڑ بڑھ کا احساس ہوا اسے نے اسے اپنا وہم سمجھا اور دروازہ لاک کیا

آج جو کچھ ہو اور اس کے بعد شاہ کا ریکشن اسے بہت کچھ سمجھا گیا تھا وہ جو سمجھتی رہی کے وہ اس کے سر پہ ایک مصیبت کی طرح لا دی گئی ہے جبکہ ایسا نہیں تھا

نکاح کے بعد اس کے دل میں شاہ کے لیے جگہ بن چکی تھی محبت اسے بھی ہو چکی تھی لیکن وہ جتنا نہیں سکی کبھی شاہ بھی تو ہمیشہ لڑتا رہتا ہے اگر ایسی کوئی بات ہے تو کہتا کیوں نہیں

لیکن کیا میں نے اسے کبھی موقع دیا ہمیشہ ہی برا بھلا کہا ہے اسے نے اپنا احاطہ کیا تو بہت سی غلطیاں اسے بھی اپنی نظر آئی

بس یہ مسئلہ حل ہو جائے نہ تو میں اسے بتا دوں گئی وہ میرے لیے کیا ہے

یہ سوچ کے اس کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ آگئی

اودہ میں کس کام کے لیے آئی ہو اور اس شاہ کے بچے کو یاد کرنے لگ گئی

اودہ نہیں بچے شاہ کے تھوڑے ہو گئے میرے بھی تو ہو گئے

اف ربا کچھ دیر اسے کہے میرا پیچھا چھوڑے تو میں کوئی کام کر لوں جس کے لیے آئی ہو

وہ اندر کی طرف بڑھی امو کے روم کے لاک پہ ہاتھ رکھا تو اسے اندر سے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں اس نے دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو اندر دو لوگ لاک کھولے بیٹھے تھے اور ساری چیزیں بکھری ہوئی تھیں ماہی تو شاک میں آگئی

وہ جلدی سے ہٹی اور صوفے کے پیچھے ہو گئی وہ لوگ باہر نکلے اور وہی کھڑے ہو کے باتیں کرنے لگے ماہی جو چھپی بیٹھی تھی اچانک وہاں سے چوہا نکلا اور ماہی کی چیخیں نکل گئی جس سے انہیں پتا چل گیا یہاں لڑکی ہے

ماہی ایک دم کھڑی ہوئی دونوں شخص چونکہ نکاب پوش تھے اس لیے انکی صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں اسی وقت ان کے موبائل کی گھنٹی بجی

یس باس ان میں سے ایک نے موبائل کان سے لگاتے ہوئے کہا  
کچھ ملا

نہیں بوس بس ایک لڑکی ملی ہے  
لڑکی کون وہاں تو کوئی نہیں ہے تو کیسے ملی  
دوسری طرف سے آواز آئی

سر جب ہم نکل رہے تھے تو ہمیں چیخ کی آواز آئی ہم نے مڑ کر دیکھا تو سامنے  
لڑکی کھڑی تھی

اوکے اسے بے ہوش کر کے ایک پتا بتاتا ہوں وہاں لے آؤں  
لڑکی کو کچھ بھی ہوا زندہ نہیں بچو گئے یاد رکھنا

یس بوس جو کہا ویسا ہی ہوگا اور کال کاٹ دی گئی دوسری طرف سے  
ہاں کیا کہہ رہے تھے بوس

وہ کہہ رہے تھے اڈے پہ لے آؤں لڑکی کو فون اٹھانے والے نے دوسرے کو بتایا

ویسے مال بہت اچھا ہے ہمیں مل جاتا تو دونوں خباثت سے ہنسنے لگے  
ماہی دعائیں مانگنے لگی یا اللہ شاہ کو کہی سے بھیج دے آئندہ کہی بھی اکیلی نہیں  
جاوے گی اتنی شدت تھی اسکی دعاؤں میں اس کی آنکھ سے آنسو نکل پڑ  
وہ جیسے ہی سیف ہاوس پہنچے تو جس بندے کو انہوں نے جیل سے اغواء کیا تھا  
اس سے پوچھ گچھ جاری تھی  
احد سر ابھی تک نہیں پہنچے  
شاہ نہیں پہنچے

احد میں آن ڈیوٹی ہو اور آن ڈیوٹی میں مصطفیٰ ہوتا ہو گوٹ اٹ  
وہ ابھی بول ہی رہے تھے سر بھی آگئے  
ہاں جوانوں کچھ بتایا یا نہیں اس نے

سر ابھی تک نہیں بہت سخت جان ہے بتا نہیں رہا  
جیسے ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوئے سامنے موجود بندے کو دیکھ کر خان  
تڑپ کر آگئے ہوا شایان لالہ شایان لالہ آنکھیں کھولے دیکھے میں آپ کا خان  
لالہ آنکھیں کھولے

خان بار بار ایک ہی بات کیے جا رہا تھا سب حیران تھے یہ سب ہو کیا رہا ہے  
خان نے پانی کی بوتل جو پاس پڑی تھی اسے ہی اس کے منہ سے لگایا اور ایک  
ہاتھ میں پانی ڈال کے ان کے منہ پہ چھینٹے مارے  
تیمور ریسکیو باکس لاؤں جلدی سے

خان خان تم زندہ ہو پانی پینکھنے سے لالہ کو

ہوش آیا لالہ اور خان بغل گیر ہو گئے اور دونوں کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو  
گئے تھے

لالہ آپ اس حالت میں کیسے آگئے لالہ میں نے بہت تلاش کیا آپ نہ ملے

تیمور جلدی سے لے کے آیا خان نے سارے زخم صاف کیے اور ٹینچر لگایا  
خان نے لالہ کو ان کے جیل ہونے اور ان کو اغوا کر کے لانے اور ماہی کے قید  
کا بتا چکے سب تو وہ بولے

خان میں جب تمہارے مارے جانے کی خبر دی تو میں تمہاری جگہ مشن پہ بھیجا  
گیا اور میں نے بہت محنت کر کے ان کے درمیان خاص مقام حاصل کر لیا اس  
سب میں مجھے اس گروہ کے ماسٹر مائنڈ تک پہنچتے دس سال کا طویل عرصہ لگ  
گیا

اور وہ پاکستانی تھا

اور جب آستہ آستہ میں نے اس کے بارے میں پتا کر وایا تو خان وہ کیپٹین کا  
قاتل نکلا خان کیپٹن اور حرم کی شادی ہو گئی تھی تمہارے جانے کے دو سال  
بعد اور جس دن نکاح ہوا تو سر اور انکی بیوی حرم بھابھی کی امی اور ابو بھی سب  
ہاسپٹل میں تھے اور اسکو بم سے اڑا دیا گیا

اور سب چل بسے

خان ہچکیاں لے لے کے رونے لگا جیسے ان کا انتقال آج ہوا ہو سب کی  
آنکھوں سے اشک رواں تھے

لالہ کی ہچکیاں بھی بندھ گئی تھی

احد نے پانی پلایا سب کو تو پھر سے لالہ نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا

اس وقت میں دہلی میں تھا

نہیں آسکا

اور اس کے تقریباً پانچ سال کے بعد وزیرستان میں کیپٹن کو باقاعدہ پلیننگ سے

مارا گیا

مجھے جس دن اس بارے میں پتا چلا میں نے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کی لیکن

نہیں ہو سکا اور اسی شام۔ اس کے مرنے کی خوشی میں جشن منایا گیا

اور خان یہ سب کیپٹن علی کے بہنوئی ان کی سوتیلی بہن کے شوہر نے کروایا اور  
اس گروپ کا ماسٹر مائنڈ بھی وہی تھا  
اور پھر ایک سال پہلے اسے پتا چلا کہ اس کے سب نقصانات کے پیچھے میں ہو  
تو اس نے مجھے مارنا چاہا اور میں بچ نکلا

اور میرا پتا یہاں کے ایس ایچ او کو پتا چلا تو مجھے اندر کر دیا تم لوگ مجھے نہ  
فرار کرواتے تو اس رات مجھے مار دیا گیا ہوتا

لالہ آپ مجھے بتا سکتے ہیں انکے گینگ میں کتنے لوگ ہیں

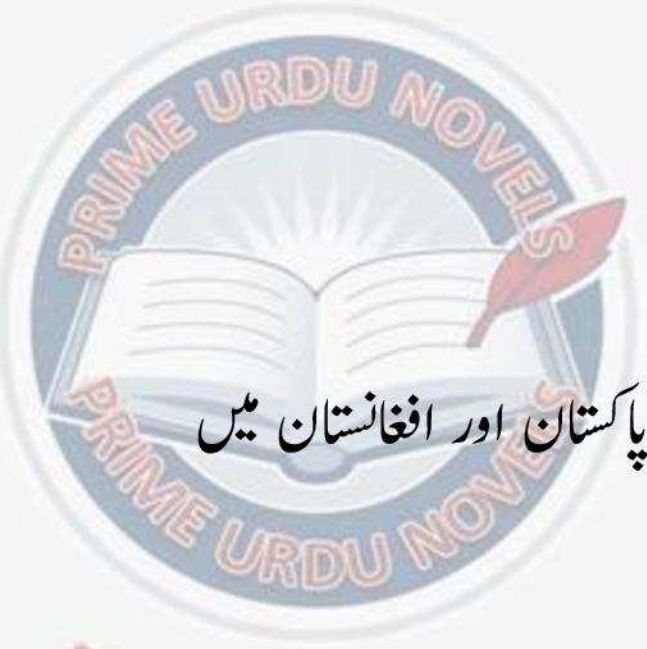
خان نے پوچھا

خان یہ تین لوگ آپس میں ملے ہوئے ہیں اگر ان کا خاتمہ کر دیا گیا تو یہ گینگ

ختم ہو جائے گا

لالہ وہ کون کون ہیں

آپ بتا سکتے ہیں۔



خان ان میں ایک کیپٹن کا بہنوئی جسے دنیا

بی جے کے نام سے جانتی ہے

لیکن بی جے کو تو کوئی نہیں جانتا بی جے ہی نے پاکستان اور افغانستان میں

دہشت گردی مچائی ہوئی ہے وہ یہ ہے

خان نے کہا

خان اس کے علاوہ کیپٹن کا سب سے وفادار ملازم کاظم اور میر نامی شخص شامل

ہیں جو پچھلے تین سال پہلے افغانستان میں رہائش پذیر تھا وہاں دہشت گردی کا

گینگ چلا رہا تھا

اور یہاں بم دھماکے کا کام کاظم کے کے حوالے تھا

اور ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں یوں تو یہ ایک صاف ستھرہ کام کرنے کا سب

کو بتاتے ہیں اتنے ہی گھنوںے کاموں میں ملوث پائے گئے ہیں

سر کیپٹن علی کون ہیں شاہ نے اچھنبے سے پوچھا جانے کیوں اسے یہ نام کھٹک  
رہا تھا

مصطفیٰ کیپٹن علی تمہارے چچا کیپٹن مزاحم علی شاہ ہیں  
مصطفیٰ کے دماغ میں دھماکے ہونے لگے کیسے ہو سکتا اور اگر کیپٹن علی چچا تو  
مطلب پھوپھا یہ سب کروا رہے ہیں

اس کا دماغ چکرانے لگا سر اب فوری ایکشن لینا چاہیے اگر انہوں نے ماہی کو کچھ  
کر دیا تو اسے سے آگئے سوچنے پہ اسکا دماغ ماؤف ہونے لگا  
مصطفیٰ تم اور تیمور اور ساتھ میں نے فوج کے نوجوانوں کو بلایا ہے اور میں ماہ  
رخ بیٹا کو بچانے جائے گئے احد اور میں نے ارہان کو فون کیا ساتھ ہے اور  
فورسز کو لے کر عمر کمپنی پہ ریڈ کرے گئے اور کمپنی کا نقشہ بھی مل چکا ہے احد  
کو اور باقی ثناء اور کیپٹن ارنش وہ دونوں کاظم صاحب کی تلاشی لے گئی اور جو

مشن جتنی جلدی کمپیٹ کرے گا دوسرے کی مدد کو پہنچ جائے گا گوٹ اٹ  
خان نے کہا

یس سر سب نے یک زبان ہو کر کہا

خان میں احد کے ساتھ جانا چاہوں گا اس کمپنی کا کونا کونا مجھے پتا ہے

لیکن۔ آپکی چوٹیں خان نے کہا

ٹھیک ہے مجھے خوشی ہوگی کے میں اپنے ملک کے کام آسکوں

لالہ ایک بات پوچھنی تھی یہ بی جے اس وقت کہا ہوگا

پاکستان میں ہیں اور شاہ ولا میں جواب مصطفیٰ کی طرف سے آیا

تمہیں کیسے پتا لالہ نے کہا

سر آج گھر بات ہوئی تو انہوں نے بتایا وہ لوگ آچکے ہیں

سر یہ لالہ کون ہے تیمور نے پوچھا تیمور یہ ہماری ٹیم میں ہوتا تھا یہ میجر تھا

پھٹان تھا اس لیے ہم سب اسے لالہ کہتے تھے

او کے بوائے ہری اپ وی ہیو نو مور ٹائم ٹو

ولیسٹ



وہ سب اپنے اپنے مشن کے لیے تیار ہو کے نکلے اور سب ایک دوسرے سے  
رابطے میں تھے

احد نے ہاں کو اپنے ساری صورتحال بتا کے ریڈ کرنے کے سرچ وارنٹ حاصل  
کر لیے تھے

اب وہ ارہان اور لالہ اور فورسز اب کمپنی پہ اٹیک کر رہے تھے  
سکیورٹی گارڈ نے بہت منع کیا

لیکن سرچ وارنٹ دکھا کے خاموش کروادیا بابا کے ساتھ ہونے سے انہیں کسی  
مسئلے کا سامنا نہیں کرنا پڑا

دوسری طرف وہ لوگ کال سے جو لوکیشن ٹریس ہوئی تھی اس جگہ پہنچ ہو گئے  
تھے یہ شہر سے دور ایک ویران سی جگہ تھی جہاں سکیورٹی کا سخت نظام تھا  
وہ سب منہ پہ کالک لگائے اس اندھیری رات کا ایک حصہ معلوم ہو رہے تھے  
دیکھو سب میری بات سنو

میں اور میرے ساتھ دس لوگ پیچھے کی طرف سے۔ اندر داخل ہو گئے جبکہ  
تیمور تم لوگ اگلی سائیڈ سے داخل ہو گئے

اور مصطفیٰ تم اس دوران

ماہ رخ بٹیا کو ڈھونڈنا

اور جیسے ہی وہ ملے گی ہمیں اطلاع دینا تو میں ڈائنامیٹ لگا دوں گا اور جیسے ہی

اس جگہ سے سب نکلے گئے میں بٹن دبا دوں گا

انڈرسٹینڈ سر خان نے کہا

ناؤ موو

سب اپنی اپنی جگہ کا تعین کر کے نشانہ لینے لگے جبکہ شاہ دیوار

سے ہوتا ہوا آگئے بڑھ رہا تھا

وہ ایک ایک کمرہ چیک کر رہا تھا

لیکن ماہی کہی نہیں تھی اسکی سانس اٹکی ہوئی تھی جب وہ ایک ہال نما کمرے

میں داخل ہوا تو وہاں کا دروازہ اچانک بند ہوا

مصطفیٰ نے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا اسے شدت سے خطرے کا احساس ہوا

اور پھر ہال میں موجود ایک دروازہ وا ہوا اور کچھ لوگ اسے نظر آئے

ایک شاندار مرد سوٹ بوٹ پہنے ایک مہنگا سگار سلگائے سامنے پڑے صوفے

پہ بیٹھ گیا

تو تم آہی گئے مجھے لگا بہت وقت لوں گئے پر جلدی آگئے

اس بندے نے کہا ویسے پہچان تو ہو گئے میں ہو بی جے

بلال جبران انڈرورلڈ کا ڈون

اوہ نہیں بچے تمہارا اور میرا گہرا رشتہ بھی ہے انکل اور بھانجے کا

ماہ رخ کہا ہے مصطفیٰ نے اسکی طرف دیہان نہیں دیا

سامنے موجود کاظم اور میر صاحب سے پوچھا

دیکھوں ہماری تم سے اور سے کوئی دشمنی نہیں ہے اپنے آدمیوں کو کہوں عمر

انڈسٹریز کی تلاشی لیے بغیر چلے جائے تو ہم تم دونوں کو جانے دے گئے

اگر نہیں تو لڑکی تو مرے گی مرے گی تم بھی جان سے جاؤ گئے

آپ پہلے ماہ رخ کو لائے اس کے بعد میں انہیں منع کر دوں گا پر پہلے ماہ رخ کو

میرے حوالے کرے

اس شخص نے بٹن دبایا تو دو منٹ بعد ایک شخص ماہی کو لیے اندر داخل ہوا ماہی

کی حالت دیکھ کر شاہ کے گردن کی گلٹی ابھر کر مدھوم ہوئی غصے سے اس کی

پیشانی کی رگیں تن گئی ہونٹ بھیچ گئے

اور دونوں ہاتھوں کے مکے بن کے کھل گئے

ماہی کے بال بکھرے ہوئے تھے شال اس نے سختی سے ارد گرد لپیٹی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ اور سوچی ہوئی تھی اب کی اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے وہ جو دشمن جان صبح اس کو تڑپاں لگا رہی تھی دھمکاں رہی تھی اب اسکی یہ حالت دیکھ کر اس کا سینے میں درد ہونے لگا

اب فون کروں اور منع کروں نہیں تو لڑکی گئی اور باہر اپنے ساتھیوں کو بھی منع کروں نہیں تو یہ لڑکی گئی ماہی کا ایک شخص نے باقاعدہ نشانہ لیا ہوا تھا مصطفیٰ لڑکی کو ادھر میرے پاس آنے دو پہلے پھر منع کر دوں گا ہم کیسے مان لیں منع کر دوں گئے لڑکی پاس آئی تو دیکھو کوئی گیم مت کھیلنا میرے ساتھ نہیں تو دونوں مارے جاؤں گئے جو باہر ہے وہ بھی لڑکی کو جانے دوں اسکے پاس اس شخص نے کہا

ماہی جلدی سے بھاگنے کے انداز میں اس کے پاس آئی تو مصطفیٰ نے اس کو اپنے ایک بازوؤں کو اس کے گرد پھیلا لیا وہ بہت ڈری ہوئی تھی مصطفیٰ نے بہت مضبوطی سے اسے پکڑا ہوا تھا کہ پھر نہ کوئی اسے اس سے جدا کر دے

مصطفیٰ نے دونوں طرف فون کر کے منع کر دیا تھا

ویسے یہ زن بھی نہ اچھے اچھوں کا دماغ خراب کر دیتی ہیں میر صاحب نے کہا ویسے پروفیسر مصطفیٰ تمہیں کیا لگا تمہیں پہچان نہ پاؤں گا تم کون ہو اور یہ لڑکی تیرے باپ کو بھی ہم نے مارا ہیں اور تم بھی ہمارے ہاتھوں مرو گئی ویسے ہو بہت پیاری ہو تمہیں مارنے کا دل نہیں کرتا تمہیں تو وہ خباثت سے ہنسا

میر ایک لفظ بھی کہا تو زندہ نہیں رہو گئے

مصطفیٰ نے غصے سے کہا

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

ماہی نے اپنا ہاتھ اس کے بازوؤں پہ رکھا شاہ نے اسکی طرف دیکھا  
تو اس نے نفی میں سر ہلایا تو وہ سمجھ کر ہونٹ بھیج گیا  
میں آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتی ہو جواب دیں گئے کیا ماہی نے ہمت کر کے  
کہا

یوچھو لڑکی کیا پوچھنا ہے مرنے سے پہلے آخری خواہش میں ضرور پوری کرتا  
ہوں

آپ نے مجھے کیوں قید کیا میرے باپ کو کیوں مارا  
سب قہقہے لگانے لگے

تمہارے باپ نے میری پوری فیملی کو مار ڈالا تھا وہ بچا سکتا تھا لیکن نہیں بچایا  
اس نے اس نے درندہ بننے پہ مجبور کیا میں اسے کہتا رہا مار ڈالیں گئے وہ  
درندے میرے گھر والوں کو انہیں مت گھسیٹو

میرے باپ اور اس نے کوئی بات نہ مانی اور جس دن گواہی دینے جا رہے تھے  
میرے گھر والے کورٹ انہیں راستے میں ہی گولیوں سے چھلنی کر دیا

اس کے بعد میں برے لوگوں میں رہنے لگا وہاں مجھے باچا خان ملا جو دنیا کی بڑی  
طاقتوں میں سے ایک تھا اور اس کے مرنے کے بعد میں ڈون بنا پھر میرا مقصد

پاکستانی فوج کو تباہ کرنا تھا میں نے خان کو پکڑوایا میں نے ہسپتال میں بلاسٹ

کروایا سب مارے گئے جنہیں کیپٹن علی چاہتا تھا اسکی بہن میں اسکی جان تھی

دور کر دیا میں نے اسکو بھی اب اسکی بیٹی مرے گئی

اس شخص نے سفاکی سے کہا

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک لڑکی ایک لڑکے کے ہاتھ باندھے اندر داخل

ہوئی اس

کے ساتھ دو اور اسلحہ بردار بھی تھے

ہینڈز اپ لڑکی نے کڑک انداز میں کہا

پاپا لڑکے نے اندر داخل ہو کے کہا

سامنے بیٹھا شخص اچھل کر کھڑا ہوا چھوڑ دوں اسے لڑکی  
سب کو کہو اپنے پسٹل اور بندوقیں پھینکو نہیں تو بیٹے کو مار دوں گی

سب

رکھو اسلحہ وہ چیخنے لگا سب نے اسلحہ جیسے ہی رکھا

اس کے ساتھ موجود لوگوں نے سارا اسلحہ اکھٹا کیا

مصطفیٰ نے بھی گن اٹھائی اور اپنی گھڑی کا بٹن دبایا اور باہر تڑتڑ گولیوں کی

آوازیں آنے لگی ہری اپ سب کے ہاتھ باندھ دو ان سب کے اس سے پہلے

پانچ منٹ میں سارے باندھے گئے اور ساری فورس بھی تب تک اندر آگئی اور

ان سب کو ہتھکڑیاں لگا کے وین میں ڈال دیا گیا

سب ہال سے نکل چکے تھے

شاہ اور ماہی ہی بچے تھے

ماہی باہر نکلنے ہی لگی تھی کے شاہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور  
اسے سختی سے سینے میں بھینچ لیا اس کی گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی  
ماہی اس کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی شاہ نے اسکو اپنے سے الگ کیا  
ششش چپ رونا بند کروں

کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہیں  
اس نے اس کے آنسو اپنی انگلی کے پوروں سے محسوس کیے  
اور اس کی دونوں آنکھوں کو چوما  
وہ شرم کے مارے پلکھیں جھکا گئی  
اے اوپر دیکھو میری طرف دیکھو نہ  
اس نے اوپر کی طرف دیکھا جہاں چاہتوں کا ایک جہاں آباد تھا  
وہ بھر نظریں جھکا گئی

شاہ نے اس سے پہلے اتنا خوبصورت منظر جیسے اچانک بارش ہو رہی ہو آسمان یہ سورج نکل آئے ہر طرف روشنی پھیل جائے  
شاہ نے اسے ایک پھر سینے میں بھینچ لیا اور رب کا شکر ادا کیا ماہی ٹھیک تھی  
تھوڑی سی دیر میں وہ اس قد دٹینشن لے چکا تھا کہ دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا  
اس نے آرام سے ماہی کو خود سے الگ کیا  
اور ہاتھ تھام لیا

ماہی کبھی چھوڑ کر مت جانا مجھے تم نہ ملتی مجھے تو میں زندہ کیسے رہتا  
اور آئندہ کہی بھی اکیلے گئی جان لے لوں گا تمہاری  
مجھے نہیں پتا کیسے کب تم ڈھڑکنوں کے لیے ضروری ہوئی  
میں تمہیں کھو نہیں سکتا

اب کہی مت جانا نہیں جاؤں گئی نہ شاہ نے ماہی کی آنکھوں میں جھانکا  
تو اس نے نفی میں سر ہلایا

اس سے پہلے شاہ کوئی اور گستاخی کرتا  
تیمور اندر آگیا

تم دونوں کا رومینٹک سین ختم ہو گیا ہے تو اب جائیں خدا کے بندے صبح کے  
تین ہو رہے ہیں اور تجھے بیوی کیا ملی سب کچھ بھول گیا تو یہاں اکیلا نہیں ہے  
شاہ نے اسے گھورا پھر مسکرا کر ماہی کا ہاتھ پکڑا اور باہر کی راہ ہو لیا۔

\*\*\*\*\*

جاری ہے



شرقیں

عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں

"فحش نور"

# "شدتیں عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں"

از "زش نور"

آخری حصہ

پورے فارم ہاوس میں ٹائم بم لگائے جا چکے تھے جنہوں نے ٹھیک پانچ منٹ بعد پھٹ جانا تھا

ان سب نے گاڑیوں میں ابھی کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ خوفناک آوازیں آنے لگی ماہی جو شاہ کے ساتھ بیٹھی کانوں میں انگلیاں ٹھونسے بیٹھی تھی

شاہ نے اسے اپنا حصار میں لے لیا اور اس کے منہ کو اپنے سینے میں چھپا لیا  
گڑ گڑ۔۔ گڑ۔۔ کی بہت خوفناک آواز تھی جیسے آسمان زمین کے اوپر گر گیا ہو اور  
زمین پھٹ گئی ہو

آگ کے شرارے اس قد بلند تھے کے دیکھنے والا وہ منظر دیکھ کر کانپ اٹھے  
لیکن سامنے بھی شیر دل سپاہی تھے چٹانوں کا حوصلہ رکھنے والے  
اس سب کے برعکس وہ اپنے رب کے شکر گزار تھے  
انہوں نے ظالموں کا قلعہ قمع  
کر دیا

اب ان کا ملک پہلے کی طرح ترقی کرے گا اور جب تک جان رہے گئی وہ ایسے ہی  
اپنے گھر سے دشمن عناصر کو نیست و نابود کرتے رہیں گئے  
کسی کی جرات نہیں کہ اس کی طرح دیکھے بھی نقصان تو دور کی بات ہیں  
ان مجاہدوں کی آنکھوں میں  
سرشاری شکر اور نہ جانے کتنے احساسات رقصاں تھے  
مسکراہٹ لبوں کو چھو رہی تھی  
کچھ دیر بعد آواز بند ہوئی تو شاہ نے ماہی کو خود سے الگ کیا لیکن وہ ابھی بھی ڈری  
ہوئی تھی

ماہی سب ٹھیک ہیں ریلکیس ہو جاؤں اور ساتھ ہی گاڑی میں موجود پانی کی بوتل اسے پکڑائی

تیمور تم مجھے یہی اتاروں میں یہاں سے احد کی طرف جاؤں گا اور تم ماہی کو احد کے گھر چھوڑ کر جلدی آنا

شاہ تیمور سے مخاطب ہوا

ماہی نے ایک دم شاہ کا ہاتھ پکڑا اور نفی میں سر ہلایا

شاہ نے اس کے ہاتھ کو دبایا

مسز شاہ مضبوط ہونا سیکھوں

ہم ہر روز کفن باندھ کر گھر سے نکلتے ہیں یہ سوچ کر کے آج آخری دن ہوگا

اور جب تک اللہ نہ چاہے پتہ تک نہیں ہلتا

اور موت برحق ہیں یہاں لڑتے ہوئے آئے یا گھر

ماہی نے سمجھ کر سر ہلایا اور

شاہ اس کے ہاتھ کو دبا کے باہر نکل آیا

ماہی جو اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے  
شاہ لہ مڑ کر دیکھا تو مسکرا کے

ہاتھ کا اشارہ اپنی آنکھوں کی طرف کر کے اسے منع کیا رونے سے اور چل دیا  
اب شاہ دوسری گاڑی جو رکی ہوئی تھی اس میں بیٹھا اور اسے فوری جانے کا حکم دیا  
اب اس کی آنکھوں میں موجود نرمی کی جگہ سختی نے لے لی

اس کی آنکھوں میں غصے غیص و غضب کے جزبات کے ہلکورے لے رہیں تھے  
اگلے دس منٹ بعد وہ شاہ انڈسٹریز کے باہر تھے

اور دونوں طرف سے فائرنگ کا زبردست تباہ ہو رہا تھا  
تین گاڑیاں رکی اور اس میں سے اٹھارہ لوگ نکلے

مصطفیٰ نے پہلے ہی سب کو ہدایت دے دی تھی کہ دشمنوں پہ پیچھے سے قابو پانا  
سارے جیسے ہی اترے اپنی اپنی پوزیشن لی اور شروع ہو گئے ان میں زیادہ سناپرز  
تھے

جن کے نشانے بہت اچھے تھے اگلے دس منٹ میں سارا کھیل ختم ہو چکا تھا اور  
سارے لوگ مارے جا چکے تھے

اور ان کے ساتھ ان کا ایک دوست بھی تھا جو جرنلسٹ تھا  
اور اس نے اندر موجود ہر چیز کو اپنے کیمرے میں بند کیا

اب یہ سب صبح سات بجے کے خبر نامے میں نشر ہونا تھا

جیسے ہی مشن مکمل ہوا سب ایک دوسرے کے گلے لگ گئے

اور سجدہ ریز ہوئے کے اللہ نے ایک اور بڑی کامیابی سے نوازا

وہ لوگ جب احد کی طرف جارہے تھے تو شاہ نے ارہان سے پوچھا

ثناء سے پوچھا کہاں تک پہنچنا اور تلاشی لی یہ نہیں

میری بات ہوئی ہے سارہ کو جیل بھیج دیا گیا

میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کوئی یونی کے ہوٹل میں جو نشے کی سپلائی ہوتی رہی ہیں وہ

اس کے ذریعے ہی ہوتی رہی ہے

بڑے پیمانے پہ چرس ان کے گھر سے ملی ہے عمر کو ثناء ساتھ لے گئی ہے

اور اس کی امی کو اٹیک ہوا ہے وہ داخل ہے ہو اسپتال میں  
میں نے ثناء اور کیپٹن ارنش کو بھی احد کے گھر بلایا ہے  
وہ لوگ احد کے گھر پہنچ تو وہاں فاتی امواحد کی امی ثناء ارنش سب بیٹھی ہوئی باتیں  
کر رہی تھی اور امواور آنٹی تسبیح لیے آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی  
وہ لوگ جیسے ہی اندر گئے سب لوگ ان کے قریب آگئے اور ان کو صحیح سلامت  
دیکھ کر شکر ادا کیا

وہ سب بیٹھے ہی تھے کہ احد نے کہا ماما بھوک لگی ہے کھانا کھانا ہے  
میرے شہزادے مجھے پتا ہے تم بھوک کے بہت کچے ہو لگ رہا ہے کھانا  
ویسے آنٹی شکر ہے یہ مشن کے دوران نہیں انہیں کہتا بھائی ایک منٹ رکو میں کچھ کھا  
لوں پھر لڑتے ہیں

شاہ نے جل کے کہا تو محفل کشت زعفران بن گئی سب کے کہکے چھوٹ گئے  
ویسے شاہ بیٹے بات تو ٹھیک کی ہے احد کے بابا نے بھی اسے چھیڑا

شاہ کب سے بے چینی محسوس کر رہا تھا سب تھے ماہی کہی نظر نہیں آرہی تھی جس کا  
اسے شدت سے انتظار تھا

اب انتظار کی جگہ غصے نے لے لی

کھانا لگ گیا ہے سب آجائے ہادی نے کہا تو احد سب سے پہلے نعرہ لگاتے ہوئے بھاگا  
جیو میرے بھائی

وہ لوگ ڈانگ روم میں گئے تو ماہی کھانا رکھ رہی تھی شاہ کے اندر تک سکون پھیل  
گیا

لیکن اسے نظر انداز کر کے بیٹھ گیا

کھانا کھایا گیا اور سب دودھ پی کے کمرے میں چلے گئے

شاہ کچھ سوچ کر کمرے میں گیا تو وہاں امو بیٹھی ہوئی ہوئی تھی

آو بیٹا آؤں بیٹھو انہوں نے بیڈ ہی جگہ بناتے ہوئے کہا

چچی میں مزاحم علی شاہ کا بھتیجا ہوں

شاہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہے کیسے شروعات کرے



تو اس نے سیدھے سیدھے دل۔ میں جو بات تھی کہہ دی  
پہلے تو وہ اسے دیکھتی رہی پھر مسکرا دی مجھے پتا ہے  
چچی آپ کو کیسے پتا چلا

میری کل تمہارے سر سے بات ہوئی تھی بیٹا میں نے اسے سب بتا دیا تھا اور سر  
تمہارے چاچو کے جگری یار تھے بھائی تھے دونوں  
تو انہوں نے مجھے سب بتا دیا

چچی ایک بات پوچھو اگر آپ برا نہ مانے تو اس نے جھجک کر پوچھا  
بیٹا پوچھ لو اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے انہوں نے شفقت سے اس کے کاندھے پہ  
ہاتھ رکھا

چچی آپ نے گھر کیوں چھوڑا اتنا عرصہ ملی کیوں نہیں سب سے آپ کو اور ماہی کو دادا  
بہت یاد کرتے ہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا آپ کو  
ایک پل حرم کے چہرے پہ تاریک سایہ لہرایا لیکن دوسرے ہی پل کچھ سوچ کر اسے  
سب بتانے کا تہیہ کیا

بیٹا تمھاری دادو مجھے پسند نہیں کرتی تھی یہ بات سب کو پتا تھی  
مجھے روز مارا جاتا کو لہوں بیل کام کروایا جاتا تھا ایک تمھارے گھر میں آبا جی تھے جو  
مجھ سے بہت پیار کرتے تھے

دو سال بعد جب ماہی ہوئی تمھاری دادی اس کو دودھ نہیں دیتی تھی نہ مجھے کھانے کو  
کچھ ایسے میں تمھارے چچا تھے جو کھانے پینے کی چیزیں وغیرہ لا کے رکھ دیتے تھے  
کمرے میں

پھر جب مشارق اور جزلان بھائی کی شادی ہوئی تو یہ ظلم و ستم مزید بڑھ گئے مجھے یہ  
طرح طرح کے الزام لگائے جاتے رہے جب علی کو وزیرستان جانا تھا تو انہوں نے  
مجھے سارے کاغزات دیے مجھے کچھ بھی ہوا تم چلی جانا یہاں سے

ان دنوں فاتی آٹھ ماہ کی تھی اور ماہی چار سال کی

اور ٹھیک دس دن بعد اطلاع ملی کہ خان کا انتقال ہو چکا ہے  
میں وہاں سے جانا نہیں جاتی تھی لیکن ایک رات انہوں نے اپنی دونوں بھانجیوں کے  
ساتھ مجھے اور میری بچیوں کو مارنے کی بات کی

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

تو میں اس رات بچیوں کے ساتھ نکل لی اور اس کے بعد تو تمہیں پتا ہے  
اس نی بات ختم کی تو سر اور ماہی دروازے پہ کھڑی تھی اور فاتی اس کے پیچھے کھڑی  
تھی ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے  
وہ دنوں بھاگتی ہوئی حرم کی بانہوں میں سماں گئیں اور سب کی آنکھوں سے اشک  
رواں ہو گئے

اگلی صبح بہت ہنگامہ خیز تھی شاہ ولا میں شاہ نے زاوی کو کال کی اور اسے لاونچ میں لگی  
ایل ای ڈی لگانے کا کہا

اور ساتھ ہی اسے ایک نیوز چینل کا نام بھی بتا دیا  
جب سارے ناشتا کرنے لگے تو اس نے ایل۔ ای ڈی لگا دیا ساتھ چینل ہی  
جہان نیوز اینکر رات میں ہونے والے آرمی سرچ آپریشن کے بارے میں زور و شور  
سے بتا رہی تھی اور رات میں بنائی ویڈیو بھی چلائی جا رہی تھی  
تو ناظرین یہ وہ کھناونے چہرے جن کے لیے ہی کہا گیا ہے  
شکل مومنہ کر توت کافرہ

جی ہاں شرافت کا لبادہ اوڑھے گھناونے چہرے

جو شہر بھر میں سب سے شریف جانے جاتے تھے اور عمر انڈسٹریز کے مالک کاظم

ہاں جی ناظرین جیسے کہ آپ۔ کو بتایا گیا ہے

شہر کی سب سے جانی مانی ہستی

اور دوسرے نمبر میں میر صاحب جو افغانستان کی دہشت گردی میں ملوث تھے آجکل

ایک تدریسی مدارس میں شعبہ کمپیوٹر سے وابستہ ہیں کون جان سکتا کہ یہ سب یہ کر

سکتے ہیں

اور ناظرین یہ ہے بی جے ڈان جسے کسی نے نہیں دیکھا کبھی اور اس کے پیچھے کئی

ممالک لگے ہیں اور یہ لندن میں ایک مشہور بزنس مین اور سوشل ورکر کے نام سے

جانے جاتے ہیں وہی سب سے بڑے دہشت گرد نکلے

ان سب کو رات و رات اٹک جیل منتقل کر دیا گیا ہے

نیوز اینکر مزید سنسی پھیلا رہی تھی آیا کے انہیں پھانسی ہوگی یا عمر بھر جیل ان کے ساتھ اور لوگ جو پکڑے گئے ہیں ان کی تصاویر اور نام ہماری سکرین پہ چل رہی ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں۔

جیسے ہی نیوز اینکر نے کہا میرال کا سکتہ ٹوٹا

نہیں میرے بابا ایسا نہیں کر سکتے نہیں میرا بھائی نہیں مام

مام میرا بھائی مام بابا وہ ماں کو جھنجھوڑ رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ رہی تھی

نانا میرے بابا وہ رو رہی تھی گڑ گڑا رہی تھی وہ روتے روتے زمین پہ بیٹھ گئی سب اسے ترحم بھری نظروں دیکھ رہی تھے ترس تھا ہمدردی تھی سب سے پہلے زائمشہ اور زرش آگئے بڑھی

اور میرال کو بانہوں میں بھرا داجی نے بیٹی کو بانہوں میں بھرا تو وہ ان کے سینے سے لگ گئی بابا میں نے منع کیا تھا انہیں نہیں ہوئے بیٹی کی اس بات سے انہیں سب سمجھ آگیا

کہ سب سچ ہیں

انہوں نے اشارے سے بہوؤں کو ان۔ کو کمرے میں لے جانے کا کہا

انہوں نے زاوی کو اشارہ کر کے باہر آنے کا کہا

وہ باہر آیا تو انہوں نے اسے شاہ کو فون کرنے کو کہا

زاوی نے فون ملایا

تھوڑی دیر بعد ریسپور سے شاہ کی آواز ابھری

زاوی سب ٹھیک ہے گھر میں نیوز دیکھی

شاہ نے چھوٹے ہی پوچھا

اچھا تو اس سب کے پیچھے تم ہو مجھے بتایا کیوں نہیں

داجی نے کہا

تو شاہ کچھ ثانے خاموش رہا

داجی آپ کو پتا آپ کے بیٹے کا قاتل کون ہیں یہی سب ہیں

آپ کیپٹن خان کو جانتے ہیں جو چاچو کے دوست تھے ان کو بھی انہوں ہی نے  
سازش سے قید کروایا

اور چچی کے ماں باپ اور لاکھوں لوگوں کو بھی انہوں نے مروایا ہے  
اور داجی میرا باپ بھی یہ کرتا تو خدا کی قسم انکو بھی نہ چھوڑتا اس نے سخت لہجے میں  
کہا

مجھے فخر ہے تم میرے پوتے ہو

تم نے جو بھی کیا ٹھیک کیا

اس ملک پہ اب اور دہشت گردی نہیں ہو گئی اب یہاں سویرا ہو گا اجالا ہو گا

داجی ایک اچھی خبر دوں اس نے آہستہ سے کہا

داجی نے اپنی آنکھ میں آئے ہوئے آنسو کو پونچھا

ہاں بولوں

حرم چچی اور ان کی بیٹیاں مل گئی ہے داجی



کیا کہا شاہ کب ملی کیسے کہاں ہیں ٹھیک ہیں نہ وہ اب تو دونوں بڑی ہو گئی ہو گئی نہ

داجی نے بچوں کی طرح سے اشتیاق سے پوچھا

داجی ٹھیک ہیں ملواؤں گا بھی

آپ کب آئیں گئے یہاں

میں آج ہی آؤں گا داجی نے کہا اور بہو کیسی ہے انہوں نے پوچھا

داجی آپ کو پتا میرا نکاح علی چچا کی بیٹی سے ہوا ہے

داجی کی آنکھوں میں تشکر کے مارے اشک رواں ہو گئے

تم۔۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو؟؟؟؟

ان۔ کی آواز کپکپائی

داجی سچ کہہ رہا ہوں

تم فون رکھو ہم آج ہی شہر آئیں گئے

صبح سارے ناشتے کے بعد باہر صحن میں بیٹھے ہوئے تھے

ماہی سب کو مکمل طور پہ نظر انداز کیے ہوئے تھی

شاہ تیمور کو اشارے کرے ماہی سے بات کرے اور تیمور اسکو آنکھیں دکھائے کافی دیر بعد شاہ نے اشارے کہنیوں سے تیمور کو منا ہی لیا ہادی کو ابھی تک ان کے نکاح کا علم نہیں تھا اس لیے وہ حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا جبکہ ارہان اور احد چائے کے مگ منہ سے لگائے ہنسی کنٹرول کر رہے تھے ثناء اور ارنش سے ہی بات جیت جاری تھی ماہی بقایا سے مکمل لا تعلقی اختیار کی ہوئی تھی

ماہی بہنا میں سوچ رہا جب سب ٹھیک ہو چکا ہے کیوں نہ کہی آؤ ٹنگ کے لیے جائے تیمور بھائی آپ سب چلے جائیے گا ارے تمہارے بنا ہم کیسے جائے گئے کیوں بھائی اتنا کچھ آپ لوگ چھپا سکتے ہیں اکیلے کر سکتے ہیں۔ تو اب کیوں نہیں ماہی نے غصے سے کہا

ماہی یار ہمارے کام کا حصہ ہیں ہمیں سب چھپا کے رکھنا پڑتا ہیں ارہان نے کہا

تم تو منہ بند ہی رکھو اور یہ میسنی ثناء مجال ہیں کہ اس نے بھی ہوا لگنے دی ہو مطلب  
میں ہی ملی ہو تم لوگوں کو الو بنانے کو

اب بنے بنائے کو کیا الو بنانا

شاہ نے آہستہ سے کہا

لیکن بد قسمتی سے ماہی کے کانوں میں یہ جملہ پڑ چکا تھا

کیا کہا مسٹر شاہ مراد بلکہ مصطفیٰ ویسے تم ہی بتا دوں تمہیں کیا کہوں اور الو ہو میں اور

بھی مسٹر الو ہی ہو

ویسے بات تو ٹھیک ہے تم مسز الو ہو تو مجھے مسٹر الو بننے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے

ویسے الو کی بیوی کو کیا کہتے ہیں

مسز الو شاہ نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے جلایا

سب کھی کھی کر کے ہنسنے لگے

شاہ بھائی

ویسے بات تو آپکی ٹھیک ہے الو کی بیوی کو کیا کہتے ہیں

مجھے بھی جانا ہے  
ثناء نے کہا

ماہی جو آگئے ہی جلی ہوئی تھی اس کی بات پہ تو تپ کر آگ ہو گئی  
ثناء تم منہ بند رکھو یہ نہ ہو جان سے چلی جاؤں بڑی آئی بھائی کی چمچی جیسا نکما بھائی  
ویسی نکمی بہن ماہی نہ بدلہ پورا کیا

نہ نہ ماہی ایسا نہیں کرنا نہیں تو میں بیوہ ہو جاؤں گا ارہان نے دہائی دی  
اوائے کمینے بیوہ لڑکیاں ہوتی ہیں پتہ نی کس گھامڑ نے تجھے ائی ایس ائی میں بھرتی کیا  
ہے احد نے کہا

ارہان نے شاہ کو دیکھا اور احد نے اسکی سید میں جہاں شاہ کھڑا اسے گھور رہا تھا  
ماہی کی ہنسی ہی نہ رکے اس کی ہنسی نے شاہ کو تپا ڈالا کیوٹ کے ارہان کا سلیکشن شاہ  
اور سر نے کیا تھا

احد بھائی آپ نے صحیح کہا پتا نہیں کس گھامڑ الو نے کیا  
مجھے تو لگتا خود بھی کوئی اس جیسا ہی نکما ہوگا



سب کی دبی دبی ہنسی سنائی دے رہی تھی  
شاہ کی وجہ سے کوئی اونچا نہیں ہنس رہا تھا  
شاہ نے سب پہ ایک غصے کی نظر ڈالی اور نکل گیا  
سب کھکھلا کے ہنس پڑے

ماہی ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا تمہیں ناراض ہو گیا ہے وہ جاؤں منا کے لاؤں تیمور نے کہا  
بھائی میں ماہی نے اٹکتے ہوئے کہا

ماہی تم نے ناراض کیا جاؤں منا کے لاؤں جلدی

اچھا بھائی جاتی ہو ماہی مرے ہوئے قدم اٹھاتے ہوئے بولی

ماہی اسکو پورے گھر میں ڈھونڈتی رہی کہی نہ ملا

جب وہ اپنے کمرے میں آئی کے بال کو کنگا کر لوں گئی

وہ کمرے کے باہر سے ہی بالوں پہ لگا کیچر اتار چکی تھی جس سے اسکے بال پوری کمر

کو گھیر چکے تھے

جیسے ہی کمرے میں آئی

شاہ اس کے بیڈ پہ بڑے مزے سے ہاتھ سر کے نیچے تکیا بنائے ہوئے لیٹا ہوا اسے  
دیکھ رہا تھا

تم یہاں ہو اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں  
ماہی نے کہا

کیوں مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی میں تو تمہیں اچھا ہی نہیں لگتا نہ

روٹھا روٹھا اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ ماہی نے دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہا

ماہی بیڈ کے قریب ہوئی اور اس کے پاؤں والی طرف بیٹھ گئی

ہاں کیا ہے نہ تم بہت بد تمیز ضدی اکڑو ہو حد درجہ کڑوے کیلے ہو جھوٹے ہو پر مجھ

سے بہت پیار کرتے ہو اور میرے شوہر ہو تو مجھے قبول ہو اب تم مجھے اچھے نہیں لگتے

تو کوئی بات نہیں میں پھر بھی تمہارے ساتھ رہنے پہ تیار ہو

کیا کیا میں اکڑو ضدی اور برا ہو کڑوا ہو کریلا ہو پر کیا ہے نہ تمہارا ہو اب ایسے

ڈائلاگز ہر گز نہیں بول سکتا یہ لفافی باتیں مجھے نہیں آتے ہیں

شاہ نے شرارت سے کہا ماہی جو سوچ رہی یہ اس کے لیے کہہ رہا ہے لیکن آخری بات اس حلق تک کڑوا کر گئی

تم ہو ہی بد تمیز مجھے نہیں کرنی تم سے بات جا رہی ہو وہ کھڑی ہوئی شاہ نے اس کو روکنے کے لیے ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کیا وہ اس کے سینے سے آن لگی

ماہی ایک دم جھٹکے سے الگ ہو گئی اس کا چہرہ جیسے انار ہو

ماہی بات سنوں نہ شاہ نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا

میں بہت برا ہوں ماہی پر میں تم سے کبھی دستدار نہیں ہو سکتا

کچھ بھی ہو جائے مجھے تم سے محبت نہیں ہے عشق ہو گیا ہے اور جو کچھ ہوا مجھے خود

بھی نہیں پتا تھا اس دن جب تم اغواء ہوئی تو سر نے بتایا پھر بھی تمہیں لگتا میری غلطی ہے تو معافی مانگتا ہوں

ماہی نے آسودگی سے شاہ کو دیکھا اور اپنا سر اس کے سینے میں چھپا گئی

شاہ نے اس کے گرد اپنے بازوؤں پھیلا دیے

لیکن داجی اور آپ کے گھر میں سب قبول کر لے گئے کیا  
ماہی نے اس سے پوچھا اس کے آنکھوں میں دسو سے اور خدشے تھے  
میری جان سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہونا آج داجی آپیں گئے سب کے ساتھ تو سب  
ٹھیک ہو جائے گا جلد ہی تم اس گھر میں میرے ساتھ ہو گی  
ایک بات کہوں شاہ ماہی نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا

اونہو ایسے بھی بات ہو سکتی ہے شاہ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے کہا  
اچھا سنیں تو

جی جی بیگم سنائیے

شاہ ماہی نے غصے سے کہا

اچھا اچھا بولوں

میں چاہتی ہو جب تک ان سب کو سزا نہ ہو جائے میری رخصتی نہ ہو

اس نے شاہ کو دیکھ کر کہا

لیکن کیوں ماہی



شاہ میں چاہتی ہم سکون سے اپنی زندگی کا آغاز کریں یوں نہیں نہ

ماہی میں کیسے رہوں گا

شاہ آخری بار مان جائے نہ

ماہی نے بہت مان سے کہا

اچھا ٹھیک ہیں جیسے تم کہوں

شاہ بہت اچھے ہو آپ اس نے خوشی سے کہا

لڑکی کبھی کہتی ہو اچھا کبھی کہتی ہو برا ایک بار ہی سوچ لوں کیا ہو میں

میرے ہو اور کیا ماہی نے اکڑ کر کہا شاہ بس دیکھتا رہ گیا

آج تین ماہ بعد قیس کی آخری سماعت تھی سب اس وقت کمرہ عدالت میں تھے

تمام ثبوتوں اور گواہان کے بیانات کو دیکھتے ہوئے

سب کو سزائے موت کی سزا دی جاتی ہیں جبکہ سارہ ولد کاظم کو عمر بھر قید بامشقت

کی سزا دی جاتی ہیں

سب اپنے کیف کردار تک پہنچ چکے تھے

سارہ کی والدہ پاگل ہو چکی تھی عمر کو بورڈنگ بھیج دیا گیا تھا اس کی سرپرستی کا ذمہ شاہ کے سر تھا

میرال پہلے سے بہتر ہو چکی تھی اور اس کی امی نے سب سے معافی مانگ لی تھی ماہی فاتی اور اس کی امو سے سب نے معافی مانگی معاف کر دیا گیا سب کو آج فیصلے کے

ٹھیک ایک ہفتے کے بعد شادی طے تھی حرم اب شاہ ولا میں ہی رہائش پذیر تھی

آج مہندی تھی ہر طرف رنگ و نور کا سیلاب آیا ہوا ہوا تھا رنگ بھرنگی تتلیاں ارد گرد اڑتی پھر رہی تھی

اور ان کے گرد بھونپو منڈلا رہے تھے یہ خالصتن احد کا خیال تھا جو وہ تیمور اور ارہان کو لڑکیوں کو دیکھنے پہ سننے کو مل رہا تھا

لڑکیاں بھی کچھ کم نہ تھی مسکرا مسکرا کر انہیں لفٹ کروا رہی تھی تو کیوں جل رہا ہیں تجھے کوئی دیکھ نہیں رہی تو اس میں ہمارا کیا قصور

اوی لڑکیاں کیا مجھے نہیں دیکھ رہی میں خود نہیں انہیں لفٹ کروا رہا احد نے کہا  
میرے لیے تو حور آئی ہے آسمان سے اس نے بڑی ترنگ سے جواب دیا  
او بھائی جسے تو حور کہہ رہا نہ اسے کے ساتھ دو فرشتے بھی  
فرشتے بھی ایسے کے تیری ہڈی پسلی نہ سلامت رہے ہادی نے کہا  
احد تو جل کر کباب ہو گیا

فرشتے نہیں شیطان کہ خود تو دلہا بننے جا رہا دوست کی پرواہ ہی نہیں یہ ہے دوستی  
اسکی کیا تھا میری منگنی ہی کروا دیتا اپنی بہن سے نہیں اسے تو اپنی پڑی ہے احد جو  
بڑے مزے سے دہائی دے رہا تھا وہ دیکھ نہیں سکا شاہ اس کے پیچھے ہی کھڑا ہیں  
بولتے بولتے جیسے ہی پیچھے مڑا شاہ کھڑا اسے خطرناک تیوروں سے اسے گھور رہا تھا  
وہ۔۔وہ۔۔میں وہ ہکلانے لگا

باقی سب اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کرنے میں لگے تھے  
کیا وہ میں وہ میں لگا رکھی ہے

بولوں اب جو بول رہے تھے ابھی بھی شاہ کی سنجیدگی میں کوئی فرق نہ آیا تھا اور سینے  
پہ بازوں باندھے احد کی طرف متوجہ تھا  
بول بھی اب تیمور نے کہا  
تو چپ کر شاہ نے اسکو غصے سے کہا  
ہاں بولوں احد

چہرے پہ کوئی نرمی لاوں تو بولو نہ جلاد بنے کھڑے ہو اب بات جو سچ ہے وہی سچ ہے  
تیری بہن سے نکاح کرنا چاہتا ہوں سیدھی سی بات ہیں  
پہلے تھوڑا ڈرتے پھر بعد میں بہت سنجیدگی سے کہا  
اب جو کرنا ہے کر لے اپنی شادی تو ہو رہی یہ نہیں میری بھی کروادے  
شاہ کچھ دیر تو چپ رہا پھر ہاتھ بڑھا کے منہ پہ مارا کہینے انسان منہ سے بکتا نہ رشتہ بھیجتا  
تو بھی تھا کروا دیتا شادی

اب تو کیا چاہتا ہے بغیر آدمی میں اپنے منہ سے کہتا میری بہن سے شادی کر لوں  
بہت بھاری ہے مجھ پہ ساتھ ساتھ اسکو مارتے کہا جا رہا تھا شاہ



کیا ہو رہا ہیں یہ ایک دبنگ آواز ان کے پیچھے سے آئی

رشتہ طے ہادی کی زبان پھسلی

کیا مطلب انہوں نے گھورا

مطلب ابو وہ احد نہ شادی کرنا چاہتا ہے

ایسے جنگلیوں کی طرح لڑ کے برخوردار شادی کی پلینگ کی جاتی ہیں کیا

باں ما وہ میں وہ احد چپ کر کے سر جھکا گیا کیسے بتاتا باپ کو

ہادی تم بتاؤں

بابا نہ بھائی زرش اپیا سے شادی کرنا چاہتے ہیں

کیا میں یہ صحیح سن رہا ہوں

انہوں نے احد سے پوچھا جو سر جھکائے کھڑا تھا اور ساتھ کھڑا شاہ مسکرا رہا تھا جی بابا

سچ ہے

کیوں برخوردار تمہیں منظور ہیں اپنی لڑکی کے لیے ہمارے لڑکے کا رشتہ قبول ہیں احد

کے ابو نے شاہ کو کہا

بلکل قبول ہے ایک آواز ان کے پاس سے آئی سب نے مڑ کر دیکھا تو زاوی دا جی اور  
مشارق صاحب کھڑے مسکرا رہے تھے

تو کب آئے پھر ہم اپنی لڑکی لینے انہوں نے کہا

جب آجاؤں ویسے یہ باتیں اندر چل کر کرتے ہیں کیوں ابا جی مشارق شاہ نے کہا

بلکل چلتے ہیں اور سب اندر کی طرف بڑھ گئے

ماہی ہاتھ نیچے کروں اپنا ہر کام میں ہاتھ گھسایا ہوا ہیں بیوٹیشن کو پتا ہے کیسے تیار کرنا

ہیں یہ نہیں کروں وہ۔ نہیں کروں دس بار زاویار بلانے آچکا ہیں تمہارے ڈرامے ختم

ہونے کا نام نہیں لے رہیں ہیں

ماہی جو کب سے بیوٹیشن کے کام میں مین میخ نکال رہی تھی

ہانیہ سے برداشت نہ ہوا تو بول پڑی اس کے بولنے کا یہ فائدہ ہوا اب وہ خاموشی سے

تیار ہو رہی تھی

بیوٹیشن نے ایک تشکر بھری نظر اس یہ ڈالی اور اپنا کام کرنے لگی

کسی نے میرا گولڈی کلر کا جوتا دیکھا ہیں مل نہیں رہا کہی

زرلش پوچھ رہی تھی سب سے

وہ اس نے سکن کلر کا فراق پہنا ہوا تھا ساتھ جس کے سرخ ڈوبٹا تھا بالکل سادہ چاروں  
اطراف گوٹا لگا ہوا تھا

اور فراق کے دامن اور بازوؤں پہ نگوں کا کام کیا گیا تھا ہلکا پھلکا تیار ہوئی بہت پیاری  
لگ رہی تھی

زری میری پہن لوں گولڈن جوتی

ماہی نے اسے آفر کی

وہی والی ہی تو نہیں مل رہی زرلش نے کہا

کیا ماہی کی آنکھیں باہر کی طرف ابلنے لگی

وہ نہ۔ ماہی تم دے نہیں رہی تھی اور ویسے مجھے ملے نہیں تو چرانے پڑے

اس نے اطمینان سے کہا

تم نند گلی کا گند اس کا بل ہی نہیں ہو تم سے ہمدردی کی جائے مائی کو نیا نیا صدمہ پہنچا

تھا

زری یہ رے جوتے لو اور بتاؤں سب تیار ہوئی یہ نہیں اگر ہو گئی ہو تو باہر چلے آنٹی  
زاویار کو بہت بار بھیج چکی ہیں ہانیہ نے کہا  
میں سب تیار ہیں سب ادھر ہی آرہی ہیں  
آکیا رہی آگئی ہیں بلکہ مابدولت فاتی بولتی اندر آئی۔ باقی سب اس کے پیچھے تھی  
میرال زائیشہ ثناء اور کیپٹن ارنش

واو ایسا چاند کا ٹکرا لگ رہیں ہو بہت پیاری لگ رہی ہو میری شہزادی فاتی نے ماہی کو  
دیکھ کر کہا اور ماتھا چوما سبز سرخ اور پیلے امتزاج میں بنے فراک۔ میں وہ نظر لگ  
جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

وہ سب ماہی کو لیے جیسے ہی صحن میں آئی ہر طرف ہا ہو کا شور بلند ہو رہا تھا اور اور  
جواد احمد کا گانا آئے مہندی کی یہ رات بیک گراؤنڈ میں لگا تھا دولہا پہلے ہی سے  
جولہے پہ براجمان تھا

ماہی کو اس کے ساتھ لا کر بھٹا دیا گیا

سب کے موبائل حرکت میں آچکے تھے لیکن شاہ نے کوئی بھی تصویر لینے سے منع کر دیا تھا

شاہ مسلسل سب کو جواب دے رہا تھا ماہی چپ تھی  
منہ کھولنا جیسے ہی ان کے یاس سے دش کم ہوا تو کہا  
کیوں ماہی نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی

کیا کہا وہ میں دیکھنا چاہ رہا تھا مسز کہی زبان تو نہیں کٹ گئی جو اتنی چپ ہو  
ماہی نے غصے سے اسے دیکھا اور سامنے دیکھ کر کہا بہت برے ہو شاہ  
شاہ نے جھک کر سرگوشی کی

شاہ کی بلبل جو اچھی ہیں میں برا ہی چل جاؤں گا مینا  
اس نے ماہی کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر کہا تو سر جھکا گئی  
رات گئے تک مہندی کی رسم ہوتی رہی



تیمور جو کب سے شیمپو ڈھونڈ رہا تھا ملنے پہ نہیں آ رہا تھا

اف یہی تو رکھا تھا یہی کہی ہوگا

لیکن پورا کمرہ پلٹ دیا شیمپو کا نام و نشان تک نہیں تھا  
زائیشہ جو شاہ کو بلانے آئی تھی پورے کمرے کی حالت دیکھ کر اسکا جی چاہا سر پیٹ  
لے

کیا کیا آپ نے یہ

شیمپو ڈھونڈ رہا تھا مل نہیں رہا

کیا شیمپو آپکو لگتا بیڈ اور صوفے کے کوروں میں ہوگا یا الماری کے کپڑوں میں دیکھے

کتنا گند پھیلایا ہے اب اسے سمیٹے کی آپ کی بیوی آکے

زائیشہ نے تیوری چڑھا کر کہا

اس کو غصہ آرہا تھا

ایک تو اتنا تھک چکی تھی اوپر سے یہ سب

ہاں تو بیوی ہی سمیٹے گی نہ تیمور نے مزے سے صوفے پہ بیٹھ گیا

تو بلائے بیوی کو اور کمرے میں تو جا رہی ہو اور جانے کو مڑی

رکو تو زشی

مسٹر میں زائیشہ ہو زشی بس گھر والوں اور اپنوں کے لیے ہو

وہ اس کے پاس آ کے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

سنو میں تمہارے اپنوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں کیا ساتھ دوں گی مرا

کیا مطلب زائیشہ نے کہا

اف کیسی لڑکی ہو میرا کیا بنے گا مطلب اب بھی میں یہ بتاؤں لڑکیوں کو تو اپنی

طرف اٹھنے والی ہر نظر کا احساس ہوتا ہے اور تمہیں تو کچھ پتا ہی نہیں چلتا پچھلے دو

سال سے تمہاری

محبت میں خوار ہو رہا ہوں اور تمہیں احساس ہی نہیں پتا نہیں کس بے حس لڑکی سے

میرا پالا پڑا ہے

ہاں تو اب کوئی حس والی لڑکی لے آؤں اظہار محبت کر رہے ہو یا پھتر مار رہیں ہو

بڑے آئیں مجھے پتا جو محبت ہے لڑکیاں ہی تاڑتے رہتے ہو

اس نے جل کر کہا



او ہو یعنی یہاں بھی آگ برابر لگی ہوئی ہیں میں ہاں سمجھو  
زیادہ شوخ نہ ہو جو گھر والوں کا فیصلہ ہوا وہ میرا ہوگا  
وہ سب تو ہاں کر چکے ہیں تیمور نے جلدی سے کہا  
تو میری طرف سے بھی ہاں ہیں  
اور بھاگ گئی

ماہی اب یہ کیا ڈرامہ ہیں تم اس عمر میں مجھے خوار کروں گی  
نکاح سے پہلے ماہی نے سب کے سامنے ایک شرط رکھی باقی سب تو مان گئے لیکن امو  
نہیں مان رہی تھی

اب وہ مختلف ہتھکنڈوں سے۔ انہیں منانے کی کوشش کر رہی تھی  
ماہی خدا کے لیے کیوں اس عمر میں مجھے ذلیل کر رہی ہو لوگ کیا کہے گئے اس عمر  
میں نہیں

شاہ تم سے میں شادی نہیں کروں گئی جا کے بتا دوں سب کو شاہ چپ کرے دونوں  
کی بات سن رہا تھا ماہی کی بات پہ اسکو غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا

مان جائے نہ آنٹی سر آپ کو بہت خوش رکھے گئے ماہی فاتی دونوں اپنے گھروں کو چلی  
جائے گئی آپ اکیلی رہ جائے گئی مان جائے لوگوں کا کیا وہ تو باتیں کرتے رہتے ہیں  
شاہ امو کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا ساتھ ہی ماہی بیٹھ گئی  
امو مان جائے فاتی کے لیے بھی اچھا ہو گا

اس نے ابو کو نہیں دیکھا تھا اس باپ کے پیار کا نہیں پتا  
امو اب جس اسے اس کا باپ لوٹا دیں کر لیں شادی میرا میکہ ہو گا میں آیا کروں گئی  
اور جب یہ مجھ سے لڑا کرے گا میں بابا کو شکایت کروں گئی یہ ٹھیک رہے گا  
بات کرتے کرتے ماہی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور ساتھ ایک عجیب سی چمک تھی  
اور وہ ہار گئی اس کے آنسو سے اور انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

اور دونوں ان کے گھٹنوں پہ سر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے  
ماہی اور شاہ کا دوبارہ نکاح کروایا گیا ان کے نکاح سے پہلے خان اور حرم کا نکاح ہوا تھا  
زرلش کی اور احد کی منگنی بھی تھی ہر طرف گماگہمی تھی

شاہ اور ماہی کو جب سیٹج پہ لایا گیا تو ہادی نے کیمرہ آن کر لیا اور ان کی تصویریں  
کھینچنے لگا ماہی نے سرخ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پہ سلور کام ہوا ہوا تھا اور شاہ نے  
نیوی بلیو شیر وانی پہنی ہوئی تھی گرے کلر کا کالر پر کام ہوا ہوا تھا  
ساتھ سفید شلوار زیب تن کی تھی

تھوڑی دیر بعد زرش کو سب لے کر آئیں  
احد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر سیٹج پہ لایا  
ہر طرف ہاؤ ہا کا شور تھا ہوٹنگ ہو رہی تھی  
رنگز کے تبادلے کے بعد

کھانے کا دور شروع تھا جب خان نے حرم کو دیکھا تو اس کے پاس چلا آیا  
حرم جو مگن سی سامنے جوڑوں کو ہنسنے ہوئے دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ سورتیں  
پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھی نظر نہ لگے

مجھ پہ بھی پڑھ کر پھونک دو کچھ مجھے بھی نظر لگ جاتی ہیں  
خان نے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو حرم نے جھجک کا سر جھکا دیا

حرم تم۔ بالکل نہیں بدلی اب بھی ویسے ہی شرماتی ہو جیسے پہلے تھی  
حرم نے سر اٹھا کر دیکھا خان اسے ہی دیکھ رہا تھا  
وقت کا آپ پہ بھی کچھ اثر نہیں ہوا آپ پہلے سے زیادہ سوبر ہو گئے ہیں حرم نے  
سامنے دیکھ کر کہا

ویسے تم موٹی ہو گئی ہو تھوڑی سی حرم پر کہنا پڑے گا پہلے سے زیادہ پیاری ہو گئی ہو  
خان نے اس کی۔ طرف جھک کر شریر لہجے میں کہا تو شرما گئی  
خان ایک بات کہوں حرم نے سامنے دیکھ کر کہا  
مجھے پتا ہیں حرم تم کیا کہنا چاہتی ہو  
آپکو کیسے پتا نجومی ہو کیا

حرم تمہارے معاملے میں میرا دل نجومی ہی ثابت ہوا ہے نجومی بھی وہ کہ جیسے  
میرے دل میں وحی اتار دی جاتی ہیں جو غلط ہو ہی نہیں سکتی  
حرم اسکو دیکھنے لگی  
کیا دیکھ رہی ہو میں اب بھی ویسا ہی ہو تمہارے معاملے میں

تو دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے

اور ہادی انکو بلانے لگا تصویریں کھینچوانے کو وہ دونوں سامنے چل دیے

شاہ اتنی رسموں کے بعد تھکا ہوا کمرے کی جانب آیا تو آگئے زرش زائمشہ ثناء فاتی

ہادی اور زاوی کھڑے تھے

اب تم لوگ کیوں خدائی فوجدار کی طرح سر پہ منڈلا رہیں ہو جاؤں اب اپنے اپنے

گھروں کو جان چھوڑوں

جان بھی چھوڑ دے گئے پہلے نیگ تو دے

اب بھی نیگ شاہ کی آنکھیں جو نیند سے۔ بند ہو رہی تھی

ایک دم کھل گئی

اس نے بندے گئے اور نوٹ تو کم تھے

اور جان چھوڑانی مشکل لگ رہی تھی اس نے ایک دم پینترا بدلہ

میری پیاری بہنوں کل لے لینا ابھی میرے پاس کچھ نہیں ہے رحم کی اپیل ہیں سب

سے

السلام علیکم

**FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز**

**PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER**

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

**SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION**

ڈرامہ بازی نہ کروں پیسے نکالوں جلدی نہیں تو جب پیسے ہو تب آجانا

ہادی نے لڑکیوں کی طرح ہاتھ نچا کر کہا

مجھے تجھ پہ شک تھا تو لڑکی ہے آج ثابت بھی کر دیا شاہ نے اسے لتاڑا

بکواس نہ کر مجھے کیوں نہیں ں بتایا تھا نکاح کا بھگت

شاہ نے موبائل نکالا

اور احد کو کال کیا اوئے کدھر ہو سارے خدا کے لیے اپنی والیوں کو لے جاؤں

دو منٹ بعد سب حاضر تھے

احد اس زرلش کو لے جا اور ارہان تو ثناء کو باقیوں کو میں پورا پارا کرتا ہوں

تیمور تو ہادی کو لے جالا حولہ ولا قوت

اسکو لے۔ جانے سے بہتر ہیں میں چھلانگ لگا لوں چھت سے تیمور نے جل کے کہا

میں تو جیسے بھنگڑے ڈالوں گا تجھے تو میں اپنے ہاتھوں سے مار ڈالوں اگر تیرے جیسی

مجھے بیوی ملے ہادی نے تیمور کا گلا پکڑ لیا سب ان کی طرف مشغول تھے تو احد نے

شاہ کو اشارہ کیا اندر چلا جائے

زرلش جو سب دیکھ رہی تھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی شاہ نے دروازہ بند کر دیا  
یہ چیٹینگ ہیں باہر سے شاہ کو آوازیں آنے لگی دروازہ بجنے لگا  
ویسے جو بھی ہیں بہت اچھا ہیں اب سونے دوں صبح بات ہوگی گڈنائٹ  
کچھ دیر تو دروازہ بجتا رہا پھر سب چلے گئے

ماہی جو گھونگھٹ ڈالے بیٹھی تھی کہ شاہ اٹھائے گا

لیکن وہ کبھی الماری کھولے کبھی دراز بند کرتا رہا کچھ دیر تو ماہی دیکھتی رہی پھر تنگ  
آکر بول پڑی

کیا ڈھونڈ رہیں ہو

شاہ اس کے قریب آ کے بیٹھا اور بولا یار منہ دکھائی نہیں مل رہی معصوم سی صورت  
بنا کر کہا

کیا منہ دکھائی

تم جیسا لا پرواہ انسان کبھی نہیں دیکھا تم منہ دکھائی بھول گئے ہو ماہی تو بیڈ پہ ہی  
کھڑے ہو کر اسے کمر پہ ہاتھ ٹکائے گھورنے لگی

اف لڑکی تمھاری شادی ہوئی ہیں اور میں تمھارا شوہر ہو لگ تو نہیں رہا ہماری نئی  
شادی ہوئی ہیں شاہ نے جھنجھلا کے کہا

ماہی کو بھی خیال آیا تو وہ چپ کر کے بیٹھ گئی  
ماہی یہ ہیں تمھارا حق مہر اور یہ رہی تمھاری منہ دکھائی  
شاہ نے جیب سے دو لفافے نکال کے دیے

پہلے میں حق مہر کی رقم اور دوسرا دیکھ کر اس کی انکھیں تشکر کے اظہار کے لے بہنے  
لگی اور مسکراہٹ تھی

شاہ یہ ہمارے لیے نہ تم نے مجھے سب سے اچھی منہ دکھائی دی ہے تمھیں یاد رہی  
بات میری وہ عمرے کے ٹکٹ پکڑے ہوئے کہہ رہی تھی

اور شاہ نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اسے اپنا سینے سے لگا لیا پتا ماہی تم کہتی ہو نہ مجھے  
تم سے محبت ہے تم غلط ہو بلکہ میں جب تمھیں دیکھتا ہو نہ مجھے ہر بار تم سے پہلے  
سے زیادہ عشق ہوتا ہیں میرے عشق کی شدت پہلے سے زیادہ ہوتی ہیں  
آپ کو پتا کیوں شدت پہلے سے زیادہ ہوتی ہیں شاہ

کیوں کہ کیوں کہ شدتیں عشق کی معراج ہوا کرتی ہیں  
وہ عشق ہی کیا جس میں شدت ہی نہ ہو یہ عشق ہی تو ہیں جو ہمیں اللہ سے ملواتا ہیں  
عشق ہی تو تھا جس نے حق پہ کھڑے ہو کر پیاس کی حالت میں گردن کٹوا دی جھکنے نہ  
دی عشق ہی تو جس نے انا الحق کا نعرہ لگایا یہ عشق ہی تو ہے جس کی وجہ سے سرحد  
پہ کھڑے سپاہی جان کا نذرانہ دیتے ہیں اور عشق کی تو تھا جس وجہ سے کائنات وجود  
میں آئی ماہی نے کہا  
بے شک شاہ نے کہا  
آؤں ہم اپنی نئی زندگی کا آغاز دو نوافل ادا کر کے کریں  
تو ماہی نے اثبات میں سر ہلایا اور دونوں اٹھنے لگے۔

\*\*\*\*\*

*The End*